میں اکثر سوچتا رہتا ہوں اے کونین کے مالک
تری جنت مدینے سے کہاں تک مُختلف ہوگی

ریاضِ حمد و نعت

تاجِ مدینہ، کتابِ التجا، اِکائی

ریاض حُسین چودھری رحمۃ اللہ علیہ

ریسرچ سینٹر

http://www.sabih-rehmani.com/books

اردو نعت میں اسلوب کی یکسانیت بہت نمایاں ہے جبکہ عصر حاضر کا جدید ذہن رکھنے والا قاری کچھ نیا پن چاہتا ہے اور طرز بیان کے نئے آفاق کا متلاشی ہے۔ وہ رسمیات کی سطح سے اوپر اٹھ کر آج کے انسان کی حسیات اور جدید شاعری کی لفظیات سے آراستہ ایک ایسی نعت کا ماحول چاہتا ہے جو عقیدت کی روحانی فضا میں رہتے ہوئے عصری مسائل کا شعور بھی رکھتی ہو اور ان سے نبرد آزما ہونے کے لیے سیرت سرور کونین ﷺ کی روشنی میں عملی قوت کو بھی بیدار کر سکے اور ان مسائل کے حل کی طرف بھی رہنمائی کرے۔ ساتھ ہی ساتھ امتِ واحدہ کے تصور کو قوی کرتے ہوئے ملت میں زندگی کی حرارت اور اسلام اور بانیٔ اسلام کے پیغام کی حقانیت کو عام کرنے کی دعوتی ضرورت کو بھی پورا کرتی ہو۔ اس تناظر میں جب ہم ریاض حسین چودھری کی نعتیہ تخلیقات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ خوشگوار حیرت ہوتی ہے کہ ان کی نعتیہ شاعری ان معیارات پر پورا اترتی ہے۔ ان کے کلام میں بے کراں وارفتگی، والہانہ پن، سرشاری، تازہ کاری اور گہری ارادت کا سمندر موجزن ہے اور ان کا قومی و ملی احساسات سے لے کر انسانی اور آفاقی تصورات اور نظریات پیش کرنے کا سلیقہ بھی خاصا مختلف ہے۔ ریاض حسین چودھری کی زندگی اور تخلیقات دونوں اس بات کی آئینہ دار ہیں کہ وہ کبھی تشکیک کی زد میں نہیں آئے۔ انہیں کبھی خرد کو رہنما بنانے کی ضرورت نہیں پڑی۔ انہوں نے زندگی کے ناہموار راستوں سے گزرتے ہوئے کسی نئی صداقت کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کی۔ کیونکہ غار حرا سے ابھرنے والی صداقت پر ان کا ایمان پختہ ہے اور اسی روشنی کو وہ ہر صداقت کا ماخذ تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے پورے کلام میں ان کے یقین کی یہ روشنی جابہ جا پھیلی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ ان کے ہاں ایک اور چیز جو قاری کی توجہ کو جذب کر لیتی ہے وہ ''مکالمہ'' ہے جو کبھی انہیں دربار رسالت مآب ﷺ میں استغاثہ، استمداد، التجا، التماس اور اظہارِ تمنا پر اکساتا ہے اور کبھی خود کلامی کی فضا میں لے جاتا ہے جہاں ان کی شکر گزاری اور ایک امتی کا احساسِ ذمہ داری ان کی فکر کے دوش بدوش ہوتے ہیں:

چومتا رہتا ہوں اپنے ہاتھ کو مَیں اس لیے
ہاتھ کی ساری لکیریں راستے طیبہ کے ہیں
آندھیوں کو سرکشی سے باز رکھنا ہے ریاضؔ
یہ چراغِ آرزو جلتے ہوئے طیبہ کے ہیں

نئی اردو نعت کو لہجے کی تازگی، ہنرمندی، جبرِ اندروں کی تپش کے اثرات اور اظہار کی سچائیوں سے ہمکنار کرنے والے شعرا میں ریاض حسین چودھری کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔

سید صبیح رحمانی

ISBN 9788891860-3

http://www.sabih-rehmani.com/books

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ریاضِ حمد و نعت

● تاجِ مدینہ ● کتابِ التجا ● اکائی

ریاض حسین چودھری

(اشاعت بعد از وفات)

مرتب

شیخ عبدالعزیز دباغ

B-306، بلاک 14، گلستانِ جوہر

کراچی- پاکستان

sabeehrehmani@gmail.com

http://www.sabih-rehmani.com/books

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب	:	ریاضِ حمد و نعت
شاعر	:	ریاض حسین چودھریؒ
معاونِ تدوین	:	عظمیٰ عارف، صائمہ مختار، سیرت عارف، شفق حسن (ریاض حسین چودھریؒ کی دختران عزیز)
معاونِ طباعت	:	محمد حسنین مدثر، بلال امجد چودھری، رشید احمد طاہری
معاونت خصوصی برائے اشاعت	:	محمد ارشد چودھری، محمد امجد چودھری، اظہر حمید چودھری، اطہر حمید چودھری، محمد اکمل حمید، ڈاکٹر جنید حمید
کمپوزنگ	:	محمد نعیم، کاشف، اشفاق انجم
صفحات		472
پریس	:	منہاج القرآن پرنٹنگ پریس
تزئین	:	محمد اکرم قادری
ناشر	:	نعت ریسرچ سینٹر
قیمت	:	800 روپے

http://www.sabih-rehmani.com/books

تاجِ مدینہ

(سترھواں نعتیہ مجموعہ)

ریاض حسین چودھری

http://www.sabih-rehmani.com/books

مَیں اکثر سوچتا رہتا ہوں اے کونین کے مالک
تری جنت مدینے سے کہاں تک مختلف ہو گی

http://www.sabih-rehmani.com/books

انتساب اول

ریاض حسین چودھری کے برادر عزیز

محمد اسد چودھری مرحوم

کے نام

جن کی ہر دلعزیز شخصیت اور بے لوث خدمات اپنے والد بزرگوار چودھری
عبدالحمید مرحوم کے جملہ خاندان کا سرمایۂ حیات ہے

انتساب دوم

برادرِ عزیز اطہر حمید کے جواں مرگ بیٹے

فیض رسول

کے نام

جو ربیع الاول حضور ﷺ کے قدموں میں گزارنے کا آرزو مند تھا

انتساب سوم

ڈاکٹر برکت علی قمر مرحوم (رینالہ خورد)

جن کی مصطفوی مشن سے مجسم لگن رشید احمد طاہری کی صورت میں ہمارے
درمیان موجود ہے

دعا ہے کہ رب نعت ان بہت ہی پیارے لوگوں پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل
فرمائے اور ریاض حسین چودھریؒ کی ان نعتیہ کاوشوں کی اشاعت کا ایصال ثواب مرحومین کی
ارواح کو پہنچا کر انہیں اخروی نجات اور درجات کی بلندی عطا فرمائے۔ آمین۔

http://www.sabih-rehmani.com/books

بڑھاپے میں بھی کب تنہا مجھے قدرت نے رکھا ہے
مَیں پہروں گفتگو کرتا ہوں اپنی کلکِ مدحت سے

http://www.sabih-rehmani.com/books

ترتیب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
	اظہاریہ	
1	ریاض حسین چودھری کا ارژنگِ فن ڈاکٹر عزیز احسن	13
	ریاض کے نعتیہ مجموعوں کی اشاعت شیخ عبدالعزیز دباغ	21
	حمدِ ربِّ جلیل	
2	یارب! زباں کو ندرتِ گفتار تو نے دی	27
	دعا	
3	مرے قبیلے کے سب جوانوں کو روشنی کے علَم عطا کر	30
	سلام	
4	سر جھکاتی آپؐ کے در پر اناؤں کو سلام	32
	حمد و نعت	
5	اُس ذاتِ لاشریک کو ربِّ جہاں کہوں	35
6	جوارِ کلکِ مدحت میں عجب خوشبو ہے لہرائی	38

http://www.sabih-rehmani.com/books

7	مرے ہونٹوں پہ تو اسمِ امیرِ مرسلاںؐ لکھ دے	41
	تاجِ مدینہ	
8	خدائے برگزیدہ کی عطا تاجِ مدینہ سے	45
	ثنائے ہادیٔ کونین	
9	تلچھٹ ہوں زمانے کی، سیہ کار ہوں آقاؐ	48
10	اب جہالت کیا جلائے گی جہالت کے چراغ	51
11	ہم رعایا آپؐ کی ہیں، یا نبیؐ، چشمِ کرم	53
12	مَیں اک غریب شہر قلم ہوں، کرم کریں	59
13	مرے بچوں کے ہاتھوں میں فقط ہیں پھول مدحت کے	61
14	غبارِ شہرِ اقدس میں اتر جاؤں گا مَیں آقاؐ	63
15	ازل سے ہوں مدینے کے گلی کوچوں کا شیدائی	65
16	آئنہ خانہ الگ، طیبہ کا ہر منظر جدا	69
17	قرآن کا ہے نور شریعت حضورؐ کی	71
18	صلِ علیٰ کا لب پہ ہے گلشن کھلا ہوا	73
19	میری تجوریوں میں خزینہ ہے منفرد	76
20	آقائے مکرمؐ کے مدینے کا مکیں ہوں	78
21	سب کچھ مجھے سرکارؐ نے عیدی میں دیا ہے	80

http://www.sabih-rehmani.com/books

22	خیمہ زن ہے یہاں موسمِ بے ثمر، اک کرم کی نظر اک کرم کی نظر	82
23	سکونِ قلب کی ہوں رتجگوں میں رونقیں آقاؐ	86
24	شعاعِ عفو ہمیشہ سے ہے چراغِ راہ	91
25	یوں ابر کہیں اور برستا نہیں دیکھا	93
26	مصلّے پر، خدائے مہرباں، میری جبیں برسے	96
27	آپؐ کے دلکش وجودِ عنبریں کی روشنی	98
28	جھونکا ہوں خنک عجزِ مسلسل کی ہوا کا	101
29	اُنؐ کے طفیل ہم چمن آرائیوں میں ہیں	104
30	ہر شب مجھے ہو جاتا ہے دیدارِ مدینہ	106
31	طیبہ کے آ رہا ہوں چمن زار میں حضورؐ	110
32	پوشاکِ حرفِ نعت زرِ سرمدی کی ہے	113
33	ثنا کے ہر افق پر ماہِ کامل ہیں مری آنکھیں	115
34	عجب سا کیف ہے کشتِ ہنر کی آبیاری میں	117
35	دیوار و در نہ کوچہ و بازار کے لیے	119
36	در پر کھڑا ہے ایک بھکاری کرم حضورؐ	121
37	ہزاروں التجائیں، یا نبیؐ، ہم ساتھ لائے ہیں	125
38	اندھیرا شرک کا تھا آپؐ کے انوار سے پہلے	127

http://www.sabih-rehmani.com/books

39	مجرم ہوں, مَیں نے اپنے لوٹے ہیں خود خزینے	129
40	ہے کرم اُنؐ کا کرم کے سائبانوں پر محیط	131
41	ہمسفر تھی راستوں کے پیچ وخم کی روشنی	133
42	خدا رکھّے قیامت تک مری کلکِ ثنا روشن	135
43	آپؐ میرا امم، آپؐ سلطانِ ما، سیدی مرشدی خاتم الانبیاء	137
44	نام ہی طیبہ کا ہم کو جاں سے ہے پیارا بہت	140
45	شریکِ مدحتِ سرکارؐ، مدت سے ہے گھر میرا	143
46	مرے نبیؐ کے مدینے کی رہگذر میں رہے	145
47	ہر پیرہن بدن کا اگرچہ ہے کاغذی	148
48	قلم کے ساتھ ورق پر مری جبیں ہوگی	151
49	نعتِ نبیؐ کے جھومتے اشعار ڈھونڈنا	153
50	میری آنکھو! مدینے میں برسا کرو	155
51	حکم سوئے ریگ صحرا ابر پاروں کو ملے	159
52	نعت کی ہے فضا دلنشیں آج بھی	161
53	اُنؐ کے نقوشِ پا سے ہی پائے گی روشنی	163
54	صبا ثنائے نبیؐ صبح وشام کرتی ہے	165
55	سردارِ کائنات کا پیکر بھی روشنی	166

http://www.sabih-rehmani.com/books

56	حُبّ نبیؐ نجات کا منظر دکھائے گی	169
57	سرِ محفل، برہنہ سر پہ اُنؐ کا نقشِ پا دیکھا	171
58	ردائے عفو و کرم عہدِ بے اماں کو ملے	173
59	نوکِ زباں پہ نعتِ پیمبرؐ سدا رہے	175
60	گرچہ ہوائے کرب یہ ملکِ عدم کی ہے	177
61	اترے ہیں لب پہ چاند ستارے حضورؐ جی	179
62	ہر حرفِ آرزو کی صدائیں قبول ہوں	181
63	وراثت میں ملی ہم کو شبِ رنج و امم، آقاؐ	183
64	نعت ہے سرکارؐ کی ارض و سما کی روشنی	185
65	ہجومِ غم میں گھرا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے	187
66	خدا کے فضل سے ہے روشنی میں گھر کا گھر میرا	191
67	آقا حضورؐ، آپؐ کی چوکھٹ پہ آج بھی	193
68	دامنِ دل میں آنسو چھپالو، لب پہ سارا گلستاں سجالو،	195
69	میرا قلم ہے پیرہنِ رنگ و نور میں	197
70	آؤ کہ ثنا خوانو! دلدار کی باتیں ہوں	199
71	آپؐ کا شاعر کسی بھی طور سے واقف نہیں	201
72	ناقۂ حرفِ ثنا سوئے مدینہ جائے	203

http://www.sabih-rehmani.com/books

73	حجلۂ شب سے مجھے غم نے صدا دی ہے حضورؐ	204
74	تمام اشک سپردِ قلم کئے جائیں	205
75	سجدے میں ہے لغت کہ ادب کا ہے یہ مقام	207
76	کیا رتجگا ہے وادیٔ مدحت نگار میں	209
77	حریمِ سخن کا میں والی ہوں آقاؐ	211
78	ابرِ کرم کی اجلی فضا ہو قدم قدم	213
79	قلب ونظر کا نورِ بصیرت یہی تو ہے	215
80	معطر ہے میری زباں اللہ اللہ	217
81	سیاہی گھول دی ہے یا نبیؐ شب کی ہواؤں میں	219
82	مخزنِ عشقِ پیمبرؐ ہے مرا تازہ کلام	221
83	غبارِ شہرِ کرم آئنہ گری کی دلیل	223
84	گلستاں سے پرے افلاک پر ہی بجلیاں ٹھہریں	225
85	مرے دن رات پر چشمِ کرم سرکارؐ ہو جائے	227
86	ذکرِ جمیل کرتا ہے کس تاجدار کا	229
87	ظہور، اول، ظہور آخر، ظہورِ شمس وقمر سے پہلے	231
88	اج دا آدم زاد مَیں ایویں کوکاں تے کرلاواں	234
89	ہر صبح مدینے میں، ہر شام مدینے میں	237

http://www.sabih-rehmani.com/books

ریاضؔ حسین چودھری کا ارژنگِ فن!

تقدیسی ادب میں خیال کی شعری تشکیل بہت آسان سمجھی جاتی ہے، کیوں کہ عموماً بیانیہ لہجہ اختیار کیا جاتا ہے اور شاعر نثر میں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے بجائے منظوم خیالات کی مالا سجا دیتا ہے۔یوں، عموماً اس نظمانے (Versification) کے عمل سے تقدیسی شاعری کا دامن بھردیا جاتا ہے۔لیکن حساس شعراء ،تقدیسی افکار کی بُنَت میں بھی شعریات (Poetics) کے معیارات کا خیال رکھتے ہوئے اپنے شعری متن کو حساسیت، فن آگاہی، جذبے کی شدت اور زبان و بیان کے خوبصورت پیرائے سے مربوط کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس طرح ان کی تقدیسی شاعری صرف مافیہ (Content) کی وجہ سے پرکشش نہیں ہوتی ، بل کہ اظہار کی نفاست اور حسنِ بیاں کی وجہ سے بھی لائقِ توجہ ہوجاتی ہے۔ ریاضؔ حسین چودھری نے زندگی بھر تقدیسی شاعری کی۔تقدیسی اصنافِ حمد و نعت ان کی شعری دانش اور فکروفن کا ہمیشہ ہی جزوِ لاینفک رہیں۔ انہوں نے اپنے ستھرے شعری مذاق اور عشقِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پُر اخلاص اظہاریئے کا سہارا لیتے ہوئے عمر بھر حمدیہ ونعتیہ متون کے گلاب کھلائے ۔وہ مقلد شاعر نہیں تھے۔ انھوں نے مجتہد شاعر ہونے کا ثبوت دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے لہجے میں اظہارات کی دھنک پورے جوبن پر نظر آتی ہے۔ انھوں نے حمدیہ ونعتیہ غزلوں میں عصری حسیت کے ساتھ لہجے کی تازگی کے نقوش بنائے ہیں۔ آزادنظم میں شدتِ احساس کے رنگ بکھیرے ہیں اور اپنی طرف سے ایک نئی صنف ایجاد کرکے اپنی تخلیقی جبلت (Creative instict) کے جوہر دکھائے ہیں۔ اکائی میں ان کی نظمیں ویسے تو نظمِ معریٰ کی ہیئت میں لکھی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن ان نظموں کا ہر مصرع کسی ایک ''عنوان'' کے تابع کسی خیال کا شعری متن بنا ہے۔ اس

http://www.sabih-rehmani.com/books

طرح وہ نظمیں مروجہ اصناف میں نئے تخلیقی پیکر کی صورت میں جزوِ فن بنی ہیں۔ ریاضؔ حسین چودھری نے حمد میں زیادہ تر استغاثے کا آہنگ اپنایا ہے اور اس میں شہرآشوب کی کیفیات سمودی ہیں۔ نعت میں اپنی کامل سپردگی کا عکس نمایاں کیا ہے۔ اپنی اور اپنی اولاد کے حوالے سے غلامیٔ مصطفیٰ ﷺ کے میثاق کی بار بار تجدید کی ہے۔ امتِ مسلمہ کی کھوئی ہوئی شوکت کی بازیابی کے لیے حضور ﷺ سے دعاؤں کی التجا کی ہے۔ حمد میں براہِ راست دعا و مناجات سے لبریز جذبات کی عکاسی کے ساتھ ساتھ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں رسولِ کریم علیہ السلام کے واسطے سے التماس گزرانی ہے۔ ان کے شعری ارژنگ میں ایک خیال کے ہزار ہا پہلوؤں کی رنگ آمیزی ملتی ہے۔

ریاضؔ حسین چودھری کے فن میں لفظوں کی ترکیب سازی کا ہنر بہت نمایاں ہے۔ وہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ کو یکجا کرکے اظہار میں تنوع کے ساتھ ساتھ ایک خوبصورت اور وسیع معنوی دائرہ بھی بنا دیتے ہیں۔ مثلاً

جوارِ گنبدِ خضرا، سرِ لوحِ گماں، حصارِ خوف، فراتِ عشق، بتانِ عصرِ نو، غبارِ مصلحت، زرِ فقر و غنا، اعزازِ نسبت، جرمِ ضعیفی، اسلوبِ غلامی، شعاعِ عفو، عروسِ غزل، رعنائی خیال، شمیمِ سحر، شاخِ قلم، کشتِ عمل، حصارِ سرمدی، ناقۂ حرفِ ثنا، آیتِ عشقِ نبی ..... جیسے لسانیاتی مرکبات اس بات کا ثبوت ہیں کہ شاعر کو لفظیاتی مرکب سازی کا بھرپور شعور حاصل ہے اور وہ اُفقِ فن پر معنیاتی دھنک رنگ پھیلانے پر قدرت بھی رکھتا ہے۔

حمدیہ نظموں اور غزل طور لکھی ابیات پر انہوں نے جو عنوانات قائم کیے ہیں وہی متن کی معنوی گرہ کشائی کر رہے ہیں۔ مثلاً

☆ یا خدا! میرا قلم رقصِ مسلسل میں رہے

☆ شعورِ بندگی سے یا خدا مجھ کو مشّرف کر

http://www.sabih-rehmani.com/books

☆ نعتِ ختم المرسلیںؐ لکھتا رہوں

☆ میرے ہاتھوں پہ گھر کی بشارت بھی تحریر کر

☆ یا خدا، زخمی قلم، زخمی زباں سجدے میں ہے

☆ ردائے شامِ تذبذب بکھر بکھر جائے

آزاد اور معریٰ نظموں میں بھی شاعر کے جذبے کی حرارت کے باعث خیال کی معنیاتی ترسیل اور احساسات کی پُرکشش تجسیم دیدنی ہوگئی ہے۔مثلاً

جب ہوا کے لب پہ بھی مہکیں تر و تازہ گلاب
جب صبا صحنِ چمن میں وجد کے عالم میں ہو،
ہر طرف خوشبو جلائے جب چراغِ آرزو
ہر کلی کے ہاتھ میں بھی موتیوں کے ہار ہوں
جب لبِ تشنہ پہ بوندیں آسمانوں سے گریں
جب دھنک کے رنگ اتریں مرغزاروں میں ہزار
جب گریں شبنم کی بوندیں پھول کے رخسار پر
جب محبت ہر دریچے میں جلے بن کر چراغ
ہر طرف گاتی پھرے میرے سخن کی روشنی
شہرِ طیبہ کی ہواؤں سے کروں میں گفتگو
(یا خدا! میرا قلم رقصِ مسلسل میں رہے)

جیسا کہ پہلے مذکور ہوا، ریاضؔ حسین چودھری نے ایک نئی صنف بھی ایجاد کی

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہے۔ اس میں یک لفظی عنوانوں کے تحت ،حمدیہ و نعتیہ مصرعے رکھے ہیں جو اپنی معنوی جہت کے آئینہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ شدتِ تمنا کے عکاس بھی ہیں.....مثلاً

یا خدا!

دے تو شعورِ بندگی کی روشنی

یا خدا!

محرومیوں کی راکھ ہے سر پر سوار

یا خدا!

میرے لہو میں ہیں ہوس کی بجلیاں

یا خدا!

دامن میں دے آسودگی کے پھول بھی

سلام

رحمتِ عالم، سلام میرِ اممؐ

سلام

مخبرِ صادق، امین، نورِ ازل

سلام

ندرتِ افکار کا جلال و جمال

سلام

محسنِ اعظم، سلام دل کے مکیں

نعت کیا ہے؟

دلکشی ہی دلکشی انوار کی

http://www.sabih-rehmani.com/books

نعت کیا ہے؟
حجلۂ جاں میں ادب کی کہکشاں
نعت کیا ہے؟
ہادیٔ اعظمؐ کی توصیف و ثنا
سید المرسلیںؐ!
آپؐ سردار نبیوں، رسولوں کے ہیں
سید المرسلیںؐ!
آسماں آپؐ کے ہیں، زمیں آپؐ کی
سید المرسلیںؐ!
آپؐ مقصودِ تخلیقِ کون و مکاں
آقاؐ!
فضائے نعت کا ہر سانس کو گداز
آقاؐ!
رہیں درود کی ٹھنڈک میں میرے لب
آقاؐ!
ملیں مواجہِ اقدس کی ساعتیں

ریاضِ حمد ونعت میں غزل طور لکھی گئی نعتوں میں فکری تنوع اور عصری حسیت کے حوالے سے کہیں برملا اور برہنہ اظہاریہ ہے اور کہیں امیجری میں ملبوس متنی پیکر ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

خوف کے گرداب سے کشتی مری آئی نکل
جیب و داماں میں پڑے ہیں آج بھی کچھ ڈر جدا

http://www.sabih-rehmani.com/books

آج بھی ہر طرف جبرِ شب کا دھواں، آج بھی ہیں اُڑی امن کی دھجیاں
ہر صدا ہے مری آج بھی بے اثر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

اپنے اپنے مفادات کی قید میں، دل کے رشتوں کا کوئی بھرم کیا رکھے
زندگی بن گئی رغبتوں کا سفر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

خود ستائی کے ہیں کاغذی پیرہن، میرے خارش زدہ جسم کی خاک پر
سامنے زندگی کا کٹھن ہے سفر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

یہاں ہوائیں بھی رو رہی ہیں، دکھوں کی فصلیں اُگی ہوئی ہیں
ہدف قضا کا بنا ہوا ہوں، حضورؐ، میرا خیال رکھئے

مرے ہیں چاروں طرف مسائل، ہے روح اندر سے میری گھائل
مَیں ٹھوکروں میں پلا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

کوئی چہرہ نہیں فاروقِ اعظمؓ کی طرح روشن
کئی چہرے ہیں آقاؐ سامنے جھوٹی قیادت کے

شام بستی کی منڈیروں سے اٹھاتی ہے چراغ
قافلے والے بھُلا بیٹھیں نہ اپنا راستہ

ریاضؔ حسین چودھری نے اظہارِ فن کے لیے اپنا ایک الگ اور منفرد اسلوب دریافت کیا ہے اور وہ خاصی حد تک اپنے تخلیقی ارژنگ میں اپنی انفرادیت کے جوہر دکھانے میں کامیاب ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں تعلّیٰ آمیز اشعار بھی، اظہارِ حقیقت کے آئینہ دار لگتے ہیں:

http://www.sabih-rehmani.com/books

دھنک اسلوبِ مدحت کی ودیعت کی گئی مجھ کو
سخن بانٹے حروفِ نو غزل کی اپسراؤں میں

کرتا رہا غزل سے جو مَیں نعت تک سفر
ملکِ سخن میں سوچ کی ہجرت یہی تو ہے

اسلوبِ ثنا سب سے جدا پایا ہے میں نے
اربابِ سخن نے مرا لہجہ نہیں دیکھا

شاعر کو اپنے وطن کی اسلامی اقدار سے مسلسل دوری کا غم ہے اور وہ برملا پاکستان کے حوالے سے استغاثائی تاثر سے لبریز شعری پیکر بناتا ہے:

آج بھی لایا ہوں پاکستان کے آنسو حضورؐ
آج بھی حاضر پسِ دیوار ہے آقاؐ، غلام

بیاضِ نعت تسلسل ہے اشک باری کا
قلم کا رقصِ مسلسل ہے بے خودی کی دلیل

ریاضؔ، آباد پاکستان کو میرا خدا رکھے
ہر اک مخلوقِ خالق پر دعائے مرسلیںؐ برسے

ماحول کی ناسازی اور دینی اقدار کی پائمالی کے احساس نے شاعر کے کربِ دروں کو کس انداز سے متنی جہت دی ہے۔ ملاحظہ ہو:

ہو زندہ حقائق کی سرِ عام نمائش
ہر ہاتھ میں مسلا ہوا اخبار ہوں آقاؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

دینی اقدار کے فقدان نے شاعر کے دل کو ملول تو کر دیا ہے لیکن اس نے رجائی جذبے کو مرنے نہیں دیا ہے۔ وہ کہتا ہے:

تم شبِ جرم ضعیفی کے اندھیروں سے کہو
پھر یدِ بیضا بنے گی، آستیں کی روشنی

محترم عبدالعزیز دباغ نے ریاضؔ حسین چودھری سے اپنے دلی تعلق اور نسبتِ ہم نشینی کو نباہتے ہوئے ان کی تین کتب [۱] تاجِ مدینہ۔[۲] کتابِ التجا۔[۳] اکائی.....کو یک جلدی کتاب ''ریاضِ حمد ونعت'' میں جمع کر کے شائع کرنے کا بیڑا اٹھایا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبیء رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگاہِ عنایت کے طفیل وہ اپنے ارادے کو واقعہ بنانے میں کامیاب ہو گئے۔

نعت ریسرچ سینٹر کے زیرِ اہتمام کتاب کی اشاعت بھی اس ادارے کے لیے باعث افتخار ہے۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم شاعر کے کلام کو مقبولیت کی خوشبو عطا فرمائے اور اشاعت کے مراحل میں شامل لوگوں کو، دنیا میں نفحاتِ کلامِ حمد ونعت پھیلاتے رہنے کی توفیقات سے نوازتا رہے (آمین)!

ڈاکٹر عزیزؔ احسن
ڈائرکٹر نعت ریسرچ سینٹر، کراچی

منگل: ۵/جمادی الآخر ۱۴۴۲ھ
مطابق: ۱۹/جنوری ۲۰۲۱ء

http://www.sabih-rehmani.com/books

ریاضؔ کے نعتیہ مجموعوں کی اشاعت

ریاضؔ حسین چودھری اردو نعتیہ ادب کا ایک معتبر نام ہے۔ آپ نے شعر لکھنا تو زمانۂ طالب علمی ہی میں شروع کر دیا جب کہ ان کا ماحول ان کے ادبی ذوق کی پرورش کرتا رہا۔ اساتذہ، طالب علم ساتھیوں کی باذوق سنگت، ذوقِ مطالعہ، خاندان میں بعض احباب کی شاعری کی طرف رغبت اور خصوصاً ان کے گھر ہی کو مسلم لیگ ہاؤس قرار دیا جانا، قائداعظم کی سیالکوٹ آمد پر ان کے پورے گھر کا مسلم لیگ کی سرگرمیوں کے لئے استعمال کیا جانا اور اس کے ساتھ گھر میں ہر ماہ بڑی سطح پر محفل نعت کا اہتمام اور اس میں سرکردہ مدحت نگاروں اور نعت خوانوں کی شرکت ایسے عوامل ہیں جو ریاضؔ کی شخصیت کی تشکیل اور ان کے اندر ایک نعت گو شاعر کی اٹھان اور اڑان میں بہت کام آئے۔ ۱۹۵۸ میں مرے کالج سیالکوٹ میں داخلے سے پہلے ہی وہ مشاعروں میں جایا کرتے اور داخلے کے بعد آپ نے ادبی محافل میں باقاعدہ شرکت کا آغاز کیا اور جلد ہی کالج میگزین کے مدیر بن گئے اور یہ منصب ان کے پاس دو کی بجائے تین سال تک رہا۔ یہ اور ایک مدح نگار ذہن کی تشکیل و تعمیر کے حوالے سے ریاضؔ کے بارے میں دیگر معاملات راقم نے ایک الگ تحقیقی کاوش میں بیان کئے ہیں۔ یہاں ان کی ابتدائی کاوشوں اور بعد میں مجموعہ ہائے نعت کی اشاعت کے ضمن میں ایک تلخیص پیش کی جا رہی ہے۔

۱۹۶۵ کی پاک بھارت جنگ اور دوران جنگ سیالکوٹ شہر میں قیام ایک ایسا واقعہ تھا جس نے آپ کے اندر چھپے ہوئے ایک اسلامی ملی شاعر کو دریافت کیا۔ انہوں نے ملی حمیت اور حریت کی صورتحال میں اپنی نظموں کا مجموعہ ''خون رگ جاں'' تخلیق کیا اور سیالکوٹ کے ادبی حلقوں میں اپنی ملی شاعری سے تخلیقی ولولہ پیدا کر دیا جس سے مقامی شعرا ان کے گرد جمع ہونے لگے اور بعد میں حلقہ ارباب ذوق میں ایک فعال ادبی حلقے کی شکل

http://www.sabih-rehmani.com/books

اختیار کر گئے۔ چھ ستمبر ۱۹۷۰ کے یوم دفاع کے موقع پر ریاضؔ نے ''خون رگِ جاں'' شائع کر کے اپنے مقامی حلقوں میں تقسیم کر دیا۔ اگرچہ آغا صادق صاحب کے ساتھ ان کا قریبی ادبی رابطہ وجود میں آ چکا تھا مگر آپ کی اس کاوش کو قومی سطح پر کبھی بھی سامنے نہ لایا گیا۔ ذرائع ابلاغ تک پہنچنا اور وسیع پیمانے پر متعارف ہونا درویشوں کا شروع ہی سے مسئلہ رہا ہے اور ریاضؔ حسین چودھریؒ ایسے ہی ایک درویش تھے جبکہ وہ زمانہ بھی صرف پرنٹ میڈیا تک محدود تھا اور اخبارات و جرائد کی تعداد بھی زیادہ نہ تھی اور نیشنل پریس ٹرسٹ کی وجہ سے ان کا کردار بھی متعین کر دیا گیا تھا۔

پھر سقوط ڈھاکہ کا سانحہ تو ان سے برداشت نہ ہوا اور اپنی زندگی کے آخری سانس تک مشرقی پاکستان کو مشرقی پاکستان ہی کہتے رہے اور بنگلہ دیش کا لفظ کبھی زبان پر نہ لائے۔ چنانچہ اس موضوع پر ملی نظموں پر مشتمل ''ارض دعا'' تخلیق کی جس کی اشاعت نہ ہوسکی اور وہ مسودہ کی شکل میں زندگی بھر ان کے ریکارڈ کے نیچے دبتا چلا گیا۔ یہ تو حال ہی میں احقر نے اس مسودے کو ان کے مسودات کے ذخیروں سے نکال کر اسے پرنٹنگ کے لئے ترتیب دیا ہے اور اب اس پر اشاعت کے حوالے سے کام ہو رہا ہے۔ یہاں وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ احقر کو کہیں کوئی پبلشر نہ سمجھ لیا جائے۔ میں بھی ایک غیر معروف بندہ ہوں اور ریاضؔ کی تخلیقات کی اشاعت کے حوالے سے میری دوڑ دھوپ ریاضؔ اور ان کی نعت سے محبت کی وجہ سے ہے۔

یہ وہ پس منظر ہے جس سے ریاضؔ حسین چودھری صاحب کی نعت پڑھنے اور پسند کرنے والے زیادہ تر احباب آشنا نہیں۔ جب کہ ان کی نعت نگاری کے حوالے سے بھی چند احباب یہ کہتے سنے گئے ہیں کہ ریاضؔ نے نعت لکھنا اس وقت شروع کی جب وہ ۱۹۸۶ء میں منہاج القرآن میں شامل ہوئے اور پندرہ روزہ ''تحریک'' کی ادارت کا منصب سنبھالا۔ حالانکہ ریاضؔ کا پہلا مجموعہ نعت ''زرمعتبر'' جو ۱۹۹۵ میں شائع ہوا اور اُن نعتیہ تخلیقات پر مشتمل ہے، وہ انہوں نے ۱۹۸۵ء تک لکھیں اور ہنوز انہیں درِ حبیب صلی اللہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

علیہ وسلم پر حاضری کی سعادت حاصل نہیں ہوئی تھی۔ اس سلسلے میں جناب حفیظ تائبؒ نے ''زرمعتبر'' کے دیباچے بعنوان ''پیشوائی'' میں ماہنامہ ''اوج'' کے نعت نمبر میں جناب آفتاب نقوی صاحب کو دیئے گئے انٹرویو کے حوالے سے ریاضؔ حسین چودھریؒ کا اپنا قول بھی نقل کیا ہے۔

اس کے بعد ریاضؔ کے بعد میں شائع ہونے والے نعتیہ مجموعہ ہائے کلام کی تفصیل ان کی ویب سائیٹ riaznaat.com پر مل جاتی ہے جس میں ڈاکٹر شہزاد احمد صاحب کی خصوصی تحریر خصوصی اہمیت کی حامل ہے جو انہوں نے ان کے پندرھویں نعتیہ مجموعے ''کائنات محو درود ہے'' کے تعارف میں لکھی ہے۔

احباب کو بخوبی علم ہے کہ ۲۰۱۷ میں ریاضؔ حسین چودھریؒ صاحب کی وفات تک ان کے پندرہ مجموعے زیور طباعت سے آراستہ ہو چکے تھے اور راقم کو باقی ابھی آٹھ مجموعوں کی اشاعت کا اہتمام کرنا تھا۔ میری اولین ترجیح یہ تھی کہ جلد از جلد ریاضؔ کے مسودات کی شکل میں پڑے ہوئے جملہ نعتیہ مجموعوں کو محفوظ کیا جائے اور قارئین تک پہنچایا جائے۔ اس کے لئے کتابوں کی طباعت و اشاعت کا راستہ طویل تھا جس کے لئے مالی وسائل کا انتظام ایک اہم مرحلہ تھا۔ لہٰذا پہلا قدم یہ اٹھایا کہ ریاضؔ صاحب کی ویب سائٹ پر کام کیا گیا اور ان کے سارے مجموعے اپ لوڈ کر دیئے۔ احباب نے اس کاوش کی بہت پذیرائی کی اور ان کی دعاؤں سے ویب سائیٹ کو قبول عام حاصل ہوا۔ اس کے ساتھ ہی bazm-e-riaz کے نام سے Android App بنائی جس سے ان کے کلام سے مدح خوانوں کو سہولت فراہم ہوگئی۔

ریاضؔ کے باقی آٹھ مجموعہ ہائے کلام میں سے ''برستی آنکھو خیال رکھنا'' ۲۰۱۸ میں شائع ہو گیا جو آپ نے بستر علالت سے ہمیں عطا کیا تھا۔ ان کے نعتیہ کلام کا جو گلدستہ اب آپ کو پیش کیا جا رہا ہے ریاضؔ حسین چودھری صاحب کے چار مجموعوں '' تاجِ مدینہ، کتابِ التجا، شعورِ کربلا اور اکائی'' پر مشتمل ہے۔ ریاضؔ کی نعت پر اکابر احباب نقد و نظر

http://www.sabih-rehmani.com/books

اور اساتذۂ فن نے جو کچھ لکھ دیا ہے اس کی وسعت اور جامعیت کے پیش نظر ان چار کتابوں پر الگ الگ تعارف کی چنداں ضرورت نہیں۔ ہر کتاب اپنا تعارف آپ ہے۔ البتہ ہمیں انتظار رہے گا کہ قارئین ان مجموعہ ہائے نعت کے مطالعہ کے بعد ریاضؔ کی نعت نگاری کے ان پہلوؤں پر اپنی قابل قدر آراء سے ضرور نوازیں جو انہیں ان کے پہلے مجموعہ ہائے نعت سے متمیز کرتے ہیں۔مثال کے طور پر ''تاجِ مدینہ'' کو نصاب زندگی اور کتاب ارتقا قرار دینا ریاضؔ کے نعتیہ افکار کی اساس ہے اور ان کے اس مجموعے میں ان موضوعات پر ایسا کلام ملتا ہے جو ان کے پہلے شائع ہونے والے مجموعوں میں نہیں یا کم ملتا ہے۔

رقم تفصیل سے اس میں نصابِ زندگانی ہے
اسے کھولو، کتابِ ارتقا تاجِ مدینہ ہے

خدائے واحد کی رضا کی طلب و اشتہا بندۂ مومن کا سرمایۂ ایمان تو ہے ہی لیکن چودھری صاحب مرحوم اسے بھی تاجِ مدینہ ہی قرار دیتے ہیں۔

طلب گارِ مدینہ تھا، طلب گارِ مدینہ ہوں
خدائے آسماں تیری رضا تاجِ مدینہ ہے

رضا سے آگے تاجِ مدینہ اُس جہانِ کرم کو محیط ہے جس کی پہلی کرن جبلِ نور پر خلوتِ پیغمبرؐ سے پھوٹی تھی اور جس کی ابتداء ''مکے کے موسم'' سے ہوئی تھی اور جس کی انتہا مدینہ میں سجی ہوئی بارگاہِ رسالت ہے۔

کرم کے سلسلوں کی ابتداء مکہ کا موسم ہے
کرم کے سلسلوں کی انتہا تاجِ مدینہ ہے

''کتاب التجا'' ایک اور مجموعہ ہے جس میں شاعر نے اپنے التجائیہ شعری تجربات

http://www.sabih-rehmani.com/books

کو اپنی مخصوص شعری لغت اور اسلوب میں بیان کیا ہے۔

جب بھی چاہوں مَیں ترے در پر پہنچ جایا کروں
میرے مولا! میرے اندر سے نیا رستہ بنا

فضا میں کب تلک اڑتی رہیں گی میرے خدا!
برہنہ شاخ پہ چڑیوں کے گھونسلے برسیں

''شعورِ کربلا'' میں بھی، جیسے نام سے ظاہر ہے، ریاضؔ کربلا کی فکری تہوں کے خد و خال اجاگر کر رہے ہیں۔

حسینؓ، آپ کے دامن سے چن رہا ہوں چراغ
یہ اِس لئے کہ مرے گھر میں گھُپ اندھیرا ہے

''اکائی'' ایک نئی صنف ادب ہے جسے ریاضؔ نے پہلی بار نعتیہ ادب میں ایک نئی صنف کا مقام دیا ہے۔

نعت
پڑھیئے اس طرح جیسے نبیؐ ہوں سامنے
نعت
سنیئے اس طرح جیسے ہو دربارِ نبیؐ
نعت
لکھیئے آسماں سے گفتگو کرتے ہوئے

یہ ایسے موضوعات ہیں جن پر الگ الگ ریاضؔ کی نعت کے حوالے

http://www.sabih-rehmani.com/books

سے بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔

ریاضؔ کی ذاتی لائبریری میں جتنے قلمی نسخے ملے اس سے یہ تأثر پیدا ہوتا ہے کہ مختلف وقتوں میں وہ مختلف مضامین اور کیفیات کے تحت ریاضؔ اپنی تخلیقات کا الگ الگ ریکارڈ رکھتے اور ان موضوعات اور کیفیات کے حوالے سے جب ایک کامل دفتر وجود میں آ جاتا تو اسے کتابی شکل دے دیتے۔ ''کتاب التجا'' جیسا کہ نام سے پتہ چلتا ہے ان کی التجاؤں پر مشتمل نعتیہ تخلیقات کا ایک عدیم النظیر مجموعہ ہے جو پڑھنے اور محسوس کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس میں حرمین شریفین کی حاضری سے پہلے، حاضری کے دوران اور بعد کی التجائیں شامل ہیں، جن میں مضامین کی وسعت اور ان کا تنوع بیان سے باہر ہے جب کہ پیرایہ خون جگر کی نمود سے کچھ آگے ہے۔ ہوسکتا ہے نعتیہ مجموعے تخلیق اور مرتب کرنے کے حوالے سے ریاضؔ نے یہ طریقہ اختیا نہ کیا ہو۔ تاہم راقم نے ان کے ریکارڈ کے نظم کو دیکھ کر یہی اندازہ لگایا ہے۔

مجھے امید ہے کہ قارئین ریاضؔ حسین چودھریؒ کے چار نعتیہ مجموعوں کے اس گلدستے کو پسند فرمائیں گے اور رسولِ محتشم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت نگاری کے فروغ کے لئے اس جدید نعت نگاری کی ترویج کی خاطر ریاضؔ کی نعت کی میڈیا پر رسائی کو ممکن بنانے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ ان شاء اللہ!

شیخ عبدالعزیز دباغ

http://www.sabih-rehmani.com/books

یارب! زباں کو ندرتِ گفتار تو نے دی

یارب! زباں کو ندرتِ گفتار تو نے دی
میرے قلم کو جرأتِ اظہار تو نے دی

سچ بولنے کا تو نے ودیعت کیا شعور
بزمِ ثنا میں گرمیِ افکار تو نے دی

تسخیرِ کائنات کا دے کر مجھے ہدف
عزم و عمل کی آہنی دیوار تو نے دی

انسان کے ضمیر میں رکھ کر خلش کا نور
علم و ادب کی ریشمی دستار تو نے دی

شامل ہوئی ہے تاجِ مدینہ میں کائنات
طیبہ نگر کو وسعتِ آثار تو نے دی

رحمت کی خلعتوں سے مسلسل نواز کر
خیرُالبشرؐ کی عظمتِ کردار تو نے دی

http://www.sabih-rehmani.com/books

سورج اُگا کے ہاتھ پہ اقلیمِ نعت کا
یارب! ولائے احمدِ مختار تو نے دی

دل میں بسا کے گنبدِ خضرا کی چاندنی
چشمِ ادب کو حسرتِ دیدار تو نے دی

مجھ کو جمالِ نعت کے دے کر نئے چراغ
صد شکر ہے، غلامیٔ سرکارؐ تو نے دی

میرا قلم بھی شکر بجا لائے رات دن
رم جھم، ورق ورق پہ، ضیا بار تو نے دی

آقائے محتشمؐ کی رعایا ازل سے ہوں
دامن میں میرے دولتِ بیدار تو نے دی

خوشبو سے میں نے اسمِ محمدؐ کیا رقم
میرے سخن کو نکہتِ گلزار تو نے دی

تُو نے ہی دی ہے چاند ستاروں کو روشنی
ہر ہر افق کو چادرِ انوار تُو نے دی

http://www.sabih-rehmani.com/books

موجوں سے دوستی کا نتیجہ ہے سامنے
ہر چند ناخداؤں کو پتوار تو نے دی

میں نے جہان بھر کی کثافت خرید لی
اس پر بھی مجھ کو چشمِ گنہ گار تو نے دی

توفیقِ کردگار سے اِمشب ریاضؔ، پھر
ویرانیوں کو بوئے چمن زار تو نے دی

❁❁❁

❁

قلم میرا تری توصیف کے قابل کہاں ہو گا
تُو لامحدود ہے یارب! ترا ثانی نہیں کوئی

http://www.sabih-rehmani.com/books

دعا

مرے قبیلے کے سب جوانوں کو روشنی کے علَم عطا کر
مہیب شامِ الم ہے سر پر، چراغِ صحنِ حرم عطا کر

میں سوچتا ہوں، نظامِ عدل و یقینِ محکم کہاں گیا ہے
مری صدی کو مرے رسولِ امیںؐ کے نقشِ قدم عطا کر

جہالتوں نے فصیلِ شب میں بنا لئے ہیں ہزار معبد
غبارِ شر میں ہے ابنِ آدم اِسے تُو لوح و قلم عطا کر

گئے دنوں کی بہار آئے، گلابِ مدحت ضرور لائے
نبیؐ کی امت کو تا قیامت جمال و جاہ و حشم عطا کر

بساطِ ارضِ قلم پہ اتریں چراغِ علم و ہنر کروڑوں
ہمارے بچوں کو یاالٰہی! شعورِ حرفِ عجم عطا کر

http://www.sabih-rehmani.com/books

عدوئے خیرُ البشرؐ بصیرت کی روشنی کھو چکا ہے یارب!
عدوئے خیرُ البشرؐ کو اپنی زمیں پہ ملکِ عدم عطا کر

خدایا! قصرِ اَنا میں کب تک جلے گی جور وستم کی مشعل
خدایا! جھوٹے خداؤں کو بھی اداس نسلوں کا غم عطا کر

تمام جھیلیں، تمام جھرنے تمام دریا بلک رہے ہیں
مری دعا ہے مرے خدا تو وطن کو ابرِ کرم عطا کر

ریاضؔ زم زم کے آبخورے تلاش کرنے چلا ہے گھر سے
غریبِ شہرِ ہنر کو یارب! برستی آنکھوں کا نم عطا کر

http://www.sabih-rehmani.com/books

سلام

سر جھکاتی، آپؐ کے در پر، اناؤں کو سلام
امنِ عالم کی مؤدب فاختاؤں کو سلام

صاحبِ جود و کرمؐ کی ذاتِ اقدس پر درود
آمنہؓ بی بی کے گلشن کی ہواؤں کو سلام

شہرِ طیبہ کے در و دیوار پر کرنوں کے پھول
طائرانِ خوش نوا کی سب نواؤں کو سلام

جو برستی ہیں ثنائے مصطفیٰؐ کرتے ہوئے
وادیٔ بطحا کی اُن کالی گھٹاؤں کو سلام

خطۂ امن و اماں پر عافیت سایہ فگن
سر زمینِ نور کے گوٹھوں گراؤں کو سلام

http://www.sabih-rehmani.com/books

یا نبیؐ، اپنی رعایا کو غلامی کی سند
روضۂ اقدس پہ میری التجاؤں کو سلام

دل کی ہر دھڑکن مری، نقشِ قدم پر ہو نثار
آپؐ کے در پر کھڑی، آقاؐ صداؤں کو سلام

خاکِ انور کو سدا ہے روشنی کا پیرہن
اُنؐ کے در کی چاند راتوں کی رداؤں کو سلام

جو مواجھے کے گلستاں میں کھلی ہیں آج بھی
ہچکیوں اور سسکیوں کی اُن فضاؤں کو سلام

کِھل اٹھے توصیفِ پیغمبرؐ کے ہونٹوں پر گلاب
مدحتِ خیرالبشرؐ کی انتہاؤں کو سلام

جانتا ہوں دامنِ افکار میں کچھ بھی نہیں
میرے حرفِ آرزو کی تنگناؤں کو سلام

جانبِ طیبہ رواں ہر شخص کے لب پر ثنا
ریگِ صحرا پر مچلتی آبناؤں کو سلام

http://www.sabih-rehmani.com/books

لوریاں بچوں کو دیتی ہیں درودِ پاک کی
جاں نثارانِ محمدؐ کی ہو ماؤں کو سلام

آپؐ کی سانسوں کی خوشبو سے معطر ہیں جہاں
سرورِ کونینؐ کی ساری اداؤں کو سلام

خونِ ناحق رنگ لائے گا یقیناً ایک دن
جاں نثاروں اور شہیدوں کی وفاؤں کو سلام

حاضری کی خوشبوؤں سے جو معطّر ہیں ریاضؔ
میرے ہونٹوں پر مہکتی اُن دعاؤں کو سلام

http://www.sabih-rehmani.com/books

اُس ذاتِ لا شریک کو ربِ جہاں کہوں
ہر چیز پر ریاضؔ اُسے حکمراں کہوں

جس کا ہے نور ارض و سماوات پر محیط
اُس بیکراں وجود کو میں لامکاں کہوں

الفاظ گنگ سوچ کا چہرہ بھی فق ہوا
حیرت زدہ ہوں کس طرح حرفِ بیاں کہوں

مَیں عجز و انکسار کی سرحد پہ سرنگوں
اُس حرفِ معتبر کو فقط جاوداں کہوں

حمدِ خدا سے کرتا ہوں آغاز نعت کا
اپنی زباں کو کیوں نہ اُسی کی زباں کہوں

نامِ نبیؐ کے ساتھ جو آنکھوں میں آ گئے
اُن آنسوؤں کو حاصلِ عمرِ رواں کہوں

http://www.sabih-rehmani.com/books

پرچم بنا کے دامنِ صد چاک کا کبھی
ڈوبی ہوئی ہیں خون میں سب بستیاں کہوں

جی چاہتا ہے گنبدِ خضرا کے سامنے
ٹوٹے ہوئے وطن کی کبھی داستاں کہوں

اک سیلِ ذوق و شوق رگوں میں ہے موجزن
اک سلسبیل نور کی ہے زر فشاں کہوں

پہلے کروں مَیں کوثر و تسنیم سے وضو
پھر اُنؐ سے بیقراریٔ تشنہ لباں کہوں

انسانیت کے محسنِ اعظمؐ کے نام کو
زخموں کی تیز دھوپ میں اک سائباں کہوں

اُنؐ کے نقوشِ پا کو لکھوں منزلِ یقیں
اُنؐ کی گلی کو غیرتِ صد آسماں کہوں

دُرِّ یتیم، آمنہؓ کے لالؐ کو ریاضؔ
سردارِ کائناتؐ، شہِ مرسلاںؐ کہوں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

قطعات

شکریہ، مل کر ادا اپنی دعاؤں کا کرو
شکریہ، چشمِ طلب کی التجاؤں کا کرو
قافلے والو! مضافاتِ مدینہ میں ہو تم
خیر مقدم شہرِ طیبہ کی ہواؤں کا کرو

یاخدا! تیرے کرم کی انتہا کوئی نہیں
یاخدا! آسودگی کے سرمدی لمحے ملیں
اپنے بیٹے کی پریشانی نہیں دیکھی گئی
اس کی شاخِ آرزو پر ان گنت کلیاں کھلیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

جوارِ کلکِ مدحت میں عجب خوشبو ہے لہرائی
مدینے کے افق سے روشنی دل میں اتر آئی

ہوائے مضطرب، شہرِ پیمبرؐ کی فضاؤں میں
چراغِ آرزو طاقِ دل و جاں سے اٹھا لائی

خدا کا نام اور اسمِ محمدؐ یاد رہتا ہے
فقط خلوت نہیں میری، مری جلوت بھی تنہائی

گلی کے سارے بچوں میں ثنا کے پھول بانٹے گا
مدینے کے گلی کوچوں کا منگتا ایک ہرجائی

انہیں خلدِ مدینہ کے ہیں رستے آج بھی ازبر
مرے بچوں کو طیبہ کی ہے گلیوں سے شناسائی

مجھے شامل کرو سرکارؐ کے ادنیٰ غلاموں میں
مَیں خاکِ خلدِ طیبہ کا ازل سے ہوں تمنائی

http://www.sabih-rehmani.com/books

ترے محبوب کی توصیف کرنے کی تمنا ہے
مرے ہر لفظ کو میرے خدا دے وصفِ زیبائی

حروفِ التجا لے کر ترے در پر مَیں حاضر ہوں
مری مدحت نگاری میں سمندر کی ہو گہرائی

جمالِ مصطفیٰؐ آنکھوں کا محور ہو قیامت تک
سلامت یاخدا رکھنا سخن دانوں کی بینائی

خدائے مہرباں، نابود کر ڈالوں جہالت کو
عطا کرنا مرے لوح و قلم کو وہ توانائی

ہمیشہ تختیوں پر نعتِ ختم المرسلیںؐ لکھیں
مرے بچوں کو دے ایسی بصیرت ایسی دانائی

یہ ممکن ہی نہیں آثار باطل کے رہیں باقی
عدوئے مصطفیٰؐ کی دیکھ لینا ہو گی رسوائی

نبی جیؐ، آپؐ کے صبر و رضا کا یہ نتیجہ ہے
ہے سب ادوار پر اللہ کی رحمت کی گھٹا چھائی

http://www.sabih-rehmani.com/books

مؤدت کے پرندے تنگ گلیوں میں کہاں رہتے
ہزاروں جگنوؤں اور تتلیوں کی ہے کمک پائی

ہمیں جرمِ ضعیفی کی سزا اب اور کیا ملتی
ہمیں غیروں نے خود اپنا بنا ڈالا تماشائی

مرے اسلوبِ مدحت کی پذیرائی کا موسم ہے
قلم کو چاند تاروں نے نئی خلعت ہے پہنائی

صبا سرگوشیاں کرتی رہی ہے صحنِ گلشن میں
ریاضِ مدحتِ سرکارِ طیبہؐ میں بہار آئی

ریاضؔ اک ایک لمحے پر خدا کا شکر واجب ہے
مرے ہر لفظ میں پھولوں کی پوشیدہ ہے رعنائی

ریاضؔ خوشنوا تاجِ مدینہ کی رعایا ہے
درودِ پاک پڑھتی ہے ازل سے اس کی شہنائی

http://www.sabih-rehmani.com/books

مرے ہونٹوں پہ تو اسمِ امیرِ مرسلاںؐ لکھ دے
مضافاتِ قلم میں پھول، جگنو، تتلیاں لکھ دے

جوارِ قریۂ دل میں ہو مدحت کی فراوانی
ثنا کے سرخ پھولوں کو زرِ نطق و بیاں لکھ دے

میں لکھتا ہوں ترے محبوبؐ کی توصیف کے کالم
الٰہی! میرے ہاتھوں پر بہارِ جاوداں لکھ دے

میں مبہم سا تشخص لے کے کیا جیتا رہوں، یارب
فصیلِ شہرِ پیغمبرؐ پہ میرا بھی نشاں لکھ دے

ہو خورشیدِ ثنا سے، آج بھی، خلدِ سخن روشن
بیاضِ نعت کی ابجد، سرِ لوحِ گماں لکھ دے

حصارِ خوف میں رہتے ہیں صدیوں سے زمیں والے
تُو اِن کے مصحفِ احوال پر امن و اماں لکھ دے

http://www.sabih-rehmani.com/books

ترے محبوبؐ کی امت کھڑی ہے کربلاؤں میں
فراتِ عشق و مستی میں خنک آبِ رواں لکھ دے

غبارِ مصلحت میں چھپ گیا ہے عدل کا چہرہ
بتانِ عصرِ نو کے رو برو حرفِ اذاں لکھ دے

مجھے تو اپنی سانسوں کی چکانا ہے ابھی قیمت
مرے بچوں کی قسمت میں کشادہ سا مکاں لکھ دے

لکھی تھی نعت پہلی جب، شمار اُس دن سے کر اپنا
جو پہلی عمر ہے اُس کو تو عمرِ رائیگاں لکھ دے

جہاں نقشِ قدم میرے پیمبرؐ کے فروزاں ہیں
وہاں کے ذرّے ذرّے کو ہجومِ کہکشاں لکھ دے

اٹھا کر کلکِ مدحت تُو سرِ اوراقِ تابندہ
خیالِ شہرِ نکہت کو، صبا، عنبرفشاں لکھ دے

کتابِ آرزو کے سرورق پر اے خدا میرے
ثنائے مرسلِ آخرؐ کو تو دونوں جہاں لکھ دے

http://www.sabih-rehmani.com/books

اٹھیں جب جانبِ طیبہ قدم اہلِ محبت کے
مجھے اُنؐ قافلے والوں کی گردِ کارواں لکھ دے

ہوائے شہرِ طیبہ سے وہاں بھی ہمکلامی ہو
مقدّر میں، سرِ محشر، نبیؐ کا سائباں لکھ دے

لگیں انبار سیم و زر کے زرداروں کی بستی میں
جبینِ شوق میں یارب! انہیؐ کا آستاں لکھ دے

کرم سرکارؐ کا بڑھ کر گلے تجھ کو لگا لے گا
در و دیوارِ طیبہ پر تو اپنی داستاں لکھ دے

یہاں کونین کے والیؐ کی رحمت کا بسیرا ہو
مری امی کے مرقد پر ہوائے مہرباں لکھ دے

لغت کے لفظ سارے عجز کا اظہار کرتے ہیں
ریاضؔ اشکِ ندامت کو تو اپنا ترجماں لکھ دے

http://www.sabih-rehmani.com/books

قطعہ

روشن تری لحد میں چراغِ حرم رہے
اشکوں سے تر ہمیشہ ہی تیرا قلم رہے
تو نے قدم قدم پہ سجائے ادب کے پھول
تجھ پر سدا حضورؐ کی نگہِ کرم رہے

❁❁❁

(آقا حضورؐ کی بارگاہ میں فیض کی التماس)

میرے امی اور ابو کو کبھی بلوایئے
مستقل مہمان طیبہ میں انہیں ٹھہرایئے
آپؐ کی رحمت چھپا لے اپنے دامن میں انہیں
التجا ہے رات دن اُن پر کرم فرمایئے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

خدائے برگزیدہ کی عطا تاجِ مدینہ ہے
اُسی کے رو برو محوِ ثنا تاجِ مدینہ ہے

مدینے کی جبیں پر اَن گنت سجدوں کے سورج ہیں
شعور بندگی کا سلسلہ تاجِ مدینہ ہے

یہاں خلدِ بریں کی خوشبوؤں کا رقص جاری ہے
محیطِ موسمِ ارض و سما تاجِ مدینہ ہے

زمیں پر سانس لینے میں ہے آسانی ہی آسانی
ازل سے تا ابد تازہ ہوا تاجِ مدینہ ہے

مدینے کی ہوا کے ہاتھ میں پھولوں کے گجرے ہیں
چمن زارِ ادب میں دلربا تاجِ مدینہ ہے

کرم کے سلسلوں کی ابتدا مکّے کا موسم ہے
کرم کے سلسلوں کی انتہا تاجِ مدینہ ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

چراغِ امنِ عالم اِس کی پیشانی کا جھومر ہے
ردائے عافیت، حرفِ دعا تاجِ مدینہ ہے

عروجِ آدمِ خاکی کی اک سچی کہانی ہے
ہوائے عدل و رحمت پرکشا تاجِ مدینہ ہے

قلم کی آرزو ہے مدحتِ آقاؐ کی رعنائی
زرِ فقر و غنا، ابرِ سخا تاجِ مدینہ ہے

یہ دستاویز ہے امن و سکوں کی فاختاؤں کی
جو سچ پوچھو تو رحمت کی گھٹا تاجِ مدینہ ہے

ہر اک لمحہ، مصلّے پر، دعا کے پھول رکھتا ہے
غلامانِ نبیؐ کا منتہا تاجِ مدینہ ہے

ہر اک زخمی پرندے کا حصارِ عافیت طیبہ
ہر اک کمزور انساں کی انا تاجِ مدینہ ہے

رقم تفصیل سے اس میں نصابِ زندگانی ہے
اسے کھولو، کتابِ ارتقا تاجِ مدینہ ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

تلاطم خیز موجیں خود اٹھا لاتی ہیں ساحل کو
سفینوں کا ازل سے ناخدا تاجِ مدینہ ہے

مریضِ جان و دل، یہ بھی یقیناً جانتا ہوگا
دوا تاجِ مدینہ ہے، شفا تاجِ مدینہ ہے

طلب گارِ مدینہ تھا، طلب گارِ مدینہ ہوں
خدائے آسماں تیری رضا تاجِ مدینہ ہے

اُنہیؐ کے دم قدم سے پھول بکھرے ہیں ہواؤں میں
جمال و حسن کا بابِ بقا تاجِ مدینہ ہے

چراغِ مدحتِ خیرالبشرؐ ہے تیرے ہاتھوں میں
ریاضؔ خوشنوا تیری نوا تاجِ مدینہ ہے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

تلچھٹ ہوں زمانے کی، سیہ کار ہوں آقاؐ
محشر میں شفاعت کا طلب گار ہوں آقاؐ

فریاد کناں ہوں درِ عالی پہ ادب سے
صدیوں سے مَیں کچلا ہوا کردار ہوں آقاؐ

گھمبیر مسائل سے چراتا نہیں نظریں
میں عصرِ پریشاں کا قلم کار ہوں آقاؐ

یہ آپؐ کے الطاف کی بارش ہے وگرنہ
کب آپؐ کی رحمت کا سزاوار ہوں آقاؐ

آنکھیں کہ ندامت سے جھکی جاتی ہیں میری
کیا عرض کروں کتنا گنہ گار ہوں آقاؐ

گروی ہے پڑا، عرصے سے، سانسوں کا ذخیرہ
کشکول میں کچھ بھی نہیں، نادار ہوں آقاؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

یلغار، مجھے، تیز ہواؤں کی گرا دے
مَیں ذاتی مفادات کی دیوار ہوں آقاؐ

ہو زندہ حقائق کی سرِ عام نمائش
ہر ہاتھ میں مسلا ہوا اخبار ہوں آقاؐ

غیروں کی گواہی کی مجھے کیا ہے ضرورت
زنجیر لئے، حاضرِ دربار ہوں آقاؐ

مجرم ہوں عدالت میں کھڑا سوچ رہا ہوں
کیا آج بھی مَیں لائقِ دستار ہوں آقاؐ

دروازے مرے رزق کے کب سے ہیں مقفّل
اک ردی کا کاغذ سرِ بازار ہوں آقاؐ

رہتے ہیں مرے اشک مواجھے میں مؤدب
کس کیف کی برسات میں سرشار ہوں آقاؐ

سکّے بھی غلامی کے عطا کیجئے لاکھوں
زنجیرِ غلامی کا خریدار ہوں آقاؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

آداب غلامی کے سکھا دے مجھے کوئی
رنجیدہ سا رہتا ہوں، خطا کار ہوں آقاؐ

کتنے ہی جزیروں کو تلاشا ہے قلم نے
مَیں جادۂ تخلیق کا رہوار ہوں آقاؐ

نکلوں گا کسی روز میں اپنے ہی سفر پر
تاریخ کے مَیں گمشدہ آثار ہوں آقاؐ

نوکر ہے ریاضؔ آپؐ کی سب آل کا نوکر
مَیں شامِ غریباں کا عزادار ہوں آقاؐ

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

اب جہالت کیا جلائے گی جہالت کے چراغ
ہر دریچے میں جلے ہیں علم و حکمت کے چراغ

عجز کی ٹھنڈی ہواؤں میں رہے انسانیت
حشر تک جلتے رہیں آنکھو! ندامت کے چراغ

اب صفِ ماتم بچھائے، کفر کی تیرہ شبی
ہم ہوا کے ہاتھ پر رکھتے ہیں مدحت کے چراغ

یہ شبِ میلاد ہے آؤ پڑھیں مل کر درود
ہر افق پر جگمگائے ہیں محبت کے چراغ

کب مقیّد وقت کی مٹھی میں ہے حرفِ ادب
بعدِ محشر بھی جلیں گے اُنؐ کی عظمت کے چراغ

ہے تذبذب کے حصارِ بے اماں میں، یانبیؐ
پھر سے ہوں تقسیم امت میں اخوّت کے چراغ

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہر ورق پر روشنی ہے آپؐ کے اوصاف کی
ہر ورق پر آپؐ نے رکھے شریعت کے چراغ

لاکھ اٹھیں آندھیاں اب قریۂ ابلیس سے
بجھ نہیں سکتے کبھی اُس کی مشیّت کے چراغ

مَیں ریاضؔ بے نوا تیرہ شبی کا ہوں ہدف
آنکھ میں روشن ہیں کب سے میری حیرت کے چراغ

❁❁❁

❁

کون دے حرفِ تسلی حجلۂ آفات میں
آپؐ کے در کے سوا سائل کہاں جائے حضورؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہم رعایا آپؐ کی ہیں، یانبیؐ، چشمِ کرم
یانبیؐ، یاسیدیؐ، یامرشدیؐ، چشمِ کرم

یا محمد مصطفیٰؐ، ابرِ کرم، ابرِ کرم
خیمہ زن ہے ہر طرف تشنہ لبی، چشمِ کرم

کب نہ تھی توصیف کی رم جھم مرے گھر میں مقیم
کب مری عمرِ رواں بے کار تھی، چشمِ کرم

دیکھ کر ریگِ عرب پر آپؐ کے نقشِ قدم
آنکھ سورج کی بھی ہے خیرہ ہوئی، چشمِ کرم

اپنے دامانِ شفاعت میں چھپا لیں، یانبیؐ
آپؐ کا نادان سا ہوں اُمّتی، چشمِ کرم

کب خدائے زر سے دامن کو چھڑا پاؤں گا مَیں
رو پڑی ہے آج میری بے بسی، چشمِ کرم

http://www.sabih-rehmani.com/books

اجتماعی خود کُشی پر مطمئن ہیں رہنما
یا نبیؐ، یہ ہے قیامت کی گھڑی، چشمِ کرم

بھوک کا مارا ہوا انسان جائے بھی کدھر
ہر قدم پر کر رہا ہے، خود کشی، چشمِ کرم

راستے قعرِ مذلّت کی طرف جاتے ہیں سب
ہر قدم پر ہے نئی دیوار سی، چشمِ کرم

تختیوں پر حرفِ مبہم کے سوا کچھ بھی نہیں
ہے پسِ زنداں شعور و آگہی، چشمِ کرم

لوگ پھر جھوٹے خداؤں کی عملداری میں ہیں
رزق ہے جھوٹی اَنا کا آدمی، چشمِ کرم

حق و باطل کی ہے آویزش ابھی جاری، حضورؐ
ہے منافق ساعتوں سے دوستی، چشمِ کرم

ارضِ کشمیر و فلسطیں پر کرم کی بارشیں
شمعِ آزادی پسِ زنداں جلی، چشمِ کرم

http://www.sabih-rehmani.com/books

خوف سے سہمے ہوئے بچے کہاں جائیں، حضورؐ
لٹ گئی ہے ان کے چہروں کی خوشی، چشمِ کرم

خشک سالی میرے کھلیانوں میں اُگتی ہے، حضورؐ
پھر لگے بستی میں ساون کی جھڑی، چشمِ کرم

خالقِ ارض و سما کے فضل کے طالب ہیں ہم
اور ہے درکار آقاؐ، آپؐ کی چشمِ کرم

غیرتِ تیمور برسے تازیانوں کی طرح
اُمّتِ عاصی کو عزمِ آہنی، چشمِ کرم

گونج اٹھے پھر ضمیروں میں صداقت کی اذاں
توڑ دیں کشکول اپنا آج بھی، چشمِ کرم

خون پینے کی روایت آج بھی زندہ ہوئی
آبروئے صبر بھی چھینی گئی، چشمِ کرم

تلخیاں ہی تلخیاں ہیں دامنِ افلاس میں
کب سے ہے، آقاؐ، مقفّل زندگی، چشمِ کرم

http://www.sabih-rehmani.com/books

ابرِ رحمت جھوم کر اٹھے مدینے سے، حضورؐ
آپؐ کی رحمت کے سب ہیں ملتجی، چشمِ کرم

ہر طرف پژمردگی، مردہ دلی، آقا حضورؐ
شاخِ روز و شب بھی ہے کانٹوں بھری، چشمِ کرم

آپؐ کی چوکھٹ سے ہے لپٹی ہوئی آقا حضورؐ
دم بخود، سہمی ہوئی، میری صدی، چشمِ کرم

ہم سمجھ پائے نہیں مفہوم اقراء کا، حضورؐ
چھن گئی علم و ہنر کی روشنی، چشمِ کرم

مانگتا ہے آسماں جرمِ ضعیفی کا حساب
عظمتِ رفتہ کہانی بن گئی، چشمِ کرم

اب اندھیروں کے سوا کچھ بھی نظر آتا نہیں
تھا کبھی اپنا مقدّر برتری، چشمِ کرم

میرے دریاؤں کا پانی پی رہے ہیں راہزن
مرغزاروں میں بھی ہے بے رونقی، چشمِ کرم

http://www.sabih-rehmani.com/books

اپنے آباء کی مَیں قبروں کا مجاور بھی نہیں
سر برہنہ ہے مری شرمندگی، چشمِ کرم

فاتحہ خوانی کروں میں اُمّتِ مرحوم کی
مجھ کو حصے میں ملی نوحہ گری، چشمِ کرم

ہوش مندی سے امیرِ کارواں آگے بڑھے
حوصلہ ہاریں نہ میرے لشکری، چشمِ کرم

اپنی تہذیب و تمدن سے بہت ہی دور ہیں
ہر کسی کا پیرہن ہے کاغذی، چشمِ کرم

پھر مری محرومیوں نے سر ابھارا ہے، حضورؐ
پھر مَیں دیکھوں آپؐ کی روشن گلی، چشمِ کرم

گم شدہ اوراق ہیں تاریخ کے ڈھونڈوں کہاں
مَیں ریاضؔ بے نوا اور بزدلی، چشمِ کرم

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

فردیات

دستِ عطا سے پائیں گے پروانۂ نجات
محشر ظہورِ عظمتِ سرکارؐ کا ہے دن

طیبہ میں داخلے ہی سے پہلے ریاضؔ جی
ہم نے چراغ پھینک دیئے تھے پسِ غبار

ایک اک لمحہ حضوری میں بسر ہو گا ریاضؔ
روزنِ دیوارِ طیبہ میں سجا آیا ہوں دل

http://www.sabih-rehmani.com/books

میں اک غریبِ شہرِ قلم ہوں، کرم کریں
اوراقِ غم پہ کب سے رقم ہوں، کرم کریں

ہر شامِ اضطراب کی گنتا ہوں ساعتیں
آقاؐ، غبارِ ملکِ عدم ہوں، کرم کریں

ہر وقت دست بستہ میں رہتا ہوں، یانبیؐ
میں طالبِ نگاہِ کرم ہوں، کرم کریں

آنسو بنا ہوا ہے مرا حرفِ آرزو
میں زندگی کی شامِ الم ہوں، کرم کریں

گرد و غبارِ شب میں کہیں کھو گیا وجود
ہر ہر قدم پہ نقشِ قدم ہوں، کرم کریں

وسعت نہیں ہے میری نظر میں مرے حضورؐ
میں کیا کروں کہ فکرِ عجم ہوں، کرم کریں

http://www.sabih-rehmani.com/books

کوئی چراغ میری ہتھیلی پہ بھی حضورؐ
میں بھی سپاہِ شب کا علَم ہوں، کرم کریں

کیا کیا حکایتیں مرے بچوں کو یاد ہیں
گذرے دنوں کا جاہ و حشم ہوں، کرم کریں

اپنی ہی ذات کا میں دھواں ہوں سرِ قلم
کب میں چراغِ راہِ حرم ہوں، کرم کریں

آقاؐ، ریاضؔ پیرہنِ کاغذی ہے بس
کہتا ہے میں انا کا بھرم ہوں، کرم کریں

قطعہ

آقا حضورؐ روشنی کے پیرہن میں ہیں
ہر بزمِ آرزو میں ہیں، ہر انجمن ہیں ہیں
کتنے ہو خوش نصیب یہ سوچا بھی ہے ریاضؔ
اذکار مصطفیٰؐ کے ترے ہر سخن میں ہیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

مرے بچوں کے ہاتھوں میں فقط ہیں پھول مدحت کے
دریچے خود بخود روشن ہوئے پھر چشمِ حیرت کے

خدا سے مانگ لے بادِ بہاری، خوشبوئیں اُنؐ کی
تلاوت اُنؐ کے چہرے کی کریں انوار فطرت کے

عطائیں ہی عطائیں ہیں، دعائیں ہی دعائیں ہیں
مری دلجوئی کرتے ہیں مکیں شہرِ محبت کے

مرے ہونٹوں پہ رہتی ہے طلب شہر مدینہ کی
مری آنکھوں میں آنسو ہیں ندامت ہی ندامت کے

مؤدب سب کبوتر ہیں، مؤدب تتلیاں، جگنو
مؤدب سبز جھونکے ہیں ہوائے نور و نکہت کے

کوئی چہرہ نہیں فاروقِ اعظمؓ کی طرح روشن
کئی چہرے ہیں آقاؐ سامنے جھوٹی قیادت کے

http://www.sabih-rehmani.com/books

حدودِ پادشاہی کا تصور بھی نہیں ممکن
ضوابط ہیں کڑے ہر دور میں اُس کی مشیّت کے

تلاشِ امن میں بھٹکے ہوئے لوگو! پڑھو اُنؐ کو
کھلے ہیں آج بھی در آپؐ کی زندہ شریعت کے

رہا مفلس کا مفلس میرے اندر کا تماشائی
مگر تعمیر کر ڈالے مقابر مال و دولت کے

اندھیروں میں اضافہ ہی اضافہ ہوتا جاتا ہے
جلیں ہر وقت ہاتھوں میں چراغ اُنؐ کی اطاعت کے

ریاضؔ آنکھیں کھلی رکھا کرو طیبہ کی گلیوں میں
نظر آثار آتے ہیں یہاں عہدِ رسالتؐ کے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

غبارِ شہرِ اقدس میں اتر جاؤں گا مَیں آقاؐ
مدینے کی فضاؤں میں بکھر جاؤں گا مَیں آقاؐ

ہے جب صلِّ علیٰ کا بادباں میرے سفینے پر
کسی بھی غم کے طوفاں میں اتر جاؤں گا مَیں آقاؐ

نشانِ بے نوائی کو بٹھا لیں اپنی چوکھٹ پر
مدینے سے جدا ہو کر کدھر جاؤں گا مَیں آقاؐ

تہی دامن ہوں لیکن خوشبوؤں کے ہاتھ پر آخر
دیا مدحت کا روشن ایک کر جاؤں گا مَیں آقاؐ

کھلونوں کے لئے بچے مرے بھی منتظر ہوں گے
ہوئی ہے شام، خالی ہاتھ گھر جاؤں گا مَیں، آقاؐ

صدا آئے گی مطلع نعت کا پھر سے ذرا کہنا
سرِ محشر، ثنا کرتے، جدھر جاؤں گا مَیں آقاؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

ریاضِ بے نوا کے ہاتھ پر رکھ دیں کوئی سورج
سرِ شب یاس کی ظلمت سے ڈر جاؤں گا مَیں آقاؐ

فردیات

عدل کی میزان قائم ہو رہی ہے حشر میں
اپنی اپنی تختیوں پر نام لکھ لو آپؐ کا

جب میں شہرِ نبیؐ سے نکلنے لگوں
واپسی کے مقفّل ہوں سب راستے

خلدِ بریں تو خلدِ بریں ہے مگر ریاضؔ
برزخ میں بھی چراغ ثنا کے جلائیں گے

http://www.sabih-rehmani.com/books

ازل سے ہوں مدینے کے گلی کوچوں کا شیدائی
جوارِ گنبدِ خضرا کی بارش کا تمنائی

ہوائیں خود چراغِ آرزو آکر جلاتی ہیں
ستاروں سے بھری رہتی ہے میری شامِ تنہائی

اجالا ہی اجالا ہے قلم کے لالہ زاروں میں
مرے حصّے میں کب آئی ہے شہرِ شب کی رسوائی

بنایا ہے مجھے اپنے نبیؐ کا نعت گو تُو نے
مرے حرفِ ثنا کو بھی عطا کرنا پذیرائی

ضمیرِ حرفِ مدحت میں چراغاں ہی چراغاں ہے
ہے قرطاس و قلم کی آبرو لفظوں کی رعنائی

مرے اعزازِ نسبت میں ہزاروں رنگ شامل ہیں
سگانِ کوئے طیبہ سے بھی گہری ہے شناسائی

http://www.sabih-rehmani.com/books

حضورؐ، اولادِ آدم کو ملے موسم کی شادابی
سکونِ قلب کی بجتی رہے آنگن میں شہنائی

مجھے اتنے ملے لعل و جواہر، بھر گیا دامن
درِ اقدس پہ کب ہے التجا شاعر نے دہرائی

ملا ہے انخلا کا حکم امت کو جزیروں سے
غلاموں کے مقدّر میں ہے پسپائی ہی پسپائی

حصارِ آہنی بننے کا جاری حکم نامہ ہو
حضورؐ، آہن گری کب سے مرا پیشہ ہے آبائی

اندھیرے ہی اندھیرے ہیں مسلط چشمِ حیرت پر
مقفّل ہوچکی ہے بند غاروں میں توانائی

سوائے آپؐ کے آقاؐ کوئی مرہم نہیں رکھتا
سوائے آپؐ کے کرتا نہیں کوئی مسیحائی

مَیں اپنی خوش نصیبی کی بلائیں لیتا رہتا ہوں
مری انگلی پکڑ کر روشنی طیبہ میں لے آئی

http://www.sabih-rehmani.com/books

تری رحمت نے میرے آبخوروں میں رکھی شبنم
گھٹا تیرے کرم کی پھول برساتے ہوئے آئی

مہذب ساعتیں ان کی جبلت میں رہیں زندہ
مرے بچّوں میں ہو تقسیم دانائی ہی دانائی

کبھی ہو زر پرستی کے جنوں سے زندگی غافل
مسائل کے سمندر میں ہے گہرائی ہی گہرائی

خدا رکھے مرے ہر آئنے کو خاکِ طیبہ میں
کہ دھندلانے لگی ہے آج چشمِ تر کی بینائی

سرِ محشر ہر اک امت شفاعت کی طلب لے کر
اُنہیؐ کے سائبانِ عافیت میں ہے چلی آئی

مبارکباد دو مجھ کو کہ مَیں نے نعت لکھی ہے
قلم کو آج بھی پوشاک خوشبو نے ہے پہنائی

مَیں کن ہاتھوں سے اپنا منہ چھپاؤں گا سرِ محفل
مرے جرمِ ضعیفی کا زمانہ ہے تماشائی

http://www.sabih-rehmani.com/books

حروفِ التجا مَیں نے صبا کے ہاتھ پر رکھے
ریاضؔ خوشنوا ہے آپؐ کی گلیوں کا سودائی

فردیات

ہم بھی گذرے ہیں مدینے کی گذر گہ سے ریاضؔ
ہر طرف دیکھی ہے ہم نے روشنی ہی روشنی

چومے ہیں اس نے نقشِ کفِ پا حضورؐ کے
خوشبو ملی ہے رقص کے عالم میں آج بھی

خدا کا شکر ہے جس نے مری جبلّت میں
ثنائے مرسلِ آخرؐ کی روشنی رکھی

http://www.sabih-rehmani.com/books

آئنہ خانہ الگ، طیبہ کا ہر منظر جدا
اُنؐ کی توصیف و ثنا کے ہیں مہ و اختر جدا

خود تلاشوں اپنے موسم، خود لکھوں اپنے گلاب
دے مرے لوح و قلم کو، سب سے بال و پر جدا

منفرد ہے میرا اسلوبِ غلامی، ہمسفر
دائرہ مدحت نگاری کا بھی ہے، اکثر جدا

چل پڑے ہیں قافلے جذبات کے سوئے نبیؐ
خیمہ زن بزمِ تخیل میں بھی ہیں لشکر جدا

مرکز و محور نبیؐ کا بس خدا کی ذات ہے
مدرسے میں، فعل کا ورنہ ہے ہر مصدر جدا

اُس کی ہر ہر اینٹ پر رکھوں گا اشکوں کے چراغ
مَیں بناؤں گا مضافاتِ حرم میں گھر جدا

http://www.sabih-rehmani.com/books

دوسروں کے حالِ دل کی کچھ خبر رکھتا نہیں
محفلِ میلاد میں بھی مَیں رہا شب بھر، جدا

رنگ دامانِ سخن کا مختلف ہے آج بھی
ہے تغزّل کا تشخّص بھی مرے اندر جدا

اُن کے شاعر کی بھی ہے طرزِ فغاں سب سے الگ
حرفِ مدحت ہے جدا اور عشقِ پیغمبرؐ جدا

خوف کے گرداب سے کشتی مری آئی نکل
جیب و داماں میں پڑے ہیں آج بھی کچھ ڈر جدا

کل بھی ہوگا منفرد میری رہائی کا سبب
آج بھی ہے میرے ہر جانب بپا محشر جدا

اُنؐ کے دامانِ کرم کو پھول کیا لکھّوں، ریاضؔ
پھول تو مرجھا گئے ہیں پھول سے ہو کر جدا

http://www.sabih-rehmani.com/books

قرآن کا ہے نور شریعت حضورؐ کی
ہے عرصۂ قلم پہ حکومت حضورؐ کی

رَحلِ ثنا پہ بابِ نبوت کھلا رہے
ہر روز میں کروں گا تلاوت حضورؐ کی

مجہول سا میں شخص ہوں لیکن خدا گواہ
منصب ازل سے ہے مرا مدحت حضورؐ کی

اقبالِ جرم کر مرے اندر کے آدمی
لطف و عطا و عفو ہے عادت حضورؐ کی

آقاؐ کے اختیار کا نکلے گا آفتاب
محشر کے دن کھلے گی حقیقت حضورؐ کی

میں خود ہی انحراف کی راہوں پہ چل پڑا
مجھ کو تلاش کرتی ہے رحمت حضورؐ کی

http://www.sabih-rehmani.com/books

تاریخِ کائنات کا دیباچہ آپؐ ہیں
سب سے بڑی ہے عید ولادت حضورؐ کی

دیں گے وہ ہر غلام کو پروانۂ نجات
مجھ کو نصیب ہو گی شفاعت حضورؐ کی

شب بھر چراغ گھر میں جلیں احترام کے
لوحِ ادب پہ اترے محبت حضورؐ کی

یارب! ترے کرم کی مسلسل ہوں بارشیں
کاسہ بکف ہے آج بھی امت حضورؐ کی

آدم کی نسل آپؐ کی مقروض ہے ریاضؔ
لازم ہے ہر بشر پہ اطاعت حضورؐ کی

http://www.sabih-rehmani.com/books

صلِّ علیٰ کا لب پہ ہے گلشن کھلا ہوا
میلہ ہے خوشبوؤں کا ازل سے لگا ہوا

تاریخ اضطراب کے عالم میں ہے، حضورؐ
اقوامِ ارضِ شب کا بدن ہے جدا ہوا

طوفانِ تند و تیز میں صدیوں سے، یانبیؐ
کاغذ کی کشتیوں کا ہے بیڑا گھرا ہوا

آقاؐ، ہوائے عدل مقفّل ہے اِن دنوں
محشر دیارِ لوح و قلم میں بپا ہوا

امت کھڑی ہے زر کی تپش کے حصار میں
اس کا برہنہ سر بھی ہے کب سے جھکا ہوا

اس عصرِ نو کو عجز کی چادر عطا کریں
ہر آئنہ ہے گردِ انا میں اٹا ہوا

http://www.sabih-rehmani.com/books

دھڑکن ہر ایک اُنؐ سے ہے منسوب اس لئے
خاکِ درِ رسولؐ سے ہے دل بنا ہوا

خوشبو طواف میرے قلم کا کیا کرے
ہونٹوں پہ اِس کے اسمِ نبیؐ ہے سجا ہوا

چہرہ تو اس کا جانبِ شہرِ نبیؐ کرو
دیکھو! چراغِ شب ہے ابھی سے بجھا ہوا

ہر ہر قدم پہ، زائرِ طیبہ، زرِ ادب
تجھ کو ملے گا راہگذر میں پڑا ہوا

آنکھوں نے بھی درود ہے بھیجا تمام شب
صحنِ جوارِ دیدہ و دل ہے دُھلا ہوا

اک کیفِ سرمدی کا تواتر سے ہے نزول
نعتِ نبیؐ کا ہو گا دریچہ کھلا ہوا

ہم لوگ دشتِ خوف میں تنہا ہیں اس طرح
صحرا میں جیسے دھوپ کا صحرا بچھا ہوا

http://www.sabih-rehmani.com/books

دستِ صبا پہ چاند کی کرنوں نے رکھ دیا
اشکِ رواں سے میرا قصیدہ لکھا ہوا

ڈرتا ہوں میں، حضورؐ، نہ جائے بھٹک کہیں
آنسو ہے ایک چشمِ غزل میں رکا ہوا

مانگا بھی تھا ریاضؔ وسیلہ حضورؐ کا
دستِ دعا ہے آج بھی تیرا اٹھا ہوا

آنکھ بھر آتی ہے ذکرِ مصطفیٰؐ کرتے ہوئے
آنکھ کی شبنم فشانی کب زرِ متروک ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

میری تجوریوں میں خزنیہ ہے منفرد
اسلوبِ نعتِ شاہِ مدینہ ہے منفرد

ہر ماہ کو ردائے فضیلت ملی، مگر
میلادِ مصطفیٰؐ کا مہینہ ہے منفرد

سانسوں کا کیا ہے وہ تو چلیں گی نفَس نفَس
لیکن فضائے نعت میں جینا ہے منفرد

پلکوں کی اوٹ میں ابھی پڑھتے رہو درود
اشکو! حضوریوں کا قرینہ ہے منفرد

رکھتا ہے عکسِ گنبدِ خضرا سنبھال کر
سچ پوچھیئے تو دیدۂ بینا ہے منفرد

دن بھی گذارتا ہوں میں شہرِ حضورؐ میں
عشقِ نبیؐ میں میرا شبینہ ہے منفرد

http://www.sabih-rehmani.com/books

کلکِ ثنا بھی دستِ صبا میں ہے مختلف
انگشتِ حرفِ نو کا نگینہ ہے منفرد

مدحت کی وادیوں میں چلو سر کے بل چلیں
اوجِ فلک کا سارا ہی زینہ ہے منفرد

رہتا ہوں شہرِ عجز کے لیل و نہار میں
حرفِ ادب کا میرا دفینہ ہے منفرد

جن پر گلابِ نعت کھلیں لب وہی عظیم
نعتِ نبیؐ ہے جس میں وہ سینہ ہے منفرد

لکھتا ہوں بادبانوں پہ یامصطفیٰؐ ریاضؔ
آبِ رواں پہ میرا سفینہ ہے منفرد

http://www.sabih-rehmani.com/books

آقائے مکرمؐ کے مدینے کا مکیں ہوں
مَیں دولتِ توصیفِ پیمبرؐ کا امیں ہوں

آقا جیؐ، کرم اور کرم اور کرم ہو
مَیں حرفِ ادب، حرفِ ثنا، حرفِ یقیں ہوں

یہ منصبِ اعلیٰ ہے ملا پہلے ہی دن سے
مَیں خاتمِ مدحت کا ازل ہی سے نگیں ہوں

مَیں اُنؐ کی رضا جوئی کا طالب ہوں ازل سے
تنقید نگاروں میں مَیں شامل ہی نہیں ہوں

اے شہرِ غزل آ ترے دامن کو سجادوں،
بوصیریؒ کے مَیں زندہ قصیدے کی زمیں ہوں

دائیں مری جانب مرے آقاؐ کا ہے روضہ
مَیں جنتِ ارضی کے بہت آج قریں ہوں

http://www.sabih-rehmani.com/books

عیدی مَیں، بصد شوق، طلب کرنے ہوں آیا
اِس عید کے دن تک مرے آقاؐ مَیں یہیں ہوں

جھولی مری سرکارؐ نے پھولوں سے بھری ہے
مَیں خندہ نظر، خندہ سخن، خندہ جبیں ہوں

یہ شانِ خداوندی بھی دیکھی ہے کسی نے
دامن ہے تہی میرا مگر تخت نشیں ہوں

آنکھیں مری آقا جیؐ کے قدموں میں پڑی ہیں
ظاہر میں اگرچہ میں ریاضؔ اور کہیں ہوں

(۲۷ رمضان المبارک مطابق ۹ اکتوبر ۲۰۰۷ء مسجدِ نبوی کے پہلے دالان میں گنبد خضرا کی ٹھنڈی چھاؤں میں افطاری سے قبل کہی گئی)

http://www.sabih-rehmani.com/books

سب کچھ مجھے سرکارؐ نے عیدی میں دیا ہے
کشکول مرا سکّوں سے لبریز ہوا ہے

ہاں جس کی کلائی میں ہیں خوشبوؤں کے کنگن
وہ خلدِ مدینہ کی خنک آب و ہوا ہے

دامن میں کھلے پھول مرادوں کے ہزاروں
محرومی کے زخموں کا مداوا بھی ہوا ہے

ممکن ہی نہیں دیکھوں کسی غیر کی جانب
آقاؐ نے غنی اتنا کیا اتنا کیا ہے

دلجوئی کے انداز عجب دیکھے ہیں مَیں نے
ہر لمحہ دلاسہ مرے آقاؐ نے دیا ہے

لمحاتِ منوّر میں درودوں کی وہ رم جھم
ہر ذرہ وہاں نور کے پیکر میں ڈھلا ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

معلوم نہیں کب سے مرا قلبِ مصوّر
طیبہ کے مکینوں کے قدم چوم رہا ہے

اتری ہے دھنک تختۂ افکار پہ امشب
مدحت کا گلِ سبز سرِ شاخ کھلا ہے

صد شکر ریاضؔ اپنے مقدّر پہ کرو تم
اندر کا ابھی شخص مدینے میں کھڑا ہے

(مدینہ منوّرہ سے وطن واپسی پر)

http://www.sabih-rehmani.com/books

خیمہ زن ہے یہاں موسمِ بے ثمر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر
شانِ رحمت کی حالات کے دوش پر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

اشک ہائے ندامت سے لبریز ہے، کاسۂ آرزو، دامنِ شعر و فن
سر جھکائے کھڑا ہوں سرِ رہگذر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

زخم محرومیوں کے ہیں چاروں طرف، شامِ آلام کا صرف مَیں ہوں ہدف
ایسے عالم میں جاؤں، نبی جیؐ، کدھر؟ اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

جھاڑیوں میں کوئی ایک جگنو نہیں، بے چراغِ عمل ہے مری سرزمیں
کس خرابے میں ہیں میرے شام و سحر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

آج بھی ہر طرف جبرِ شب کا دھواں، آج بھی ہیں اُڑی امن کی دھجیاں
ہر صدا ہے مری آج بھی بے اثر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

اپنے اپنے مفادات کی قید میں، دل کے رشتوں کا کوئی بھرم کیا رکھے
زندگی بن گئی رغبتوں کا سفر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

http://www.sabih-rehmani.com/books

خود ستائی کے ہیں کاغذی پیرہن، میرے خارش زدہ جسم کی خاک پر
سامنے زندگی کا کٹھن ہے سفر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

اپنا کشکول کب سے اٹھائے ہوئے، آرزوؤں کی چادر بچھائے ہوئے
آپؐ کے در پہ ہے آپؐ کا بے ہنر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

ان حوادث کی یلغار کے سامنے، بے یقینی کی دیوار کے سامنے
مَیں سسکتا رہا، یا نبیؐ، عمر بھر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

کس کو منصف بنا کر مَیں دعویٰ کروں، کس کے ہاتھوں پہ اپنا تلاشوں لہو
کس سے مانگوں گواہی کے تیغ و سپر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

کوئی مظلوم کا ہمنوا ہی نہیں، عدل کے نام سے آشنا ہی نہیں
قافلے لٹ رہے ہیں سرِ رہگذر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

ہاتھ مفلوج اور لب مقفّل ہوئے، میرے الفاظ بھی ریگِ مقتل ہوئے
جلتے کاغذ پہ لکھے گا کیا نوحہ گر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

ساعتیں بے ارادہ گذرتی رہیں، کشتیاں بارشوں میں اترتی رہیں
پھر بھی تشنہ رہا زندگی کا شجر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

http://www.sabih-rehmani.com/books

اپنی غیرت کے مدفن سجاتے ہیں ہم، اور دیے اُن پہ شب کو جلاتے ہیں ہم
عہدِ رفتہ کبھی آئے گا لوٹ کر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

امتِ بے وسیلہ کہاں جائے گی، کب تلک در بدر ٹھوکریں کھائے گی
حالِ دل کہہ رہی ہے مری چشمِ تر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

مشعلیں چھن چکی ہیں امیرِ اممؐ، کھو چکے ہیں چراغِ نقوشِ قدم
کس طرح رات امت کی ہو گی بسر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

دجلۂ خوں عرب میں بہایا گیا، اس کو قیدی قضا کا بنایا گیا
امن کی فاختہ کے کٹے بال و پر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

زر کی جھوٹی انا کی نہیں ہم غذا، اِس کو کہتے پھریں ''یا خدا'' ''یا خدا''؟
کُل جہاں ابتلا میں ہے خیر البشرؐ، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

امتِ خستہ جاں کو ردائے کرم، اس کے ہاتھوں میں بھی فیصلے کا قلم
ہے ابھی تک یہ انجام سے بے خبر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

عزم کے چاند اب کیوں نکلتے نہیں، پھول افلاک سے کیوں برستے نہیں
شب کے مارے ہوؤں کو نویدِ سحر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

http://www.sabih-rehmani.com/books

مَیں کہ سر تا قدم ایک فریاد ہوں، آنسوؤں کے جزیروں میں آباد ہوں
حیرتوں کے ہیں چاروں طرف بحر و بر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

ظاہری نور و نکہت ہے ایمان میں، پھول کاغذ کے رکھتا ہوں گلدان میں
گلشنِ جسم و جاں ہے کھنڈر کا کھنڈر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

مَیں ریاضؔ آپؐ کا شاعرِ خوشنوا، مارا مارا پھروں یارسولِ خدا!
مجھ کو طیبہ میں دیں ایک چھوٹا سا گھر، اک کرم کی نظر، اک کرم کی نظر

❁❁❁

❁

جوارِ گنبدِ خضرا میں رہتی ہیں مری آنکھیں
مری سانسوں میں جگنو پھول برساتے ہیں کرنوں کے

http://www.sabih-rehmani.com/books

سکونِ قلب کی ہوں رتجگوں میں رونقیں، آقاؐ
کبھی تشنہ زمینوں پر بھی اتریں بارشیں، آقاؐ

مدینے کے سفر میں ہمسفر ہوں خوشبوئیں، آقاؐ
شجر انوار کے ہر موڑ پر مجھ کو ملیں، آقاؐ

تلاشِ رزق میں ہوں، چاک دامن کے سلیں، آقاؐ
کہاں لے جائیں گی مجھ کو فلک کی گردشیں، آقاؐ

وقار و تمکنت کے بند دروازے کھُلیں، آقاؐ
غلاموں کے مقدّر میں رقم ہوں ہجرتیں، آقاؐ

ہوا کے نرخنامے آج حکماً ہوں گے آویزاں
خنک پانی کی ہوں تقسیم لاکھوں چھاگلیں، آقاؐ

مری ہر شامِ پُرنم کی جبیں پر خاکِ انور ہے
ترےؐ در پر کھڑی ہیں سر جھکائے ساعتیں، آقاؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

وفورِ شوق تھمتا ہی نہیں میرے مصلّے پر
مرے لکنت زدہ نطق و بیاں سجدے کریں، آقاؐ

مَیں سر تا پا نیاز و عجز کی خوشبو کا پیکر ہوں
دعا کے پھول مجھ جیسوں کی شاخوں پر کھلیں، آقاؐ

ترےؐ روضے پہ ہے سب روزِ روشن کی طرح روشن
مرے ہر آئنے میں ہیں ازل سے حیرتیں، آقاؐ

کسی دن میرے آنگن سے بھی ہو گی تیرگی رخصت
کسی دن میرے سر سے بھی ٹلیں گی آفتیں، آقاؐ

کوئی جھوٹی تسلی بھی نہیں دیتا مصیبت میں
مرے بھی قریۂ دل پر ہوں لاکھوں رحمتیں، آقاؐ

مناظر زرد لمحوں کے کفن میں کب سے لپٹے ہیں
ہوائیں، سبز، لے کر اوڑھنی، سر پر چلیں، آقاؐ

مری کلکِ ثنا جھک کر بجا آداب لاتی ہے
ہتھیلی پر ہوائیں پھول طیبہ کے رکھیں، آقاؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

مری ہر نعت طشتِ آرزو میں رکھ کے برسوں سے
سناتی ہیں درِ اقدس پہ دل کی دھڑکنیں، آقاؐ

یقیں ہے، آپؐ کے نقشِ کفِ پا کے وسیلے سے
سواگت میری نسلوں کا کریں گی منزلیں، آقاؐ

مجھے بھی خطۂ لطف و عطا میں ہر گھڑی رکھیں
ہراساں مجھ کو رکھتی ہیں بہت سی الجھنیں، آقاؐ

تشدد کی ہواؤں میں سلگتا ہے بدن میرا
کرم کے بادلوں کے قافلے سر پر رہیں، آقاؐ

ہماری داستاں، مقروض ہر اک لفظ ہے جس کا
سوائے آپؐ کے ہم روبرو کس کے کہیں، آقاؐ

شعور و آگہی، علم و ہنر، برہان و دانش کی
ہمارے کاسۂ اعمال میں بھی دولتیں، آقاؐ

سرِ محشر شفاعت کے کھلیں جب ریشمی پرچم
ترے مدحت نگاروں کی وہاں دھومیں مچیں، آقاؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

قلم کی مجرمانہ غفلتیں بھی اس میں شامل ہیں
الٹ دی ہیں ہواؤں نے ہماری مسندیں، آقاؐ

تعارف اپنا خود ہوتا ہے ہر تخلیق کا باطن
کتابِ عشق میں قاری مرے مجھ کو پڑھیں، آقاؐ

ازل سے ہیں تریؐ ہی ذاتِ اقدس کے لئے مختص
خدا کے بعد ساری رفعتیں اور عظمتیں، آقاؐ

ثنا کرتے ہوئے اتریں لحد کی سبز وادی میں
ثنا کرتے ہوئے اپنی لحد سے ہم اٹھیں، آقاؐ

ہوائے جَبر نے تضحیک کی مٹی اڑائی ہے
جیئں تو ہم اٹھا کر سر زمانے میں جیئں، آقاؐ

ورق پر جب ثنائے مرسلِ آخرؐ اترتی ہے
حروفِ با وضو کو چومتی ہیں نکہتیں، آقاؐ

خدا کا نام لے کر آج بھی میرے تخیل نے
رقم ہونٹوں پہ کی ہیں آپؐ ہی کی مدحتیں، آقاؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

فضائے خلدِ توصیف و ثنا میں سانس لیتا ہوں
مرے چاروں طرف ہیں راحتیں ہی راحتیں، آقاؐ

ترے اسمِ منوّر سے منوّر بستیاں میری
ترے اسمِ منوّر کی ہیں گھر میں مشعلیں، آقاؐ

مدینے کے حسیں ننھے فرشتوں کے تصدّق میں
خدا آسان کر دے گا مری بھی مشکلیں، آقاؐ

کہیں مایوسیوں کی آگ میں جل کر نہ مر جاؤں
ریاضؔ کم نظر کو حوصلہ پھر آج دیں، آقاؐ

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

شعاعِ عفو ہمیشہ سے ہے چراغِ راہ
حضورؐ، باندھ کے لایا ہوں گٹھڑیوں میں گناہ

یہ ہر طرف جو اجالا دکھائی دیتا ہے
پڑی ہے روضۂ اقدس پہ روشنی کی نگاہ

بنیں گے لشکری نسرین و نسترن، میرے
اسیرِ اسمِ محمدؐ ہے خوشبوؤں کی سپاہ

چلو بہار کے موسم سے چل کے پوچھتے ہیں
نقوشِ پائے نبیؐ کب بنے تھے سجدہ گاہ؟

غبارِ خوفِ مسلسل ہے آئنوں پہ محیط
حضورؐ! مجھ کو ملے شہرِ عافیت میں پناہ

فشارِ امتِ مظلوم پر نظر، آقاؐ
ہر ایک سمت سے آنے لگی فغان و آہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

خدا کا خوف نہیں ہے خدا کے بندوں میں
ہوائے جبر سے آقاؐ میں کر رہا ہوں نباہ

ہجومِ تشنہ لبی کی مٹی ہے تشنہ لبی
فرشتے بابِ عطا پر پکار اٹھّے ''راہ''

ریاضؔ، کل بھی نکل پائے گا نہ سورج کیا
افق پہ خیمے لگانے لگا ہے ابرِ سیاہ

❁❁❁

❁

جوارِ گنبدِ خضرا میں رہنا ہے قیامت تک
خلافِ عقل ہے کب فیصلہ میرے تخیّل کا

http://www.sabih-rehmani.com/books

یوں ابر کہیں اور برستا نہیں دیکھا
کیا دیکھا کسی نے جو مدینہ نہیں دیکھا

مَیں بن کے قلم رقص میں رہتا ہوں ورق پر
کیا جشنِ ولادت کا مہینہ نہیں دیکھا

کونین پہ جس پیکرِ نوری کا ہے سایہ
سورج نے بھی اُس نور کا سایہ نہیں دیکھا

جو مسجدِ نبوی کی ادب گہ میں ہے جاری
دنیا نے کسی بردے کا سجدہ نہیں دیکھا

ہر موڑ پہ رحمت کے فرشتوں کے تھے جھرمٹ
طیبہ کے گلی کوچوں کا نقشہ نہیں دیکھا

ہر طاق میں اشکوں کے دیے رکھتی تھیں آنکھیں
تو نے شبِ رخصت مرا رونا نہیں دیکھا

http://www.sabih-rehmani.com/books

آقا جیؐ کے قاصد کے سوا ہم نے ابھی تک
انوار سے لکھا ہوا نامہ نہیں دیکھا

ضو خود ہو رقم لوحِ دل و جاں پہ سرِ شب
مدحت کے سوا ایسا وظیفہ نہیں دیکھا

کس موسمِ شاداب کی رہتی ہے تمنا
کیا، چشمِ فلک؟ گنبدِ خضرا نہیں دیکھا

تم مفلس و نادار نہ کہتے مجھے صاحب!
شاید ابھی منگتے کا یہ کاسہ نہیں دیکھا

ممنون ہے انگشتِ پیمبرؐ کا ابھی تک
لوگوں نے کبھی چاند کا چہرہ نہیں دیکھا

جنت کی فضائیں بڑی دلکش ہیں یقیناً
تو نے مری سرکارؐ کا روضہ نہیں دیکھا

اُس چہرۂ انور کی تلاوت تو کیا کر
قرآن میں کیا آپؐ کا چہرہ نہیں دیکھا

http://www.sabih-rehmani.com/books

تصویرِ ادب بن کے مواجھے میں کھڑی ہے
خوشبو کا کبھی تو نے سراپا نہیں دیکھا

اسلوبِ ثنا سب سے جدا پایا ہے میں نے
اربابِ سخن نے مرا لہجہ نہیں دیکھا

امشب بھی ریاضؔ آپؐ نے اربابِ ثنا کا
کیا اوجِ ثریا پہ نصیبہ نہیں دیکھا

http://www.sabih-rehmani.com/books

مصّلے پر، خدائے مہرباں، میری جبیں برسے
چمن زارِ دعا میں التجا میری کہیں برسے

بہت سی تشنگی اُگتی رہی ہے کشتِ ویراں میں
رسولِ محتشمؐ، اس پر گھٹائے عنبریں برسے

ازل سے منتظر، صبحِ سعادت کا تھا ہر سورج
شبِ میلاد خوش ہوکر فلک برسے، زمیں برسے

لغت کے لفظ سارے نعت کی تمہید بن جائیں
سماعت کے کٹوروں میں صدائے دلنشیں برسے

شبِ معراج کیا کیا معجزے قدرت نے دکھلائے
سجودِ بندگی اُنؐ کے سرِ عرشِ بریں برسے

مجھے آلِ پیمبرؐ کی ملے اترن کی بھی اترن
مرے لوح و قلم پر آج نقشِ مقبلیں برسے

http://www.sabih-rehmani.com/books

حضورؐ، آئے ہیں ہم سب بے نوا بھی آپؐ کے در پر
فضائے شامِ پُرنم میں کبھی صبحِ یقیں برسے

ریاضؔ، آباد پاکستان کو میرا خدا رکھے
ہر اک مخلوقِ خالق پر دعائے مرسلیںؐ برسے

❁❁❁

❁

کچھ بھی نہیں ہے نامۂ اعمال میں ریاضؔ
ہم تو کریں گے آپؐ کی رحمت پہ انحصار

http://www.sabih-rehmani.com/books

آپؐ کے دلکش وجودِ عنبریں کی روشنی
آج بھی مکّے میں ہے فتحِ مبیں کی روشنی

ہر طرف رم جھم ہے اُنؐ کے سیرت و کردار کی
ہر طرف ہے تاجدارِ عالمیں کی روشنی

ہو طلب سچی تو کھلتے ہیں مقفّل راستے
رقص کرتی ہے مری شامِ حزیں کی روشنی

ہر نصابِ عدل میں نطقِ پیمبرؐ کا جمال
ہر اجالے میں ہے چشمِ شرمگیں کی روشنی

التجا ہے، تجھ سے، ہر مخلوق کے پروردگار!
اُنؐ کی چوکھٹ پر رہے میری جبیں کی روشنی

ہر گلی میں ہے اُنہیؐ کے نقشِ پا کی کہکشاں
ہر افق پر ہے شفیع المذنبیںؐ کی روشنی

http://www.sabih-rehmani.com/books

خوش نصیبی پر مبارک باد دو، گھر میں مرے
نعت کی صورت میں ہے عرشِ بریں کی روشنی

منحرف صدیوں کے دامانِ قضا میں ہے، حضورؐ
دیجئے گا امتِ مضطر کو دیں کی روشنی

یانبیؐ، قائم رہے گرد و غبارِ شام میں
مجھ سے ناکارہ کی نگہِ کمتریں کی روشنی

تم شبِ جرم ضعیفی کے اندھیروں سے کہو
پھر یدِ بیضا بنے گی، آستیں کی روشنی

طائرانِ خوش نوا کی عاجزی بھی لاجواب
با ادب رہتی ہے شہرِ دلنشیں کی روشنی

وہ تذبذب کے بھنور سے بھی نکالے گا ریاضؔ
جس نے دی ہے بے یقینی میں یقیں کی روشنی

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

فردیات

طیبہ کی خوشبوؤں سے مَیں رہتا ہوں ہمکلام
ہے رابطہ بہار کے موسم کا پھول سے

سردارِ کائناتؐ کے دامن کو چھوڑ کر
رسوا ہوئے ہیں غیر کی چوکھٹ پہ آج بھی

تنہا ہوں زندگی کے سفر میں مَیں کب ریاضؔ
یادِ غبارِ راہِ مدینہ ہے ہمسفر

http://www.sabih-rehmani.com/books

جھونکا ہوں خنک عجزِ مسلسل کی ہوا کا
منہ دیکھے بھلا کیسے کوئی جھوٹی اَنا کا

ہاتھوں کے مصلّے پہ مری کلکِ ثنا ہے
تصویرِ ادب لفظ ہے ہر بابِ ثنا کا

ہر نعت کے ہر شعر کے سر پر ہے عمامہ
ہم نے تو تصور ہی بدل ڈالا ہما کا

ہے اوجِ ثریا پہ مقدّر کا ستارا
طیبہ کی طرف جاتی ہوئی بادِ صبا کا

مکے میں اِدھر کفر کے بادل تھے گھنیرے
منظر بڑا دلکش تھا اُدھر غارِ حرا کا

طیبہ کے گلستاں کے تصور کی مہک سے
بھر جاتا ہے دامانِ طلب گھر کی فضا کا

http://www.sabih-rehmani.com/books

سجدے میں رہی میری جبیں صحنِ حرم میں
آیا ہے جواب اب کے برس میری صدا کا

ہو بارِ دگر مجھ پہ کرم، سیّدِ عالمؐ
اشکوں سے ہے تر چہرہ مرے حرفِ دعا کا

ہو میری وراثت میں فقط نعت کی دولت
آقا جیؐ، صلہ مانگنے آیا ہوں وفا کا

مَیں شہرِ حوادث کے اندھیروں میں کھڑا ہوں
دامن مرے ہاتھوں میں رہے صبر و رضا کا

مشکیزے بھرے رہتے ہیں سب جن و بشر کے
کیا ذکر کروں آپؐ کے دریائے عطا کا

سرکارِ دو عالمؐ کی ولادت کی خوشی میں
کیا خوب رہا جشن ترے ارض و سما کا

شاہوں کے بھی ہاتھوں میں حکومت کی سند ہے
کشکول ہے لبریز عطاؤں سے گدا کا

http://www.sabih-rehmani.com/books

کہتے ہیں مجھے لوگ مدینے کا مسافر
نغمہ ہوں، ریاضؔ، ایک میں خود بانگِ درا کا

❁❁❁

قطعہ

کرم حضورؐ کا اتنا ہے مجھ نکمے پر
سحاب آتے ہی رہتے ہیں میرے گلشن میں
چراغ جلتے ہی رہتے ہیں آرزوؤں کے
بہار آئی ہی رہتی ہے میرے آنگن میں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

اُنؐ کے طفیل ہم چمن آرائیوں میں ہیں
نورِ ازل کی سرمدی گہرائیوں میں ہیں

اک تم ہی شاد کام نہیں ہو مرے رفیق
میرے حضورؐ میری بھی تنہائیوں میں ہیں

کتنے درود نوکِ قلم پر لکھے گئے
کتنے سلام لفظ کی پہنائیوں میں ہیں

آواز جن کی آنے لگی ہے قریب سے
نوحے مرے غنیم کی شہنائیوں میں ہیں

بنتے فصیل جسم ہمارے مگر، حضورؐ
شامل ہمارے لوگ بھی بلوائیوں میں ہیں

کتنے عجیب لوگ ہیں ملت کے رہنما
خوش ہیں کہ دشمنوں کی توانائیوں میں ہیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہم سوچتے نہیں ہیں کہ منزل ہماری ایک
جھوٹے تعصّبات کی کن کھائیوں میں ہیں

شکرِ خدا، غلام نبیؐ کے ہیں سب ریاضؔ
ورنہ صد اختلاف سگے بھائیوں میں ہیں

❁❁❁

فردیات

❁

جھوٹے تعصّبات کی حرمت عزیز ہے
خانوں میں بانٹ دی گئی امت حضورؐ کی

❁

ورق کے دامنِ صد رنگ میں کلیاں چٹکتی ہیں
قلم بھی آخرِ شب آنسوؤں کے پھول چنتا ہے

❁

کس نے آزادی عطا کی ہے غلاموں کو ریاضؔ
کس نے تخت و تاج کا وارث بنایا ہے انہیں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہر شب مجھے ہو جاتا ہے دیدارِ مدینہ
ہر روز میں پڑھ لیتا ہوں اخبارِ مدینہ

بوسیدہ کتابوں کے ورق الٹو گے کب تک
تابندہ ہیں، رخشندہ ہیں افکارِ مدینہ

یارب! ہوں عطا اور تسلسل سے عطا ہوں
تہذیبِ پراگندہ کو اقدارِ مدینہ

سب مردہ ضمیروں کو جلا ڈالوں تو اچھا
دیتے ہیں سبق عشق کا احرارِ مدینہ

کیسے میں دکھا پاؤں گا طیبہ کے مناظر
ممکن ہی نہیں لفظوں میں اظہارِ مدینہ

لے جاتے ہیں اُس شہرِ خنک میں مجھے ہر شب
اوراق پہ پھیلے ہوئے آثارِ مدینہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

تصویرِ ادب بن کے مواجھے میں کھڑے ہیں
قسمت کے سکندر ہیں طلب گارِ مدینہ

تخلیقِ خدا، جن کا بدل کوئی نہیں ہے
بے مثل بشر ہیں مرے سرکارِ مدینہ

سورج سوا نیزے پہ بڑے شوق سے چمکے
محشر میں مجھے کافی ہے دستارِ مدینہ

شاید نہیں معلوم رقیبانِ سحر کو
لجپال ہمارے بھی ہیں دلدارِ مدینہ

ہاں ہاں میں ہوں دیوانہ نبی جیؐ کا ازل سے
زنجیرِ ادب میری ہے گلزارِ مدینہ

ہاتھوں میں لئے پھول، صبا رقص کرے گی
جنت میں ذرا چھیڑ دو اذکارِ مدینہ

کیا دلکش و دلبر ہے گلی کوچوں کا منظر
کیا جنّتِ ارضی ہے چمن زارِ مدینہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہر ساعتِ ویراں کو عطا ہوتی ہے شبنم
سرسبز، الٰہی، رہے گلزارِ مدینہ

وہ آبِ خنک، ٹھنڈی کھجوریں، لبِ تشنہ
کیا خوب سے بھی خوب ہے افطارِ مدینہ

محدود ہے کب رحمتِ آقائے مکرّم
کونین کے سردار ہیں سردارِ مدینہ

سوچوں کے درِ شوق پہ دستک دو ہواؤ!
ہر موڑ پہ آجائے گا بازارِ مدینہ

ہر شخص بھروسے کے بھی قابل نہیں ہوتا
کھلتے ہیں غلاموں ہی پہ اسرارِ مدینہ

مَیں اُس کے کسی طاق میں رکھ آیا ہوں آنکھیں
ہمراز ہے، دمساز ہے دیوارِ مدینہ

اِمشب بھی ریاضؔ عالمِ رویا میں یقیناً
برسیں گے مری آنکھ پہ انوارِ مدینہ

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

قطعات

آگ میں تبدیل کر بیٹھے ہیں ہر کھلیان کو
میرے آنگن میں مدینے کی ہوائیں بھیج دے
سبز شالیں دے قبولیت کی اِن کو اَن گنت
یا خدا! واپس مری ساری دعائیں بھیج دے

سیلِ تند و تیز میں ثابت قدم ہر دم رہیں
حوصلہ بستی کے سب گرتے مکانوں کو بھی دے
بھاگ جائیں آندھیاں الٹے قدم میرے خدا
عزمِ نو میرے قبیلے کے جوانوں کو بھی دے

http://www.sabih-rehmani.com/books

طیبہ کے آرہا ہوں چمن زار میں، حضورؐ
مہکوں گا خوب دامنِ گلزار میں، حضورؐ

مکے کی سرزمین کو چوما ہے بارہا
کھویا رہا ہوں سرمدی انوار میں، حضورؐ

میری بھی ہو گی اس سے ملاقات کل ضرور
دل تو وہیں ہے، کوچہ و بازار میں حضورؐ

مجھ کو مرے خدا نے دکھایا ہے اپنا گھر
گھر کی دعائیں ہیں لبِ اظہار میں حضورؐ

بچے سلام کہنے کو کہتے تھے بار بار
اُن کے سلام ہیں مرے اشعار میں، حضورؐ

چلتا رہوں میں آپؐ کی جانب تمام عمر
لغزش کہیں نہ آسکے رفتار میں حضورؐ

(☆ مدینہ منورہ روانگی سے ایک روز قبل مکہ معظمہ میں لکھی گئی۔)

http://www.sabih-rehmani.com/books

لب پر ہیں پھول لاکھ درود و سلام کے
حاضر قلم کے ساتھ ہوں دربار میں، حضورؐ

صدیوں کی دھوپ میرے تعاقب میں ہے ابھی
رکھیئے گا مجھ کو سایۂ دیوار میں، حضورؐ

زخمی ہے میرا قلبِ پریشاں، نفَس نفَس
آنسو رکے ہیں دیدۂ بیدار میں، حضورؐ

تصویرِ احترام کی بن جاؤں اور بس
کچھ کہہ نہ پاؤں آپؐ کی سرکار میں حضورؐ

مہکی ہوئی فضا ہے ازل سے، ادب ادب
کیا کیفِ دلگذار ہے اشجار میں، حضورؐ

آنکھیں تلاشِ گنبدِ خضرا میں ہیں مری
آنکھیں چھپی تھیں کل مرے اخبار میں حضورؐ

اچھا ہے اپنے ہونٹ مقفّل رکھے ریاضؔ
کیا کچھ نہیں ہے دستِ طلب گار میں، حضورؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

فردیات

طیبہ، قلم کے عشق کی محراب ہے ریاضؔ
ہر ہر قدم پہ سجدے گذارے گا حشر تک

طیبہ کی یاد مجھ کو ستاتی ہے ہر گھڑی
بارِ دِگر، حضورؐ کرم ہو غلام پر

نعتِ سرکارِؐ مدینہ کی بدولت ہمسفر!
زندگی میری شگفتہ پھول کی مانند ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

پوشاکِ حرفِ نعت، زرِ سرمدی کی ہے
چادر ہوا کے سر پہ اِسی روشنی کی ہے

لکھّوں گا مَیں خطوط میں احوال سب، حضورؐ
زندہ یہ رسم آج بھی نامہ بری کی ہے

یارب، وہ جلد میرے افق پر طلوع ہو
جو ساعتِ عزیز مری حاضری کی ہے

جس کی تلاش میں ہے ہجومِ مہ و نجوم
وہ روشنی تمام اُنہیؐ کی گلی کی ہے

صد شکر، ہے حضورؐ کی چوکھٹ سے رابطہ
خوشبو، قلم کی شاخ پہ وابستگی کی ہے

کیسے بھٹک سکے گا مرا راہوارِ عشق
قندیل ہر قدم پہ شبِ آگہی کی ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہر لحظہ لب پہ صلِّ علیٰ کے جلیں چراغ
صورت یہی تو قبر میں آسودگی کی ہے

چنتی رہے گلاب مدینے کی راہ سے
یہ آرزو ازل سے مری شاعری کی ہے

انبار سیم و زر کے مبارک انہیں ریاضؔ
دولت ہمارے پاس بھی حُبِّ نبیؐ کی ہے

❁❁❁

ایک شعر

بڑھاپے میں بھی کب تنہا مجھے قدرت نے رکھا ہے
مَیں پہروں گفتگو کرتا ہوں اپنی کلکِ مدحت سے

http://www.sabih-rehmani.com/books

ثنا کے ہر افق پر ماہِ کامل ہیں مری آنکھیں
دعائے آخرِ شب کا بھی حاصل ہیں مری آنکھیں

نبیؐ کی نعت لکھتی ہیں یہ ہر شب میری پلکوں پر
نبیؐ کے نام لیواؤں میں شامل ہیں مری آنکھیں

چراغِ التجا رکھتی ہیں روشن طاقِ مدحت میں
گدازِ عشقِ پیغمبرؐ کی حامل ہیں مری آنکھیں

وراثت میں مسائل کی ملی سنگین شب آقاؐ
مصائب میں گھری دونوں ہی گھائل ہیں میری آنکھیں

سمندر نور و نکہت کا مدینے کے سفر میں ہے
چمکتے آفتابوں کے مقابل ہیں مری آنکھیں

رواں طیبہ کی جانب کارواں ہے میرے اشکوں کا
کسی گہرے سمندر کے مماثل ہیں مری آنکھیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

اتر جائیں گی طیبہ کے جزیرے میں تجھے لے کر
تلاطم خیز موجوں میں بھی ساحل ہیں مری آنکھیں

ہزاروں رتجگوں کے ایک اک لمحے کی شاہد ہیں
ثنائے پاک کی زندہ محافل ہیں مری آنکھیں

مرے ہر اشک میں ہے گنبدِ خضرا کی تابانی
فلک کے چاند تاروں کی بھی منزل ہیں مری آنکھیں

یہ ہر زائر کے قدموں سے لپٹ کر روتی رہتی ہیں
خدا کا شکر ہے اب صاحبِ دل ہیں مری آنکھیں

ریاضؔ اب اس قدر بھی اجنبی کب ہوں سرِ محفل
حدودِ عشق میں برسوں سے داخل ہیں مری آنکھیں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

عجب سا کیف ہے کشتِ ہنر کی آبیاری میں
رہوں محشر میں بھی مصروف میں مدحت نگاری میں!

مجھے پہلے ہی دن ہاتف نے خوشخبری سنادی تھی
خزاں کا داخلہ ممنوع ہے نعتوں کی کیاری میں

ہوائے خلدِ طیبہ سے ہوئی ہے دوستی جب سے
کروڑوں خوشبوئیں رقصاں ہیں بادِ نو بہاری میں

مرے گھر کے در و دیوار بھی اس کی گواہی دیں
کبھی لغزش نہیں آئی قلم کی جاں نثاری میں

ادب سے آئنوں میں عکس، حرفِ التجا لکھیں
قلم کو چوم لے باد صبا بے اختیاری میں

مواجھے میں مَیں زیرِ لب درودِ پاک پڑھتا ہوں
وقارِ دائمی پایا ہے مَیں نے انکساری میں

http://www.sabih-rehmani.com/books

سوائے آپؐ کے آقاؐ، سرِ انوارِ رخشندہ
کسی کا نام سجتا ہی نہیں ہے زر نگاری میں

مدینے کی کھجوریں بانٹتا رہتا ہوں لوگوں میں
مری عمرِ رواں گذرے اسی خدمت گذاری میں

مدینے کے تصور میں رہیں ڈوبی مری آنکھیں
مری شام ادب گذرے، نبی جیؐ، انکساری میں

مجھے تاریخ کے اسباقِ خودداری ہوں پھر از بر
نہیں ہے عظمتِ رفتہ فقط اس خاکساری میں

چلو گنتے ہیں دن میلاد کی رتیا میں کتنے ہیں
ملا ہے کیا تجھے اے ہمسفر اختر شماری میں

خدا نے طشتِ رحمت میں کرم کے پھول بھیجے ہیں
مگر اولادِ آدم ہے پریشاں سنگ باری میں

http://www.sabih-rehmani.com/books

دیوار و در نہ کوچہ و بازار کے لئے
آنکھیں بنی ہیں آپؐ کے دیدار کے لئے

کلکِ ثنا سے لکھا گیا ہے افق افق
ارض و سما ہیں احمدِ مختار کے لئے

خاکِ درِ حضورؐ، صبا دے گئی مجھے
کیا اور چاہیے، کسی بیمار کے لئے

ممکن نہیں کسی کا قصیدہ رقم کریں
لوح و قلم ہیں مدحتِ سرکارؐ کے لئے

اُنؐ کے تصرّفات سے باہر نہیں کوئی
تخلیق جو ہے، ہے مرے سرکارؐ کے لئے

مجھ کو سمیٹ لیں گے شفاعت کے نور میں
کتنے شفیق ہیں وہؐ گنہ گار کے لئے

http://www.sabih-rehmani.com/books

صد شکر، اک چراغ مرا بھی ہے ضَو فشاں
سارے دیے ہیں قریۂ انوار کے لئے

نقشِ قدم سجے رہیں سینوں میں بھی ضرور
نقشِ قدم ہیں سیرت و کردار کے لئے

آقائے کائنات کے قدمَین کی طرف
عیدی پڑی ہوئی ہے طلب گار کے لئے

کافی ہے میرے واسطے نسبت حضورؐ کی
طیبہ کی اک کھجور دو افطار کے لئے

خاکِ درِ نبیؐ کی تمنا بجا، مگر
سر بھی ریاضؔ چاہیے دستار کے لئے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

در پر کھڑا ہے ایک بھکاری، کرم حضورؐ
رو رو کے جس نے شب ہے گذاری، کرم حضورؐ

منگتوں کے اِس ہجوم میں اِس کو یقین ہے
آئے گی آج اِس کی بھی باری، کرم حضورؐ

خوشبو، دھنک، چراغ، شفق، کہکشاں ہی کیا
رُت ہو شریک ساری کی ساری، کرم حضورؐ

طیبہ کے شہرِ امن کو چھوڑوں مَیں کس طرح
اک خوف انخلا کا ہے طاری، کرم حضورؐ

خوفِ خدا ضمیر کے اندر بنے چراغ
خلقت ہوئی ہے زر کی پجاری، کرم حضورؐ

خوشبو برس رہی ہے سرِ شاخِ آرزو
شبنم فشاں ہے بادِ بہاری، کرم حضورؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہم آج بھی ہیں آپؐ کے مقروض، یا نبیؐ
اوقات کیا بھلا ہے ہماری، کرم حضورؐ

آسودگی کے پھول ملیں گے مجھے ضرور
امید کی کرن نہیں ہاری، کرم حضورؐ

ہر لفظ اشکبار ہے میری بیاض کا
کرتے ہیں لفظ گریہ و زاری، کرم حضورؐ

محرومیوں کی راکھ میں لپٹا ہوا بدن
اُمّت شبِ الم کی ہے ماری، کرم حضورؐ

ہر لمحہ آسمان سے گرتی ہیں بجلیاں
ہر لمحہ روز و شب کا ہے بھاری، کرم حضورؐ

رکتی نہیں ہیں کرب کے ساون کی بارشیں
فریاد تشنہ لب پہ ہے جاری، کرم حضورؐ

خود ہم نے اپنے دیپ بجھائے گلی گلی
خود ہم نے شام گھر میں اتاری، کرم حضورؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

اعمالِ خیر کی ہمیں توفیق دے خدا
اعمالِ خیر سے ہیں ہم عاری، کرم حضورؐ

اب کے برس بہار ہے آئی مگر یہ کیا
زخموں سے بھر گئی مری کیاری، کرم حضورؐ

کب سے ہماری گھات میں بیٹھے ہیں ہر طرف
تیر و کمان لے کے شکاری، کرم حضورؐ

سلطان و میر تاج اچھالیں بروزِ حَشر
پہچاں ہو میری نعت نگاری، کرم حضورؐ

محشر کے دن ثنا کے صلے میں ریاضؔ پر
سایہ فگن ہو رحمتِ باری، کرم حضورؐ

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

فردیات

مری تنہائیوں میں پھول کھلتے ہیں مدینے کے
مَیں ان سے ہمکلامی کا شرف حاصل بھی کرتا ہوں

جب سے دیکھا ہے در و دیوار کو پڑھتے درود
میری چشمِ تر مسلسل رقص میں رہنے لگی

آبِ شفا ملے مجھے خاکِ شفا ملے
زخموں کی شال میں ہے لپیٹا گیا بدن

مدینے میں غلامی کی خریدیں چل کے زنجیریں
ازل سے تا ابد ہر شخص کے لجپال ہیں آقاؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہزاروں التجائیں، یا نبیؐ، ہم ساتھ لائے ہیں
مدینے کی ہواؤں کو سلامی دینے آئے ہیں

تخیل عشق کی جھانجھر پہن کر رقص کرتا ہے
درِ سرکارؐ پر آنسو ادب سے مسکرائے ہیں

یہاں شفقت ہی شفقت ہے، یہاں راحت ہی راحت ہے
یہاں ہر ہر قدم پر آپؐ کی رحمت کے سائے ہیں

اجازت لے کے امشب سیّدِ ساداتؐ سے ہم نے
دل و جاں میں سلگتے زخم رو رو کر دکھائے ہیں

غلامِ بے نوا کرتے تو کیا کرتے مدینے میں
در و دیوارِ طیبہ پر چراغِ دل سجائے ہیں

مشامِ جاں معطر ہر گھڑی رہتا ہے سائل کا
صبا نے پھول کشتِ دیدہ و دل میں اگائے ہیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہماری نعت سن کر آج بھی شب بھر مواجھے میں
ہوا کی سبز آنکھوں پر ستارے جھلملائے ہیں

خدائے مہرباں نے آپؐ کے صدقے میں امشب بھی
سفینے ڈوبنے والے کنارے سے لگائے ہیں

خدا ان پر کرم کے پھول برسائے قیامت تک
کھجوریں بانٹتے طیبہ کے بچے یاد آئے ہیں

ریاضؔ اپنا قلم تو بھی درِ سرکارؐ پر رکھ دے
ملائک آسمانوں سے ثنا کے پھول لائے ہیں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

اندھیرا شرک کا تھا آپؐ کے انوار سے پہلے
نبی جیؐ، آپؐ ہی تھے، وقت کی رفتار سے پہلے

مرے افکارِ نو ٹھہریں جوارِ کلکِ مدحت میں
اجازت فکرِ نو کی لو درِ سرکارؐ سے پہلے

مناؤ جشن، اپنی خوش نصیبی پر، مری آنکھو!
برس لو جس قدر چاہو، شبِ دیدار سے پہلے

مرے ہر لفظ میں تصویر ہے شہرِ پیمبرؐ کی
دکھا دوں گا مدینہ، آئینہ بردار سے پہلے

اٹھا کر ہاتھ دونوں مَیں سلامی دوں گا روضے کو
ملوں گا میں گلے، بڑھ کر، درو دیوار سے پہلے

مدینے میں کھجوریں بانٹتے بچو! ادھر آؤ
تمہارے ہاتھ پر بوسہ مَیں دوں افطار سے پہلے

http://www.sabih-rehmani.com/books

مقدّر سے صبا پیغام لاتی ہے حضوری کا
بہت کچھ سوچ لینا، ہمسفر، انکار سے پہلے

ضمانت امنِ عالم کی فقط سرکارؐ نے دی ہے
کہاں تھیں فاختائیں، آپؐ کے کردار سے پہلے

مہذب ساعتیں کس نے عطا کیں ابنِ آدم کو
کہاں تھی چاندنی سرکارؐ کے انوار سے پہلے

نبیؐ کے جاں نثاروں کے برابر بھی نہیں کوئی
شفق اتری افق پر صبح کے آثار سے پہلے

تہجد پڑھ کے اوراقِ ثنا پر پھول رکھتا ہوں
وضو اشکوں سے کرتا ہے قلم اظہار سے پہلے

ریاضؔ اُس نے تجھے مدحت نگاری کا ہنر بخشا
چھپی ہے نعت لب پر آج بھی اخبار سے پہلے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

مجرم ہوں، مَیں نے اپنے لُوٹے ہیں خود خزینے
مجھے ہتھکڑی لگا کر ابھی لے چلو مدینے

چپ چاپ، سرجھکائے، در پر کھڑا ہوں کب سے
آتے نہیں، نبی جیؐ، اظہار کے قرینے

سورج ہتھیلیوں پر اتریں عمل کے آقاؐ
گرد و غبارِ شب میں گم ہو گئے ہیں سینے

تاریخ کی عدالت مجھ سے یہ پوچھتی ہے
ماضی کے کھو گئے ہیں کس خاک میں دفینے

ہاتھوں میں ناخدا کے ماچس کی تیلیاں ہیں
منزل کی سَمت، آقاؐ کیسے بڑھیں سفینے

ہم عکس ڈھونڈتے ہیں ہر آئینے میں لیکن
ٹوٹے پڑے ہیں کب سے شبنم کے آبگینے

http://www.sabih-rehmani.com/books

کچھ اِس قدر ہوا ہے مکر و ریا کا غلبہ
آقاؐ، ندامتوں کے آتے نہیں پسینے

لوٹی نہیں ہوائیں سرکارؐ کی گلی سے
کرنوں کے پھول مہکے اب ہو گئے مہینے

زنجیر پا بنے ہیں اپنے نقوشِ پا ہی
ملبے میں ہی ملے ہیں اب ارتقا کے زینے

لوٹا ہوں اُن کے در سے مَیں بھی ریاضؔ امشب
اشکوں میں رتجگے ہیں، آنکھوں میں ہیں شبینے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہے کرم اُنؐ کا کرم کے سائبانوں پر محیط
نسلِ انسانی کے سارے ترجمانوں پر محیط

دست بستہ سوچ رہتی ہے درِ سرکارؐ پر
نعت کی دلکش فضا ہے سب گمانوں پر محیط

شاخِ مدحت پر چراغاں ہو رہا ہے ہر گھڑی
خوشبوئے اسمِ نبیؐ ہے گلستانوں پر محیط

کہکشاں میں روشنی بانٹیں نہ پھر تو کیا کریں
آپؐ کے نقشِ قدم ہیں کہکشاؤں پر محیط

ایک میری ہی کہانی پر نہیں چشمِ کرم
رحمتِ سرکارؐ ہے سب داستانوں پر محیط

ایک اک لمحہ مرے سرکارؐ کا مقروض ہے
خلعتِ انوار بھی ہے سب زمانوں پر محیط

http://www.sabih-rehmani.com/books

آپؐ کے الطاف کی رم جھم ہے یاخیرالبشرؐ!
بارشوں میں بھیگتے اِن آشیانوں پر محیط

مجھ سے ناکارہ غلاموں پر بھی کرتے ہیں کرم
اُنؐ کے دامن کی ہے وسعت آسمانوں پر محیط

کل بھی ہوں گے دشتِ شفقت کے گھنے سائے کے پھول
قریہ قریہ ہر ولی کے آستانوں پر محیط

وہؐ خدا کا آخری پیغام لائے ہیں، ریاضؔ
ہے قلمداں آپؐ کا دونوں جہانوں پر محیط

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہمسفر تھی راستوں کے پیچ و خم کی روشنی
کس جگہ پہنچی نہیں میرے قلم کی روشنی

تُو نے کیا دیکھا نہیں چہرا مرا، آنکھیں مری
ساتھ لایا ہوں مدینے سے حرم کی روشنی

تیرے محبوبِ مکرمؐ کا ملے صدقہ مجھے
میرے کشکولِ دعا میں بھی کرم کی روشنی

آشیانوں سے نکل آئیں پرندے آج بھی
ہر طرف ہے آپؐ کے لطف و کرم کی روشنی

یا خدا! مقروض اُنؐ کی میری نسلیں بھی رہیں
اِن کی قسمت میں تُو لکھ میرِ اممؐ کی روشنی

کیا ملے گا اہلِ مغرب کی خوشامد سے ہمیں
اُنؐ کے در کی جب سوالی ہے عجم کی روشنی

http://www.sabih-rehmani.com/books

آج بھی میں آخرِ شب نعت لکھّوں گا، ریاضؔ
پھول بن کر کھل اٹھے گی چشمِ نم کی روشنی

فردیات

قلم جب وجد میں آکر لکھے گا یارسول اللہ
زباں میری درودِ پاک کے گجرے بنائے گی

❁

ان کو تلاشِ عظمتِ رفتہ کا دیں ہدف
بچّے، حضورؐ، نظرِ کرم کے ہیں ملتجی

❁

پانچ مرلے کے مکاں پر شکر ہے رحمان کا
مدحتِ سرکارؐ سے بڑھ کر کوئی دولت بھی ہے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

خدا رکھے قیامت تک مری کلکِ ثنا روشن
رہیں اِن تشنہ ہونٹوں پر حروفِ التجا روشن

ابھی تک میرے آقاؐ کی ہے سانسوں کی تپش باقی
ابھی تک ہے نقوشِ پاک سے غارِ حرا روشن

مجھے کامل یقیں ہے آپؐ کے قدموں کے صدقے میں
مری آنکھوں کی بینائی کو رکھے گا خدا روشن

مرے سرکارؐ کی جائے ولادت اس کو ہونا تھا
عرب کے ریگ زاروں کی ازل سے ہے قبا روشن

مرے آقاؐ کے آنے سے ہوئی کافور تاریکی
ضمیرِ قصرِ شاہی بھی مدینے میں ہوا روشن

فضائے ہجرتِ طیبہ منوّر تھی منوّر ہے
ابھی تک ہے رسولِ امن کا ہر نقشِ پا روشن

http://www.sabih-rehmani.com/books

امیرِ شہرِ زر کی مَیں خوشامد کر نہیں سکتا
رہے آقاؐ، مرے اندر کے انساں کی اَنا روشن

ہدف میرا وطن ہے اِن دنوں کالی بلاؤں کا
قیامِ حشر تک آقاؐ، رہے ارضِ دعا روشن

پرندے اِن فضاؤں سے کبھی ہجرت نہ کر پائیں
فضاؤں میں رہے ان کی سریلی سی صدا روشن

ریاضؔ، اِس خوش نصیبی پر میں سجدہ ریز رہتا ہوں
ثنائے مرسلِ آخرؐ سے گھر کی ہے فضا روشن

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

آپؐ میرِ اممؐ، آپؐ سلطانِ ما، سیدی مرشدی، خاتم الانبیاء
آپؐ کے نقشِ پا چومتی ہے ہوا، خاتم الانبیاء، خاتم الانبیاء

سطوتِ کل جہاں، قائدِ ہر زماں، آپؐ کے نقشِ پا، کہکشاں کہکشاں
یا انیسِ قلم، حسنِ ارض و سما، سیدی، مرشدی، خاتم الانبیاء

آپؐ مقصودِ تخلیقِ شام و سحر، آپؐ مطلوبِ چشمانِ شمس و قمر
یہ جہاں آپؐ کا، وہ جہاں آپؐ کا، خاتم الانبیاء، خاتم الانبیاء

محفلِ نعت میں آج آیا اتر، آسماں سے چمکتا ہوا چاند بھی
آپؐ کی رہگذر کا وہ جگنو لگا، سیدی، مرشدی، خاتم الانبیاء

امن کی بھیک کی منتظر ہے ابھی، یا نبیؐ، نسلِ آدم سسکتی ہوئی
نسلِ نو آپؐ کو دے رہی ہے صدا، خاتم الانبیاء، خاتم الانبیاء

تنگ ہے یہ زمیں تنگ ہے آسماں، امتِ بے نوا جائے گی اب کہاں
اِس طرف انخلا، اُس طرف انخلا، سیدی مرشدی، خاتم الانبیاء

http://www.sabih-rehmani.com/books

میری بستی کی زرخیز مٹی میں بھی، فصل پھر آج نفرت کی بوئی گئی
موسمِ جبرِ شب پھر مسلط ہوا، سیدی مرشدی، خاتم الانبیاء

بستیوں کا مٹا دے گا نام و نشاں، ڈوب جائیں گی امید کی کشتیاں
سیلِ آبِ غضب کا رُکے سلسلہ، سیدی مرشدی، خاتم الانبیاء

یا نبیؐ، آپؐ کی امتِ تشنہ لب، رزق ریگِ قضا کا بنے کب تلک
تلخ ہے حرفِ مدحت کا بھی ذائقہ، سیدی مرشدی، خاتم الانبیاء

کوئی پرسانِ حالِ زبوں بھی نہیں، اور پہلا سا جذبِ دروں بھی نہیں
آنسوؤں سے رقم ہے ہر اک حاشیہ، سیدی مرشدی، خاتم الانبیاء

کارواں عالمِ کسمپرسی میں ہے، مبتلا کب سے جرمِ ضعیفی میں ہے
ناخدا میرے پھر کشتیاں دیں جلا، سیدی مرشدی، خاتم الانبیاء

خیمہ گاہوں سے اٹھتا رہا ہے دھواں، ہر طرف سسکیاں ہر طرف ہچکیاں
عَصرِ نو کی ملی ہے ہمیں کربلا، سیدی مرشدی، خاتم الانبیاء

ہے ریاضؔ آپؐ کا بحرِ آلام میں، اپنے من کی سلگتی ہوئی شام میں
کیجئے اپنے شاعر پہ لطف و عطا، سیدی مرشدی، خاتم الانبیاء

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

قطعہ

نقشِ قدم حضورؐ کے ہیں روشنی کے پھول
نقشِ قدم حضورؐ کے مژدہ بہار کا
نقشِ قدم حضورؐ کے دستارِ زندگی
سرمایہ ہیں ریاضؔ یہ مدحت نگار کا

❁

پھر کرم کی بھیک بھجوائیں مدینے سے، حضورؐ
قرض خواہوں کے تقاضے بڑھ رہے ہیں ان دنوں

❁

مدحتِ سرکارؐ کے پھولوں کی اترے گی قطار
وادیٔ شعر و سخن میں خیمہ زن ہے روشنی

http://www.sabih-rehmani.com/books

نام ہی طیبہ کا ہم کو جاں سے پیارا ہے بہت
دلنشیں، روشن جبیں، مرکز ہمارا ہے بہت

روشنی کے لفظ کی تفہیم جب مشکل لگے
خاکِ شہرِ مصطفیٰؐ کا استعارہ ہے بہت

توڑ دی ہیں مَیں نے سب بیساکھیاں، آقا حضورؐ
آپؐ کا اور آپؐ کے رب کا سہارا ہے بہت

پھر اسے دامانِ رحمت میں چھپا لیں، یا نبیؐ
آج کا انسان رنج و غم کا مارا ہے بہت

اِس جہاں میں، اُس جہاں میں، رہنمائی کے لئے
نعتِ سرکارِ دو عالمؐ کا ستارا ہے بہت

قتل گاہوں سے ہوائے شب ابھی لوٹی نہیں
دل بکھرتے آدمی کا پارا پارا ہے بہت

http://www.sabih-rehmani.com/books

دیدۂ پُرنم کے اوراقِ ثنا پر آج بھی
اک جہانِ نو قلم کا آشکارا ہے بہت

کس کو حاجت ہے کسی زادِ سفر کی، ہمسفر
چشمِ رحمت کا غلاموں کو اشارا ہے بہت

کیا ملا مجھ کو جہالت کی شبِ بے نور میں
عمر بھر جھوٹے خداؤں کو پکارا ہے بہت

خوشبوؤ! اپنے مقدّر کو کرو جھک کر سلام
اُنؐ کی مدحت کے علاوہ ہر خسارہ ہے بہت

بادباں بنتی رہی اُنؐ کے وسیلے سے ہوا
کاغذی کشتی کو پانی میں اتارا ہے بہت

یہ کھُلا انسان پر، ہجرت کے دن، ہجرت کی شب
ہر سفینے کو مدینے کا کنارا ہے بہت

گرم اشکوں کو پرونے کا مجھے بخشا ہنر
کلکِ مدحت! مجھ پہ یہ احساں تمہارا ہے بہت

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہم اِدھر تاجِ مدینہ کی رعایا ہیں، ریاضؔ
حق پیمبرؐ کی عطاؤں پر ہمارا ہے بہت

❁❁❁

فردیات

آبِ زم زم اور کھجوریں سب بجا اپنی جگہ
حال مجھ کو آپؐ کی گلیوں کے بچوں کا بتا

❁

ہر حوالہ آپؐ کا زندہ حوالہ ہے حضورؐ
حیف، کِن مردہ ضمیروں سے ہے کر لی دوستی

❁

نَسْلِ آدم کو شعورِ باہمی آقا حضورؐ!
آج انسانوں کے اندر بڑھ رہے ہیں فاصلے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

شریکِ مدحتِ سرکارؐ مدت سے ہے گھر میرا
ورق پر منتظر ہے، آج بھی، ذوقِ نظر میرا

مری ننھی سی پوتی حوریہ نعتیں سنائے گی
در و دیوار جھک کر ساتھ دیں گے رات بھر میرا

خلاؤں میں تلاشِ نقشِ پائے مصطفیٰؐ میں ہے
جنوں میں اڑتا پھرتا ہے، قلم بے بال و پر میرا

جو آنکھوں سے برستا ہے، جو پلکوں پر چمکتا ہے
وضو کے کام آتا ہے لغت کے، آبِ زر میرا

نہیں معلوم، مَیں کس کیف کے عالم میں رہتا ہوں
مکمل کیسے ہوتا ہے مدینے کا سفر میرا

سفارش خوشبوئیں بھی کر رہی ہیں قافلے والو!
سجائے آئنے ہر سو غبارِ رہگذر میرا

http://www.sabih-rehmani.com/books

ذرا کوشش تو کرنا، زائرِ خوش بخت! طیبہ میں
چراغِ عجز بھی ہو گا کسی دیوار پر میرا

خدا رکھے تری بینائی کے دونوں دیے روشن
بھرم اِس سال بھی رکھا ہے تُو نے چشمِ تر میرا

کھجوروں کے درختوں سے انہیں نسبت ازل سے ہے
خنک موسم لٹاتا ہی رہے گا ہر شجر میرا

سوا نیزے پہ جب سورج چمکتا ہو سرِ محشر
گھنا سایہ بنے مدحت نگاری کا ہنر میرا

اجالا ہی اجالا ہے ریاضؔ اپنے مقدّر میں
قلم تخلیق کرتا ہے دیے شام و سحر میرا

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

مرے نبیؐ کے مدینہ کی رہگذر میں رہے
ازل سے تا بہ ابد روشنی سفر میں رہے

زمیں پہ سرخ خراشیں بہت زیادہ ہیں
جمالِ گنبدِ خضرا شجر شجر میں رہے

قلم حضورؐ کی دہلیز سے چنے آنسو
مرا خیال ابھی قریۂ ہنر میں رہے

حضورؐ، عرض ہے یہ آپؐ کے غلاموں کی
نئی اڑان کی تہذیب بال و پر میں رہے

بوقتِ عدل سرِ حشر اے خدا سب کے
سحابِ رحمتِ سرکارؐ چشمِ تر میں رہے

لہو کا آخری قطرہ نچوڑ لے بے شک
ثنا کا موسمِ شاداب میرے گھر میں رہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

یہ کہہ رہی تھی گلستانِ آرزو کی ہوا
مرا وجود مدینے کے بام و در میں رہے

مرے خدا! درِ آقاؐ پہ حاضری کے وقت
کتابِ شہرِ ادب دستِ نغمہ گر میں رہے

ہوا کے شور سے خلقت نجات پائے گی
نبیؐ کا ذکر اگر عمرِ مختصر میں رہے

دعا ہے سر پہ ترے تاج ہو غلامی کا
مرے حضورؐ کے تو حلقۂ اثر میں رہے

فلک سے سبز پرندوں کے غول اتریں گے
ثنا کا رزق ابھی حجلۂ سحر میں رہے

حضورؐ، لکھا گیا ہے صبا کے آنچل پر
گلوں کا ذوقِ نمو، شاخِ بے ہنر میں رہے

یہ طے ہوا ہے، نبی جیؐ، خدا کی ہر بستی
اداس شام کے اجڑے ہوئے کھنڈر میں رہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

ریاضؔ، ارضِ تمدن کے گھپ اندھیروں میں
چراغِ سیرتِ اطہر، دل و نظر میں رہے

ثلاثی

حضورؐ، کتنے تضادات کے سیہ بادل
مرے وطن کے افق پر ہیں خیمہ زن کب سے
حضورؐ، کب سے مفادات کے ہیں ہم قیدی

ہزار وعدہ خلافی کے سانحے گذرے
ہزار جھوٹ ہوئے درج بابِ خدمت میں
حضورؐ، ارضِ وطن پر کرم کی بارش ہو

غریبِ شہر کی عزت نہیں رہی آقاؐ
غریبِ شہر سے بہتاں تراشیوں کا ہدف
خلافِ عدل ہے ہر حکم پادشاہوں کا

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہر پیرہن بدن کا اگرچہ ہے کاغذی
نا آشنا زوال سے حُبِّ نبیؐ رہی

میں جانتا ہوں روزِ ازل میرے ہاتھ پر
رکھی گئی تھی نعتِ پیمبرؐ کی روشنی

پڑھتے ہوئے درود نبیؐ پر، یقین رکھ
شامل ہے اس عمل میں خدائے رحیم بھی

جلتی رہیں گی مدح کی تا حشر مشعلیں
اپنی بھی ہے ہوائے پریشاں سے دوستی

محرومیوں نے گھیر رکھا ہے تو کیا ہوا
آئے گی تھامنے مجھے رحمت حضورؐ کی

تھک ہار کر خلائے بسیط و عریض میں
نقشِ قدم حضورؐ کے ڈھونڈے گا آدمی

http://www.sabih-rehmani.com/books

پیغام، تہنیت کے ملے ہیں کسے، ہزار
کس نے پڑھی ہے نعت ادب سے ابھی ابھی

قول و عمل سے آپؐ نے ثابت یہ کر دیا
دنیا و دیں میں علم کو حاصل ہے برتری

اے ہوشمند! ذاتِ تقدس مآبؐ سے
وابستگی کا نور ہے بنیادِ آگہی

ذکرِ جمیل سیدِ لولاکؐ کے طفیل
ہے معتبر دیارِ سخن میں سخنوری

سجدے بصد نیاز جبیں میں کریں قیام
پیشِ نظر ہے آج بھی سرکارؐ کی گلی

آقاؐ، نگاہِ لطف و کرم ہو عوام پر
طوفاں مچا رہی ہے اناؤں کی سرکشی

جینے کی ہر ہوس مجھے رکھتی ہے مضطرب
کیا میں حضورؐ، کیا مری بے کیف زندگی

http://www.sabih-rehmani.com/books

خطبہ جنابِ سرورِ کون و مکاں کا ہے
انسانیت کے واسطے منشور آخری

امن و سکونِ دائمی کی آج بھی ریاضؔ
دیکھو افق افق پہ بشارت رقم ہوئی

ثلاثی

حضورؐ، شب کی سیاہی ہے اس قدر گہری
دکھائی ہاتھ بھی دیتا نہیں چراغوں میں
فصیلِ شہرِ تمنا پہ روشنی برسے

❁

یقیں کی ڈھے گئی دیوار شہرِ ماتم میں
فضا میں ایک پرندہ نہیں مرے آقاؐ
فقط مدینے کی جانب کریں گے سب ہجرت

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

قلم کے ساتھ ورق پر مری جبیں ہوگی
جو نعت آپؐ کی لکھّوں گا دلنشیں ہوگی

یہ کیا کہ پھول مسلسل فضا میں رقصاں ہیں
ہوائے خلدِ مدینہ یہیں کہیں ہوگی

چراغِ مدحتِ خیرالبشرؐ جلیں گے ضرور
ہوا ضمیر کی مجرم کبھی نہیں ہوگی

جہاں جہاں سے گذر آپؐ کا ہوا ہو گا
ہماری جنتِ ارضی وہیں وہیں ہوگی

ہر ایک سمت مَیں دیکھوں گا گنبد خضرا
سفر میں ساتھ مرے ساعتِ یقیں ہوگی

کٹی ہے عمر مری رتجگوں کے موسم میں
حدیثِ عشق شبِ ہجر کی امیں ہوگی

http://www.sabih-rehmani.com/books

نقوشِ پائے محمدؐ کا تاج پہنے ہوئے
ریاضؔ حشر کے دن میری بھی زمیں ہوگی

ثلاثی

مرے قلم کو نقوشِ قدم کی شبنم دیں
مرے قلم کو ہدایت ہو پھول چننے کی
مرے قلم کو غلامی کا پیرہن آقاؐ

❁

حضورؐ، آج بھی بچّوں نے التجا کی ہے
سلام کرنا ہے جا کر حضورؐ کے در پر
ہتھیلیوں پہ چراغِ ثنا جلیں آقاؐ

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

نعتِ نبیؐ کے جھومتے اشعار ڈھونڈنا
شہرِ ادب میں گرمیٔ بازار ڈھونڈنا

صد حیف، اُنؐ کے سایۂ رحمت کے باوجود
طیبہ میں جا کے سایۂ دیوار ڈھونڈنا

طائر مرے خیال کا جائے گا بھی کہاں
روضے کے پاس نور کے اشجار ڈھونڈنا

محشر کے روز بادِ صبا سے، حضورؐ کی
رحمت کہے گی کوئی طلب گار ڈھونڈنا

چوموں گا بار بار میں آقاؐ کے نام کو
جس میں چھپی ہے نعت وہ اخبار ڈھونڈنا

اب کے برس بھی سوکھی زباں نے یہی کہا
دستِ عطائے احمدِ مختار ڈھونڈنا

http://www.sabih-rehmani.com/books

اللہ کے انتخاب کی توہین ہے ریاضؔ
دنیا میں کوئی آپؐ سا کردار ڈھونڈنا

ثلاثی

مرے وطن کی ہواؤں کو عافیت کی نوید
مرے وطن کی ہوائیں برہنہ سر ہیں، حضورؐ
مرے وطن کی ہواؤں کے سر پہ چادر دیں

بکھر رہا ہوں ہواؤں کے ہاتھ میں آقاؐ
گرفتِ شام میں کب سے مری اکائی ہے
حضورؐ، چشمِ کرم کا مَیں اک سوالی ہوں

http://www.sabih-rehmani.com/books

میری آنکھو! مدینے میں برسا کرو
آنسوؤں پر مرا نام لکھا کرو

حاضری کی تمنا بجا سب، مگر
اپنی اوقات میں رہ کے سوچا کرو

نعت پڑھتے ہوئے میرے سرکارؐ کی
خوشبوؤ! میری سانسوں میں اترا کرو

زائرو! ڈھونڈنا ہو مجھے تو سنو!
اپنے قدموں تلے مجھ کو ڈھونڈا کرو

اُنؐ کی یادوں کی خوشبو کی محراب میں
پھول بن کر سرِ شام مہکا کرو

میرے بچّو! نبی جیؐ کا ہے یہ عمل
اوڑھ کر عجز بستی میں نکلا کرو

http://www.sabih-rehmani.com/books

اشک ہائے ندامت کی برسات میں
میل اندر کے انساں کا دھویا کرو

اذنِ ربی سے ہر روشنی کے لیے
جانبِ شہرِ سرکارؐ دیکھا کرو

آنکھ ہو باوضو تو مرے ہمسفر!
شہرِ طیبہ کی گلیوں میں گھوما کرو

اے دلِ مضطرب یہ ہے سوءِ ادب
اس قدر زور سے بھی نہ دھڑکا کرو

خاکِ طیبہ سجا دو ہر اک طاق میں
آج بھی اپنے گھر میں اجالا کرو

تلخ ہیں سب زمینی حقائق تو کیا
زورِ بازو پہ اپنے بھروسہ کرو

کنجیاں ہر خزانے کی رکھے ہیں وہؐ
اپنے آقاؐ سے ہر چیز مانگا کرو

http://www.sabih-rehmani.com/books

جالیوں سے لپٹ کر جو لوٹے نظر
فرطِ حیرت سے آنکھوں کو چوما کرو

پھول کرنوں کے شاخوں پہ رکھتے ہوئے
جگنوؤ! میرے آنگن میں چمکا کرو

مجھ سیہ کار کو، مجھ خطا کار کو
عالمِ بے خودی میں سنبھالا کرو

نعت اترے زباں پر تو ہوتا ہے کیا
چشمِ تر سے مرا حال پوچھا کرو

جاں نثاری کی تاریخ لکھّو نئی
عشق سرکارؐ سے بے تحاشا کرو

ذکرِ میلادِ سرکارؐ کرتے ہوئے
سرمدی کیف و مستی میں ڈوبا کرو

شہرِ طیبہ سے آتی ہواؤ ذرا
قصرِ دل کے دریچوں میں ٹھہرا کرو

http://www.sabih-rehmani.com/books

سر جھکائے ہوئے، منہ چھپائے ہوئے
شہرِ آقاؐ کی گلیوں سے گذرا کرو

احتراماً کبھی اے عروسِ غزل
میرے اشکِ تمنا میں سلگا کرو

تم ریاضؔ اپنے آقاؐ کے ہو نعت گو
پیرہن آرزوؤں کا بدلا کرو

ثلاثی

درست سمت میں جاری رہے سفر، آقاؐ
بھٹک نہ جاؤں کسی گم شدہ جزیرے میں
صراطِ عشق پہ چلنا مرا مقدّر ہو

http://www.sabih-rehmani.com/books

حکم سوئے ریگِ صحرا ابر پاروں کو ملے
موسمِ خلدِ مدینہ مرغزاروں کو ملے

روشنی نقشِ کفِ پائے نبیؐ کی یاخدا
میرے بچوں کے مقدّر کے ستاروں کو ملے

آشیاں کب تک پرندوں کے درختوں پر جلیں
عافیت کا نور جنگل کے شراروں کو ملے

اب کے بھی شاخِ ثنا پر چاندنی کِھلتی رہے
اب کے بھی خوئے ادب تازہ بہاروں کو ملے

خود کشی کے ہیں دہانے پر کھڑی نسلیں مری
امنِ عالم کی بشارت غم کے ماروں کو ملے

آپؐ کے دامن سے وابستہ رہے چشمِ طلب
آپؐ کا آقاؐ سہارا بے سہاروں کو ملے

http://www.sabih-rehmani.com/books

تشنگی کے خاتمے کی ہے بڑی اچھی خبر
غم کے دریا کے ابھی دونوں کناروں کو ملے

ذہن کی بنجر زمیں بھی منتظر ہے، یا نبیؐ
قافلہ ابرِ کرم کا ریگ زاروں کو ملے

سر برہنہ ہے ریاضؔ بے نوا، آقاؐ حضورؐ
پیڑ سایہ دار جلتے رہگذاروں کو ملے

ثلاثی

ہوائے شہرِ مدینہ کے راستوں پہ، حضورؐ
دل و نگہ نے بچھائے ہیں تخت خوشبو کے
مری نظر میں ستارے سے جھلملاتے ہیں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

نعت کی ہے فضا دل نشیں آج بھی
پھول بانٹیں گے گھر کے مکیں آج بھی

بے نیازِ حوادث کرے گی مجھے
مدحتِ سیّد المرسلیںؐ آج بھی

چشمِ تر میری عرشِ معلیٰ پہ ہے
سر بسجدہ ہے میری زمیں آج بھی

سر جھکائے ہوئے، منہ چھپائے ہوئے
در پہ حاضر ہوا کمتریں آج بھی

مَیں بھکاری مدینے کی گلیوں کا ہوں
میرا کشکول خالی نہیں آج بھی

نعت میری سنائے گی خوشبو انہیں
اوڑھنی سر پہ ہے عنبریں آج بھی

http://www.sabih-rehmani.com/books

اُن کے نقشِ کفِ پا کے انوار کا
منتظر ہو گا عرشِ بریں آج بھی

خوشبوئیں خیمہ زن ہوں گی ہر شاخ پر
پھول پہنے گی میری زمیں آج بھی

اُن کی دہلیز کو چومتا ہی رہا
راستہ سوچ کا مخملیں آج بھی

سر کے بل چل کے طیبہ نگر جائیں گے
ساتھ رہنا مرے ہم نشیں آج بھی

ہے فضا میں ریاضؔ آنسوؤں کی نمی
محفلِ نعت ہو گی کہیں آج بھی

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

اُن کے نقوشِ پا سے ہی پائے گا روشنی
سورج افق افق پہ لٹائے گا روشنی

صبحِ ازل سے شامِ ابد تک کوئی حضورؐ
دامانِ آرزو میں سجائے گا روشنی

پلکوں پہ ہو گا چاند ستاروں کا جمگھٹا
گر تو نبیؐ کی دل میں بسائے گا روشنی

آقا حضورؐ آپؐ کا ادنیٰ سا اک غلام
شہرِ ادب میں جھک کے اٹھائے گا روشنی

وہ دن ضرور آئے گا جب آپؐ کے طفیل
انسان کشتِ جاں میں اگائے گا روشنی

ہر لفظ تابناک ہے شہرِ حضورؐ کا
کوئی کہاں قلم کی چھپائے گا روشنی

http://www.sabih-rehmani.com/books

طوفان شر کا لاکھ بجھائے دیے مگر
راہِ عمل کی کون مٹائے گا روشنی

ہو گا ضرور سانحہ یہ آج بھی حضورؐ
گھر کا مکیں ہی گھر کی بجھائے گا روشنی

جس کا ریاضؔ نام ہے شاعر وہ آپؐ کا
لوح و قلم سے خود بھی بنائے گا روشنی

ثلاثی

حضورؐ، میرا حوالہ نقوشِ پا کی تلاش
حضورؐ، اپنے اس اعزاز پر مَیں نازاں ہوں
غلام آپؐ کی اولاد کا بھی ہوں آقاؐ

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

صبا ثنائے نبی صبح و شام کرتی ہے
ثنا گروں کا بہت احترام کرتی ہے

حریمِ نطق میں رہتا ہے رتجگوں کا ہجوم
کہ میری نعت بھی مجھ سے کلام کرتی ہے

گلاب ہاتھ میں لے کر کھڑے ہیں سب بچے
حضورؐ میری شفق بھی سلام کرتی ہے

درود پڑھ کے سرِ محفلِ ثنائے نبیؐ
ہوا چراغ جلانے کا کام کرتی ہے

بفیضِ نعتِ پیمبرؐ مری گلی میں ریاضؔ
ہوائے خلدِ مدینہ قیام کرتی ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

سردارِ کائنات کا پیکر بھی روشنی
نقشِ قدم کے ہیں مہ و اختر بھی روشنی

ہر اک کتابِ نور کا ہیں سرورق حضورؐ
اس سرورق کا ذکرِ مکرر بھی روشنی

کیوں ہو ہجومِ نجمِ سحر بھی نہ ہم رکاب
میرا خدا، خدا کا پیمبرؐ بھی روشنی

موسم طلوعِ فجر کا رہتا ہے آس پاس
کلک و بیان و نطقِ سخنور بھی روشنی

اُنؐ کی ہر ایک صبح کے دامن میں آفتاب
اُن کی ہر ایک شام کا منظر بھی روشنی

رہتا ہے جو ہوائے مدینہ کے دوش پر
اُس طائرِ خیال کا ہر پر بھی روشنی

http://www.sabih-rehmani.com/books

دیوار و در بھی جس کے ہیں سرکارؐ منتظر
چھوٹا سا مجھ غریب کا وہ گھر بھی روشنی

سکّے گریں گے عفو و کرم کے کئی ہزار
کشکولِ آرزوئے گداگر بھی روشنی

نوکِ قلم پہ اسمِ گرامی کا ہے نزول
باہر بھی روشنی، مرے اندر بھی روشنی

سایہ بھی انحطاط کی شب کا رہے گا دور
محوِ ثنا ہے آپؐ کے در پر بھی روشنی

یہ معجزہ ہے آپؐ کی نعلینِ پاک کا
تا حشر دیں گے راہ کے پتھر بھی روشنی

سرکار کی گلی کا ہے ہر ذرّہ آفتاب
اس کے طفیل دستِ سخنور بھی روشنی

نقش و نگارِ صبحِ ازل ہیں قدم قدم
سرکارؐ کا ہے شہرِ مصوّر بھی روشنی

http://www.sabih-rehmani.com/books

ماہِ عرب کی نعت کے فیضان سے ریاضؔ
کب سے بنا ہوا ہے مقدّر بھی روشنی

فردیات

اے صبا! آہستہ چل، آہستہ چل، آہستہ چل
شاخِ نازک سے بھی نازک ہے مدینے کی گلی

جہاں کا ذرّہ بھی صد آفتاب رکھتا ہے
وہاں چراغ جلانے کی کیا ضرورت ہے

ہر دن ہزار عید سے بڑھ کر ہے خوبرو
ہر رات چاند رات ہے شہرِ حضورؐ کی

http://www.sabih-rehmani.com/books

حبِّ نبیؐ نجات کا منظر دکھائے گی
روزِ ابد کے بعد بھی یہ کام آئے گی

مکر و فریب و دجل کی تاریک رات میں
آئے گی روشنی تو مدینے سے آئے گی

خوشبو درِ حضورؐ پہ سجدے گذار کر
پھولوں پہ عکسِ گنبدِ خضرا بنائے گی

رعنائی خیال شمیمِ سحر کے ساتھ
شاخِ قلم پہ پھول دعا کے کھلائے گی

منہ موڑ لیں گے اپنے پرائے تو دیکھنا
رحمت حضورؐ ہی کی گلے سے لگائے گی

لکھے گی ہر افق پہ جو پیغام امن کا
وہ بھی دھنک حضورؐ کے قدموں میں آئے گی

http://www.sabih-rehmani.com/books

رخصت کے وقت دیکھنا نسبت حضورؐ کی
طیبہ کے پھول میری لحد پر بچھائے گی

پہچانتا نہ ہو گا سرِ حشر جب کوئی
اُس وقت نعت میرا تعارف کرائے گی

میں تیرگی کے گہرے سمندر کا رزق ہوں
اندر کی روشنی مجھے رستہ دکھائے گی

بارش ورق پہ اشکِ ندامت کی آج بھی
کشتِ عمل میں فصل ادب کی اگائے گی

میلاد کی یہ شب ہے، ہوا! تیرے ہاتھ پر
میری شفق بھی چاند ستارے سجائے گی

وجدان کہہ رہا ہے صبا آج بھی ریاضؔ
میرے حضورؐ کو مری نعتیں سنائے گی

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

سرِ محفل برہنہ سر پہ اُنؐ کا نقشِ پا دیکھا
فضا میں ہر طرف ہم نے پر و بالِ ہما دیکھا

چمن میں آج بھی اُنؐ کی ثنا کے پھول مہکے ہیں
لبوں پر آج بھی نعتِ نبیؐ کا ذائقہ دیکھا

ہر اک ساعت کے آنچل پر ہوئی ہے بارشِ رحمت
ہر اک لمحے کے دامن میں کرم کا سلسلہ دیکھا

جبیں سجدے میں تھی ہر ہر قدم پر فرطِ حیرت سے
نگاہوں نے ادب سے جھک کے شہرِ مصطفےٰؐ دیکھا

نویدِ مغفرت لے کر کھڑی ہیں خوشبوئیں کب سے
مرے اعمال نامے کا کسی نے حاشیہ دیکھا؟

کھڑا تھا شہرِ طیبہ میں وہ تصویرِ ادب بن کر
ریاضِ بے نوا کو اُس طرف بھی کیا صبا دیکھا

http://www.sabih-rehmani.com/books

مسلسل اڑتا رہتا ہے فضائے شہرِ ہجراں میں
ریاضِ ناتواں کا آپ نے ہے حوصلہ دیکھا

فردیات

طیبہ نگر کی چاند سی گلیوں میں رات دن
نقشِ قدم حضورؐ کے ہم ڈھونڈتے رہے

ریاض ظلمتِ شب سے ہم آشنا ہی نہیں
چراغِ عشقِ پیمبرؐ ازل سے روشن ہیں

جو مصروفِ طوافِ کعبہ ہیں اُن پر کرم برسے
غلامانِ رسولِ ہاشمی کا یہ سمندر ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

ردائے عفو و کرم عہدِ بے اماں کو ملے
کہ حرفِ صبر و تحمل مرے بیاں کو ملے

قلم کو اسمِ محمدؐ کی روشنی ہو عطا
ثنائے مرسلِ آخرؐ مری زباں کو ملے

غزل ہوائے مدینہ سے ہم کلام بھی ہو
ثنا گری کا ادب عمرِ رائیگاں کو ملے

حضورؐ، ابرِ کرم کے رہے یہ دامن میں
گدازِ دستِ تحفظ بھی آشیاں کو ملے

ورق ورق پہ ستارے ہجوم کرنے لگیں
کتابِ عشقِ نبیؐ شامِ مہرباں کو ملے

شمیمِ لالہ و گل احترام سے گذرے
درِ حضورؐ حلیفانِ گلستاں کو ملے

http://www.sabih-rehmani.com/books

یہ رنگ و نور کا چشمہ نظر جو آتا ہے
نقوشِ پاک کی اُترن ہے کہکشاں کو ملے

حصارِ خوف میں رہتی ہے نسلِ انسانی
سکونِ قلب کی دولت بھی اِس جہاں کو ملے

یہ انحراف کے گرد و غبار میں گم ہے
نبیؐ کا نقشِ قدم میرِ کارواں کو ملے

حضورؐ، امن کا مژدہ سرِ غبارِ اَنا
مری زمیں کو ملے، میرے آسماں کو ملے

بھٹک رہا ہے ابھی قافلہ سرِ منزل
چراغِ صحنِ حرم میری داستاں کو ملے

ریاضؔ عرض گذاریں جنابؐ کے در پر
نیا کلام مری کلکِ گلفشاں کو ملے

http://www.sabih-rehmani.com/books

نوکِ زباں پہ نعتِ پیمبرؐ سدا رہے
سرسبز تا ابد مری شاخِ ثنا رہے

روکے رہے ہوائے مدینہ میں اپنی سانس
سورج ادب سے آپؐ کے در پر کھڑا رہے

ڈوبا ہوا ہوں کیفِ حضوری میں اِس گھڑی
ہر آئینے میں گنبدِ خضرا سجا رہے

رعنائی خیال قلم چوم لے مرا
پھر حشر تک زباں پہ یہی ذائقہ رہے

تکمیل جس کی آپؐ کے نقشِ قدم سے ہو
ہر لمحے پر محیط وہی دائرہ رہے

دونوں ہتھیلیوں پہ ہوں نسبت کی مشعلیں
پہچان کا ہمارے سروں پر ہما رہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

مَیں آ رہا ہوں خوشبوئیں ساری سمیٹ کر
سرکار کی گلی ہی میں بادِ صبا رہے

چپ چاپ مَیں حضورؐ کے در پر پڑا رہوں
کوئی صبا سے میرا پتہ پوچھتا رہے

طیبہ کی خاکِ نور سے اک پیرہن بُنو
وہ پیرہن لحد میں بدن پر سجا رہے

محشر میں میرے نامۂ اعمال میں حضورؐ
آبِ کرم سے لکھا ہوا حاشیہ رہے

یہ آرزو ہے آنکھ کے قرب و جوار میں
نعتِ نبیؐ کا شام و سحر رتجگا رہے

صرصر چمن میں لاکھ چلے آج بھی ریاضؔ
لب پر نبیؐ کا اسمِ گرامی لکھا رہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

گرچہ ہوائے کرب یہ ملکِ عدم کی ہے
لیکن ثنا زبان پہ شاہِ اممؐ کی ہے

مہکی ہوئی ہے گنبدِ خضرا کی چاندنی
گھر میں فضا ازل سے اسی کیف و کم کی ہے

دونوں ہتھیلیوں پہ ہیں مدحت کے آفتاب
دامن میں خاکِ پاک درِ محتشم کی ہے

پھر ہے فضائے طائفِ عصرِ رواں محیط
آقاؐ گرفت روح پہ دستِ ستم کی ہے

عصرِ جدید کی میں نئی کربلا میں ہوں
سر پر گھٹا نبیؐ کے مسلسل کرم کی ہے

بادِ صبا کے لب پہ مری نعت ہو حضورؐ
شہرِ سخن میں بات کسی کے بھرم کی ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہفت آسماں کی مصحفِ حسن و جمال پر
آقاؐ بہار آپؐ کے نقشِ قدم کی ہے

صبحوں کی تازگی بھی مقدّر بنے حضورؐ
میری جو داستاں ہے وہ شامِ الم کی ہے

تعمیر آدمی کی ہو، سرکارؐ، شخصیت
پھر آئینوں پہ گرد رہِ شامِ غم کی ہے

الجھی ہوئی ہیں ذہن کی پگڈنڈیاں حضورؐ
شورش قلم میں سوچ کے ہر پیچ و خم کی ہے

اعجاز ہے یہ صاحبِ قرآن کا ریاضؔ
کیا خاک دلکشی یہ کسی کے قلم کی ہے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

اترے ہیں لب پہ چاند ستارے حضور جیؐ
میرے قلم پہ پھول ہیں برسے، حضور جیؐ

اک بے نوائے شہر نے کس اہتمام سے
لفظوں میں آفتاب ہیں رکھے، حضور جیؐ

نظریں اٹھی تھیں جانبِ طیبہ ابھی ابھی
ساحل سے آ لگے ہیں سفینے، حضور جیؐ

کس منہ سے حاضری کی تمنا کرے کوئی
خارش زدہ تمام ہیں چہرے حضور جیؐ

روزِ ازل سے آپؐ کی آمد کی دھوم تھی
میلاد پڑھ رہے ہیں صحیفے حضور جیؐ

میں اپنی بے بسی پہ اگر رو پڑوں کبھی
دیتے ہیں مجھ کو حوصلہ بچے، حضور جیؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

نقشِ کفِ حضورؐ پہ سجدے گذار کر
انوار مانگتے ہیں سویرے حضور جیؐ

ہر آنکھ میں ہے گنبدِ خضرا بسا ہوا
ہر دل میں بس رہے ہیں مدینے حضور جیؐ

اب کے برس بھی زادِ سفر جیب میں نہیں
پھر اذن حاضری کا ہو میرے حضور جیؐ

ہر سمت کیوں ہوائے مخالف ہے خیمہ زن
بستی کے لوگ سوچتے ہوں گے حضور جیؐ

آیا تو ہے ریاضؔ بڑے شوق سے مگر
آداب حاضری کے ہیں بھولے حضور جیؐ

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہر حرفِ آرزو کی صدائیں قبول ہوں
میری جھکی جھکی سی انائیں قبول ہوں

در پر جو آج پہنچی ہیں، پڑھتے ہوئے درود
آقاؐ، وہ سبز سبز ہوائیں قبول ہوں

رہ رہ کے اٹھ رہی ہے نظر آپؐ کی طرف
مجبور آدمی کی نوائیں قبول ہوں

میلاد پر خوشی سے سجاتے ہیں بام و در
بچوں کی ننھی منی ادائیں قبول ہوں

خالق ہے کائناتِ محبت کا تُو خدا
ٹوٹے ہوئے دلوں کی صدائیں قبول ہوں

لب پر نہ آسکیں مرے مالک جو آج تک
وہ بھی تمام میری دعائیں قبول ہوں

http://www.sabih-rehmani.com/books

بچوں نے تختیوں پہ لکھے روشنی کے پھول
ہر مکتبِ ثنا کی فضائیں قبول ہوں

نسلوں کو منتقل ہے کیا نعت کا شعور
آقا حضورؐ میری وفائیں قبول ہوں

میری دعا ہے، آپؐ کے دربار میں، ریاضؔ
خوشبو بھری یہ تیری ثنائیں قبول ہوں

http://www.sabih-rehmani.com/books

وراثت میں ملی ہم کو شبِ رنج و الم، آقاؐ
مسلسل سامنے رکھا گیا ملکِ عدم، آقاؐ

ہمارے ہاتھ باندھے جا چکے ہیں قتل گاہوں میں
رہائی مل گئی بھی تو کدھر جائیں گے ہم، آقاؐ

محاذِ زندگانی پر ہے پسپائی سی پسپائی
نگوں ہیں کتنی صدیوں سے ہمارے سب علم، آقاؐ

خراشیں اَن گنت جرمِ ضعیفی کی ابھر آئیں
عطا کیجئے، جبینِ وقت کو نقشِ قدم، آقاؐ

ہمیں سچ بولنا ہو گا عدالت کے کٹہرے میں
تعاقب میں ہمارے ہیں ابھی نسلوں کے غم، آقاؐ

چمن میں سب پرندے آج پابندِ سلاسل ہیں،
ہزاروں تتلیوں کی اس لئے آنکھیں ہیں نم، آقاؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

امیرِ قافلہ کو حکم ہو میرے بھی بارے میں،
مجھے بھی ساتھ لے جائیں رفیقانِ حرم، آقاؐ

مری سانسیں بھی لائی ہیں درودِ پاک کے گجرے
سلامِ شوق کہتے ہیں مرے لوح و قلم، آقاؐ

کفن بے غیرتی کا خود کیا ہے منتخب ہم نے
لہو کے آنسوؤں سے داستاں ہو گی رقم آقاؐ

چرا کے لے گئے ہیں خارجی ذہنوں کی زرخیزی
حصارِ خوف میں الجھا رہا سینے میں دم آقاؐ

حضورؐ، اب کے برس مل جائے اذنِ حاضری مجھ کو
غریبِ شہرِ زر کا اب کے بھی رکھئے بھرم آقاؐ

مری اوقات سے بڑھ کر ملی مجھ کو پذیرائی
ریاضؔ بے نوا کے حال پر اتنا کرم آقاؐ

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

نعت ہے سرکارؐ کی ارض و سما کی روشنی
ہے سرِ لوح و قلم غارِ حرا کی روشنی

کیا مقدّر ہے کہ ہم مقروض ہیں سرکارؐ کے
یا نبیؐ، کچھ اور بھی دستِ عطا کی روشنی

ہم درِ سرکارؐ پر یوں بھی ہوئے حاضر کبھی
خوشبوؤں کے لب پہ تھی ''رزقِ ثنا'' کی روشنی

ہر طرف ارضِ وطن میں خون کی برسات ہے
ہر طرف پھیلی ہوئی ہے کربلا کی روشنی

عالمِ برزخ میں بھی پڑھتا رہوں اُنؐ پر درود
میرے ہونٹوں پر رہے صلِّ علیٰ کی روشنی

کب تلک کشکول ہاتھوں میں لئے پھرتا رہوں
میرے آنگن میں بھی اترے ارتقا کی روشنی

http://www.sabih-rehmani.com/books

مَیں دعا کے ہاتھ پر رکھّوں درودوں کے گلاب
ہر گھڑی، یارب! رہے لب پر دعا کی روشنی

مَیں ندامت کے پسینے میں رہوں ڈوبا ریاضؔ
مَیں نے سینے میں چھپا لی ہے وفا کی روشنی

❁

علم و دانش کے ستارے ڈوبنے کو ہیں حضورؐ
زندگی مجہول لمحوں کی گرفتِ شر میں ہے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہجومِ غم میں گھرا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے
مَیں در پہ کب سے پڑا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

چراغ آنکھوں کے بجھ رہے ہیں، دعا کے ہاتھوں میں چشمِ تر ہے
مَیں چشمِ تر میں رکا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

اداس لمحوں میں جی رہا ہوں، مَیں تلخ موسم کو پی رہا ہوں
مَیں آنسوؤں سے بنا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

جہاں شگوفے سسک رہے ہیں، خزاں کے ہاتھوں میں زندگی ہے
مَیں اُس چمن میں کھلا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

مجھے حروفِ ادب کی شبنم، مجھے سحر کی ملے بشارت
مَیں لوحِ شب پر لکھا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

خنک ہواؤں کو ڈھونڈتا ہوں، میں ریگِ صحرا کی وسعتوں میں
مَیں دھوپ بن کر بچھا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

http://www.sabih-rehmani.com/books

بدن کے اندر، بدن سے باہر، کئی مہینوں سے میرے آقاؐ
مَیں حشر بن کر بپا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

مجھے ستایا ہے آسماں نے، مجھے رلایا ہے اس جہاں نے
مَیں دستِ شب پر دھرا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

مَیں رزق اپنا کہاں تلاشوں کِسے پکاروں، کسے مَیں ڈھونڈوں
مَیں بارِ شب سے جھکا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

مَیں اپنا نوحہ لکھوں گا خود ہی، کتابِ ہستی کھلی ہوئی ہے
مَیں کشتِ غم میں اُگا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

مَیں حرفِ مطلب سجا کے تشنہ لبوں پہ لایا ہوں میرے آقاؐ
مَیں عمر بھر کا لٹا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

ادب کی مشعل جلا کے کب سے، حروفِ نو کی تلاش میں ہوں
مَیں کلکِ احمد رضاؒ ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

یہاں ہوائیں بھی رو رہی ہیں، دکھوں کی فصلیں اُگی ہوئی ہیں
ہدف قضا کا بنا ہوا ہوں، حضورؐ، میرا خیال رکھئے

http://www.sabih-rehmani.com/books

مرے ہیں چاروں طرف مسائل، ہے روح اندر سے میری گھائل
مَیں ٹھوکروں میں پلا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

تلاشِ رزقِ ثنا ہے مجھ کو، سخنوری کی دعا ہے مجھ کو
زمیں سے اپنی، جدا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

مجھے اندھیروں نے گھیر رکھا ہے بند گلیوں کے پیچ و خم میں
ازل سے حرفِ دعا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

نہ کوئی ہمدم، نہ کوئی ساتھی، کسے مَیں رودادِ غم سناؤں
مَیں بے سہارا پڑا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

خدا بچائے خدائے زر سے، فساد و فتنے کے شور و شر سے
مَیں جھاڑیوں میں چھپا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

کہیں یہ مجھ کو جلا نہ ڈالے، جلا کے مجھ کو بجھا نہ ڈالے
مَیں آبِ زر سے ڈرا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

ہتھیلیوں پر دیے جلانے کی آرزو ہے رسولِ برحقؐ
مَیں طاقِ جاں میں بجھا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

http://www.sabih-rehmani.com/books

ریاضؔ، شاعر ہوں آپؐ کا مَیں، ادب سے در پر کھڑا ہوں کب سے
یہاں مقامی بنا ہوا ہوں، حضورؐ میرا خیال رکھئے

اگر توفیق دے ربِّ محمدؐ تو پسِ مژگاں
مرے اندر کے انساں سے بھی نعتِ مصطفیٰ سننا

http://www.sabih-rehmani.com/books

خدا کے فضل سے ہے روشنی میں گھر کا گھر میرا
ہے کیفِ جشنِ میلادِ نبیؐ میں گھر کا گھر میرا

مرے اندر بھی نعتِ مصطفیٰؐ تخلیق ہوتی ہے
ادب سے جھومتا ہے اس خوشی میں گھر کا گھر میرا

لکھا ہے، عافیت اِس کے مقدّر میں لکھی جائے
ازل سے ہے حصارِ سرمدی میں گھر کا گھر میرا

ہر اک آنسو میں روشن گنبدِ خضرا کی رعنائی
مسلسل چشمِ تر کی ہے نمی میں گھر کا گھر میرا

کنیزیں، میرے سب بچے، در و دیوار، آنگن بھی
چلا آیا ہے طیبہ کی گلی میں گھر کا گھر میرا

ثنا کے پھول کشتِ دل میں کھِلتے ہیں جہاں ہر شب
رہے ڈوبا ادب کی شاعری میں گھر کا گھر میرا

http://www.sabih-rehmani.com/books

خدایا! آرزو ہے تیرے اک ناچیز بندے کی
رہے آلِ نبیؐ کی نوکری میں گھر کا گھر میرا

ضمیرِ سرکشِ طائف گرفتِ ناروا میں ہے
سرِ مقتل ہے صحنِ خود کشی میں گھر کا گھر میرا

ہوا نے قتل گاہوں میں نئے خیمے لگائے ہیں
سلگ اٹھا ہے پھر نوحہ گری میں گھر کا گھر میرا

مواجھے کی فضاؤں سے منوّر ہیں مری آنکھیں
ہے خلدِ آرزو کی دلکشی میں گھر کا گھر میرا

مَیں شہرِ عِلْم کے در پر ادب سے دستکیں دوں گا
خدا رکھے شعور و آگہی میں گھر کا گھر میرا

ریاضؔ اپنے مقدر کی بلائیں کیوں نہ لوں شب بھر
بیان و نطق کی ہے چاندنی میں گھر کا گھر میرا

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

آقا حضورؐ، آپؐ کی چوکھٹ پہ آج بھی
کب سے کھڑا ہے ایک ادھورا سا آدمی

سرکارؐ، ختم شب کی لکیروں کا ہو سفر
غم کی خلیج میرے تصور سے ہے بڑی

سر پر مرے قلم کے عمامہ ہے نور کا
باندھے ہوئے ہے ہاتھ ازل سے لغت مری

ہر راستہ ہے جانبِ طیبہ رواں دواں
ہر ذی نفس کو آج ضرورت ہے آپؐ کی

لپٹا ہوا ہے جَبُر کی صورت، مرے حضورؐ!
آسیب خوف کا مری دیوار سے ابھی

ہر شخص گم ہے اپنے تضادات میں، حضورؐ
دنیا تمام چشمِ کرم کی ہے ملتجی

http://www.sabih-rehmani.com/books

آقا حضورؐ، جاؤں کدھر؟ راستے ہیں بند
دیوار و در میں کب سے مقیّد ہے روشنی

تُلنے لگا ہے عدل کی میزان میں ضمیر
کبر و ریا کے ہاتھ میں آئی ہے منصفی

آقا حضورؐ! عجز کی ٹھنڈی ہوا چلے
لعنت کے طوق میں بھی ہے گردن تنی ہوئی

صدیوں سے ہم کو اپنے تشخص کی ہے تلاش
لیکن ہمارے ہاتھ میں مشعل بجھی رہی

بارش کھڑی ہے سر پہ مگر امتی، حضورؐ
ہر پیرہن بدن پہ سجاتے ہیں کاغذی

موسم سے دوستی ہو کہ ہو دشمنی، ریاضؔ
کشتِ ثنا ہماری رہے گی ہری بھری

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

دامنِ دل میں آنسو چھپا لو، لب پہ سارا گلستاں سجا لو
سامنے روضۂ مصطفیٰؐ ہے، اپنی بیتاب نظریں جھکا لو

اپنے دل سے کہو یوں نہ مچلے، اس قدر زور سے بھی نہ دھڑکے
یہ بڑے ہی ادب کی جگہ ہے، ہوش میں آؤ، خود کو سنبھالو

اِنؐ کے دربارِ عالی میں آ کر، نذر کی ہے درودوں کی ڈالی
خوشبوئیں جھوم کر کہہ رہی ہیں، اپنی سانسوں کے گجرے بنا لو

ذرے ذرے میں دل ہیں دھڑکتے، زائرِ شہرِ طیبہ ٹھہرنا
سرزمینِ حبیبِ خدا ہے، اپنے تلووں سے آنکھیں لگا لو

حشر تک اے صبا یہ فضائیں خوشبوؤں سے مہکتی رہیں گی
اِنؐ کی چوکھٹ پہ آنچل بچھا کر، چند کلیاں کرم کی اٹھا لو

اپنی منزل پہ ہم آ گئے ہیں، قافلہ لوٹ جائے خوشی سے
ہم پڑے ہیں درِ مصطفیٰؐ پر، اپنی دنیا کو جا کر سنبھالو

http://www.sabih-rehmani.com/books

آزمایش کے ہر مرحلے میں، تجھ کو سرکارؐ دیں گے سہارا
اُنؐ کے دامن سے وابستہ ہو کر، اپنی بگڑی ہوئی کو بنا لو

ہجر کی ساعتوں کو لگا کر اپنے سینے سے، اب سو گئے ہیں
میرے بچے صدا دے رہے تھے، اب تو آ قاؐ مدینے بلا لو

یہ ریاضؔ آج بھی بحرِ غم میں، لَو نبیؐ سے لگائے ہوئے ہے
اے ہوائے مخالف کی لہرو! اِس کی کشتی سے خود کو ہٹا لو

❁❁❁

❁

عنوان، کائناتِ خدا کا ہیں مصطفیٰؐ
دیباچۂ حیات جمالِ حضورؐ ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

میرا قلم ہے پیرہنِ رنگ و نور میں
کیا کیفِ لازوال ہے ذکرِ حضورؐ میں

دستِ صبا پہ رکھتا ہوں سورج نئے نئے
طیبہ کی روشنی ہے مرے لاشعور میں

لب چومتے ہیں جب بھی محمدؐ کے نام کو
حرفِ درود ہوتا ہے بین السطور میں

ممکن ہے عدل آج بھی لیکن یہ شرط ہے
فیصل ہو قول آپؐ کا جملہ امور میں

ہر آنکھ میں ہے گنبدِ خضرا سجا ہوا
منظر تمام ڈوبا ہوا ہے سرور میں

تقویٰ بنے لباسِ طہارت کہ یانبیؐ
انساں گھرا ہے آج بھی فسق و فجور میں

http://www.sabih-rehmani.com/books

اعزازِ نعت گوئی ملا ہے مجھے، ریاضؔ
اترے زبان علم و ادب کے بحور میں

❁❁❁

فردیات

ملے گی ان میں درود و سلام کی رم جھم
اٹھا کے لایا ہوں میں دل کی دھڑکنوں کے گلاب

❁

فلک خوش بخت لوگوں میں ہمارا نام بھی لکھ لے
شرف حاصل ہمیں بھی اُنؐ کی ہے مدحت نگاری کا

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

آؤ کہ ثناخوانو! دلدار کی باتیں ہوں
سلطانِ دو عالمؐ کے دربار کی باتیں ہوں

ٹھہرو میں ذرا اپنے اشکوں سے وضو کر لوں
پھر چہرۂ انور کے انوار کی باتیں ہوں

ہر لحظہ نگاہوں میں رہتا ہے درِ رحمت
اِس ٹھنڈے نظارے میں دیدار کی باتیں ہوں

پھر اُس گلِ رعنا کی خوشبو کا حوالہ دیں
پھر آمنہ بی بیؓ کے گلزار کی باتیں ہوں

اُس عرش کے دولہا کا کچھ ذکر چھڑے اِمشب
شہنائی بجے دل کی ملہار کی باتیں ہوں

جس شہرِ محبت کا کونین پہ سایہ ہے
اُس شہرِ محبت کے منٹھار کی باتیں ہوں

http://www.sabih-rehmani.com/books

چمکا تھا جہاں آ کر خورشیدِ شبِ ہجرت
اُن سرمدی لمحوں کی دستار کی باتیں ہوں

میں اسمِ محمدؐ کا لاتا ہوں ابھی پرچم
موجوں کے تلاطم میں منجدھار کی باتیں ہوں

انساں ابھی پنجوں کے بل چلنا نہیں سیکھا
معراجِ نبوت کی رفتار کی باتیں ہوں

تذکارِ محمدؐ کی ہر محفلِ اقدس میں
اللہ کرے میرے اشعار کی باتیں ہوں

کیا جانیئے کب ٹوٹے سانسوں کی حسیں ڈوری
اے کلکِ ثنا جب تک سرکارؐ کی باتیں ہوں

سرمایہ ریاضؔ اپنا اشکوں کے سوا کیا ہے
اشکوں میں عقیدت کے اظہار کی باتیں ہوں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

آپؐ کا شاعر، کسی بھی، طُور سے واقف نہیں
میکدے میں بادۂ انگور سے واقف نہیں

گنبدِ خضرا سے ملتا ہے جسے ذوقِ نمود
کون شاخِ نعت کے اُس بُور سے واقف نہیں

ہے غبارِ وادیٔ بطحا کی آنکھوں میں چمک
میں کسی سورج کے اسمِ نور سے واقف نہیں

میرے آقاؐ، میرے چارہ گر، مرے اپنے رسولؐ
کون کہتا ہے دلِ رنجور سے واقف نہیں

کھوکھلی تہذیب کا کشکول خالی ہے ابھی
ابنِ آدم دولتِ جمہور سے واقف نہیں

یا نبیؐ، کالے دنوں کے نقش باقی ہیں بہت
عہد میرا نور کے منشور سے واقف نہیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہے نصابِ زندگی اُنؐ کے کفِ پا کا نکھار
اے زمانے مَیں ترے دستور سے واقف نہیں

کیا محمدؐ کے گھرانے سے اُسے نسبت، ریاضؔ
آدمی جو حرمتِ عاشور سے واقف نہیں

❁

در مصوَّر کھلے شہرِ توصیف میں، حرفِ مدحت مہکنے لگے آج بھی
ابرِ رحمت بھی کھل کر برسنے لگا، ختم تشنہ لبی کی طلب ہو گئی

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

ناقۂ حرفِ ثنا، سوئے مدینہ جائے
کلکِ مدحت بھی صبا، سوئے مدینہ جائے

ٹوٹتے رہتے ہیں پلکوں سے ستارے شب بھر
یاخدا! میری نوا، سوئے مدینہ جائے

فتنہ و شر کے مراکز مرے اندر بھی تو ہیں
کاش! میری بھی صدا، سوئے مدینہ جائے

روز تقسیم وہ کرتے ہیں اجالے سب میں
تیرگی، بہر خدا، سوئے مدینہ جائے

چادرِ عجز کبھی اوڑھے ہوئے سر پہ ریاضؔ
پُور زخموں سے اَنا، سوئے مدینہ جائے

http://www.sabih-rehmani.com/books

حجلۂ شب سے مجھے غم نے صدا دی ہے حضورؐ
میرے اشکوں کی بھی تصویر مٹا دی ہے حضورؐ

خیمۂ جاں میں اندھیروں کے سوا کچھ بھی نہیں
مشعلِ شوق ہواؤں نے بجھا دی ہے حضورؐ

ایک دیوار اخوّت کی گری تو کس نے
ایک دیوار سی آنگن میں بنا دی ہے حضورؐ

بام و در وجد میں ہیں صلِ علیٰ کہتے ہوئے
ہر روش بچوں نے امشب بھی سجا دی ہے حضورؐ

خوف کی دے کے ردا بچوں کے ننگے سر پر
کس نے ہر خواب کی تعبیر بتا دی ہے حضورؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

تمام اشک سپردِ قلم کئے جائیں
کتابِ دل میں ستارے رقم کئے جائیں

نقوشِ پائے نبیؐ کو سجا کے پلکوں پر
حریمِ دیدہ و دل کو حرم کئے جائیں

رہِ مدینہ سے کرنوں کے پھول چن چن کر
اندھیرے اپنے مقدّر کے کم کئے جائیں

نکل نہ پائیں کبھی بھی حصارِ مدحت سے
ہمیشہ وقفِ ثنا عمر ہم کئے جائیں

جو شہرِ ہجرِ نبیؐ میں ہیں آرزو کے جلوس
قدم قدم پہ انہیں ہمقدم کئے جائیں

حضورؐ، ظرف ہی میرا ازل سے چھوٹا ہے
حضورؐ، آپؐ مسلسل کرم کئے جائیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

ادب کے جتنے مناظر ہیں اُنؐ کی چوکھٹ پر
ریاضؔ، چشمِ تمنا میں ضم کئے جائیں

قطعات

منگتوں کو آج تختِ سکندر نصیب ہو
حُبِّ نبیؐ کا گہرا سمندر نصیب ہو
یارب! مرے حضورؐ کے ہر اک غلام کو
آب و ہوائے شہرِ پیمبرؐ نصیب ہو

❁

دستِ طلب میں بھی زرِ خیرِ کثیر ہے
صد شکر روشنی کا حوالہ ضمیر ہے
ہر امتی کے سر پہ غلامی کا تاج ہو
ہر امتی حضورؐ کا ادنیٰ سفیر ہے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

سجدے میں ہے لُغت کہ ادب کا ہے یہ مقام
لوح و قلم کریں گے ابد تک یہیں قیام

آہستہ چل صبا کہ مدینہ قریب ہے
لازم ہے سب پہ شہرِ پیمبرؐ کا احترام

دیوار و در بھی آپؐ پر پڑھتے رہیں درود
موسم بہار کا رہے گھر میں مرے مدام

حسنِ طلب پہ ختم ہے رعنائیِ خیال
اے آرزوئے خلدِ مدینہ تجھے سلام

تخلیقِ لازوال ہیں، تخلیقِ بے مثال
میرے حضورؐ، میرے نبیؐ حاصلِ کلام

چہرے پہ وقت لاکھ خراشیں بھی ڈال لے
لیتا نہیں حضورؐ، کسی سے مَیں انتقام

http://www.sabih-rehmani.com/books

آقا حضورؐ، لے کے حضوری کی آرزو
حاضر ہے سر جھکائے ہوئے آپؐ کا غلام

کلکِ ثنا! دھنک ترا کرتی رہے طواف
بھر جائے روشنی سے لکھا حاشیہ تمام

روزِ ازل سے روزِ ابد تک قدم قدم
قدموں کو چومنے کا ہوا کتنا اہتمام

لب پر کھلے ہوئے ہوں ثنائے نبیؐ کے پھول
یارب! ہو زندگی کا سلیقے سے اختتام

پوچھا کسی نے دینِ محمدؐ کے وارثو!
نیلام گھر میں کتنے لگے منصفی کے دام

کرکے بحال ہر شرف انسان کا ریاضؔ
یکسر مٹا دی آپؐ نے تفریقِ خاص و عام

http://www.sabih-rehmani.com/books

کیا رتجگا ہے وادیٔ مدحت نگار میں
رکھتی ہے سات رنگ، دھنک، آبشار میں

اب کے برس بھی اذنِ ثنائے نبیؐ ملا
بکھری ہوئی انا ہے زرِ انکسار میں

فکر و نظر کے قافلے لوح و قلم کے ساتھ
کاسہ بکف کھڑے ہیں کرم کے حصار میں

ہر ہر ورق پہ گنبدِ خضرا بناؤں گا
ہر ہر ورق ہے حلقۂ صد افتخار میں

طیبہ کی سر زمین منوّر سے آج بھی
خوشبو چراغ لائی ہے شہرِ غبار میں

ہر دور انحطاط سے ناآشنا رہا
میرا قلم ازل ہی سے ہے اقتدار میں

http://www.sabih-rehmani.com/books

ادراک روشنی کے سفر کا نہیں مجھے
ڈھونڈوں نبیؐ کے نقشِ قدم رہگذار میں

لائی ہے تُو پیام صبا، مرحبا مگر
لذت عجیب سی ہے شبِ انتظار میں

برسیں، حضورؐ، کالی گھٹائیں سرِ چمن
پھر آشیاں جلا ہے کسی کا بہار میں

کس نے ابھی ابھی لیا محشر میں میرا نام
کیا مجھ سا بے ہنر بھی ہے آیا شمار میں

رعنائیِ خیالِ نبیؐ کے سوا ریاضؔ
کچھ بھی نہیں ہے دامنِ لیل و نہار میں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

حریمِ سخن کا مَیں والی ہوں آقاؐ
مگر خاکِ دربارِ عالی ہوں آقاؐ

مَیں در چھوڑ دوں، آپؐ کا، غیر ممکن
سوالی ہوں آقاؐ، سوالی ہوں آقاؐ

مرے کاسۂ آرزو کو بھی بھر دیں
مَیں اندر سے باہر سے خالی ہوں آقاؐ

مرے دونوں ہاتھوں میں کچھ بھی نہیں ہے
مَیں اعمال کی خستہ حالی ہوں آقاؐ

خنک موسموں کی ردا سر پہ دیجے
جلے پیڑ کی ایک ڈالی ہوں آقاؐ

کتابِ وفا میں قلم نام لکھ دے
غلامی کا حرفِ مثالی ہوں آقاؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

مہذب دنوں کی عطا روشنی ہو
مَیں اک آدمی لاابالی ہوں آقاؐ

ریاضؔ، آپؐ کا آج بھی کہہ رہا ہے
سرِ ریگِ جاں خشک سالی ہوں آقاؐ

❁❁❁

❁

دیتے ہیں عافیت کی دعا دشمنوں کو وہؐ
اُنؐ کے کرم کا، اُنؐ کی عطا کا نہیں جواب

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

ابرِ کرم کی اُجلی فضا ہو قدم قدم
سرکارؐ، مجھ پہ فضلِ خدا ہو قدم قدم

بچے مرے سجائیں ابھی محفلِ درود
بوئے چمن کا رنگ بچھا ہو قدم قدم

کشکولِ آرزو میں کھلیں آرزو کے پھول
آقاؐ، کرم کی بھیک عطا ہو قدم قدم

ہمراہ میرے آج بھی بنجر زمین پر
شاداب موسموں کی دعا ہو قدم قدم

کب سے برہنہ سر ہیں کھڑی دھوپ میں، حضورؐ
حوّا کی بیٹیوں کا بھلا ہو قدم قدم

اتنی سی التماس ہے پروردگار سے
اُنؐ کے قدم کا پھول کھلا ہو قدم قدم

http://www.sabih-rehmani.com/books

اٹھوں میں روزِ حشر تو منظر ہو یہ نصیب
کلکِ ثنا بھی نعت سرا ہو قدم قدم

کہتا ہے آسمانی صحیفوں کا ہر ورق
میلاد مصطفیٰؐ کا بپا ہو قدم قدم

شہرِ نبیؐ کی سَمت بڑھیں قافلے تو ایک
دیوانہ راستے میں پڑا ہو قدم قدم

خیموں کی راکھ جب کرے رودادِ غم بیاں
آنسو چراغِ دشت بنا ہو قدم قدم

آئے اجل فلک سے مجھے ڈھونڈتی ہوئی
سر بھی درِ نبیؐ پہ جھکا ہو قدم قدم

ذکرِ جمیل لب پہ سجائے ہوئے، ریاضؔ
محشر کے دن بھی ساتھ صبا ہو قدم قدم

http://www.sabih-rehmani.com/books

قلب و نظر کا نورِ بصیرت یہی تو ہے
کہتا ہوں نعت، میری جبلت یہی تو ہے

کرتا رہا غزل سے جو مَیں نعت تک سفر
ملکِ سخن میں سوچ کی ہجرت یہی تو ہے

میرے قلم کے لب پہ ہیں حرفِ ادب کھلے
شہرِ ثنا کا صاحبِ ثروت یہی تو ہے

رعنائیِ خیال کی پھوٹی ہے روشنی
افکارِ نو کی اصل میں ندرت یہی تو ہے

مجہول ساعتوں میں جلیں علم کے چراغ
آقا حضورؐ، آپؐ کی سنت یہی تو ہے

شب اوڑھ لے ردائے شفا اپنے جسم پر
زخموں کے اندمال کی صورت یہی تو ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

لوگوا خلش ضمیر کی زندہ رکھا کرو
شہرِ عمل میں راہِ شریعت یہی تو ہے

اک جرعۂ خلوص ہی کافی ہے ہمسفر
اک بے نوائے شہر کی قیمت یہی تو ہے

ہیں ہر قدم پہ ملکِ تکبر کے لشکری
میرے لئے بھی روزِ قیامت یہی تو ہے

مجھ پر کرم کرم ہو، مسلسل کرم ریاضؔ
مجھ سے گناہ گار کو حیرت یہی تو ہے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

معطر ہے میری زباں اللہ اللہ
فضائیں بھی ہیں گلفشاں اللہ اللہ

اتر آئے آنگن میں شاداب لمحے
در و بام ہیں ضوفشاں اللہ اللہ

چلی رقص کرتے ہوئے سوئے طیبہ
مناجات کی کہکشاں اللہ اللہ

محمدؐ محمدؐ محمدؐ محمدؐ
محمدؐ کراں تا کراں اللہ اللہ

نہ تھا کب زمانوں پہ رحمت کا سایہ
نہ تھے آپؐ کب مہرباں اللہ اللہ

اُنہیؐ کے کرم سے سلامت ہے اب تک
جلی شاخ پر آشیاں اللہ اللہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

اُنہیؐ کی مسلسل عنایت کے صدقے
بلندی پہ ہے گردِ جاں اللہ اللہ

تمنا ہے مدحت کی سرشاریوں میں
کٹے میری عمرِ رواں اللہ اللہ

رقم ہو گی اُنؐ کی غلامی کے دن سے
مری مختصر داستاں اللہ اللہ

دمِ مرگ ہو میرے ہونٹوں پہ جاری
ثنائے شہِ مرسلاںؐ اللہ اللہ

ریاضؔ اپنے بختِ رسا کے تصدق
گنہ گار مَیں اور کہاں؟ اللہ اللہ

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

سیاہی گھول دی ہے، یا نبیؐ، شب کی ہواؤں میں
اٹھا ہے شور پھر امن و اماں کی فاختاؤں میں

دھنک اسلوبِ مدحت کی ودیعت کی گئی مجھ کو
سخن بانٹیں حروفِ نو غزل کی اپسراؤں میں

ستارے رقص کرتے آرہے ہیں آسمانوں سے
چراغاں ہی چراغاں ہے مدینے کی فضاؤں میں

ثنائے مصطفٰے وردِ زباں روزِ ازل سے ہے
دلوں کی دھڑکنیں سمٹی رہیں میری صداؤں میں

برستا ہے خنک پانی ادب سے شہر طیبہ پر
خدا کی شان لاکھوں پھول ہوتے ہیں گھٹاؤں میں

کتابِ جان و دل لے کر ہوا پہنچے مدینے میں
تخیل کے پرندے منتظر ہوں گے فضاؤں میں

http://www.sabih-rehmani.com/books

مری کلکِ ثنا کو اُنؐ کی چوکھٹ کا ملے موسم
درودِ پاک کی خوشبو ہے میری سب دعاؤں میں

مَیں طشتِ دیدۂ و دل میں سجا کر زخم لایا ہوں
قلم کے رتجگے رہتے ہیں میری التجاؤں میں

دہائی دے رہی ہے آپؐ کی امّت سرِ محفل
لہو کا آخری قطرہ بھی شامل ہے نواؤں میں

اگرچہ کل بھی دامانِ طلب بھر بھر کے اٹھے تھے
کرم کی آج بھی تقسیم ہو، آقاؐ، گداؤں میں

سفینے کو ڈبونا ہے کسی گمنام ساحل پر
عجب منصوبہ بندی ہو رہی ہے ناخداؤں میں

خدا بننے کا فتنہ جن کے ذہنوں میں سمایا ہے
غبارِ کفر پھیلا ہے ریاضؔ اُن کی اناؤں میں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

مخزنِ عشقِ پیمبر ہے مرا تازہ کلام
اِس کو حاصل ہے سرِ لوح و قلم اذنِ دوام

چاند تاروں کا عمامہ باندھ کر نکلے قلم
خلدِ طیبہ کی ہواؤں کو کرے جھک کر سلام

آپؐ ہی ہیں آبرو ارض و سما کی یانبیؐ
آپؐ ہی خیرالبشرؐ خیرالوریٰ، خیرالانامؐ

آپؐ کی خاطر ہوئی تخلیقِ صبحِ دلنواز
آپؐ کی خاطر ہوا ہے روشنی کا اہتمام

دلکشی مدحت نگاری کی رہے دل میں مقیم
خوشبوئیں، یارب! کریں محشر تلک گھر میں قیام

آج بھی لایا ہوں پاکستان کے آنسو حضورؐ
آج بھی حاضر پسِ دیوار ہے آقاؐ، غلام

http://www.sabih-rehmani.com/books

مسندِ کبر و ریا پر جلوہ گر ہے تیرگی
کون دے گا، یاخدا! جھوٹے خداؤں کو لگام

درگذر کرنے کی عادت کا نشاں باقی نہیں
انتقام و انتقام و انتقام و انتقام

جھوٹ کی ہونے لگی ہے تاجپوشی، یارسولؐ
عدل کی میزان کا ہونے لگا ہے انہدام

خون آلودہ سے موسم ہیں مقدّر میں ریاضؔ
ہو چکا تازہ ہواؤں کے سفر کا اہتمام

کون سنتا ہے ریاضؔ بے نوا کی سسکیاں
مٹ گیا ہے آدمیت کا سرے سے احترام

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

غبارِ شہرِ کرم آئینہ گری کی دلیل
حرا کے غار کے ہیں سنگ روشنی کی دلیل

بیاضِ نعت تسلسل ہے اشک باری کا
قلم کا رقصِ مسلسل ہے بے خودی کی دلیل

تمام حسن ہے خیرات اُنؐ کے قدموں کی
درِ حضورؐ کا موسم ہے دلکشی کی دلیل

مرے خدا! مجھے طیبہ کی حاضری ہو نصیب
طلب حضورؐ کے در کی ہے تشنگی کی دلیل

ہر ایک سانس میں اسمِ حضورؐ کی شبنم
وجود میرے نبیؐ کا ہے زندگی کی دلیل

چراغِ حکمت و دانش جلے ہیں سینوں میں
ہر ایک آیتِ قرآں ہے آگہی کی دلیل

http://www.sabih-rehmani.com/books

قدم قدم پہ اجاروں کی حکمرانی ہے
نقوش آپؐ کے ہیں حسنِ دائمی کی دلیل

حبیبؐ ہیں جو خدائے بزرگ و برتر کے
کتابِ نور ہے اُنؐ کی پیمبری کی دلیل

اُسی کے فضل سے قائم ہے زندگی کا نظام
اُسی کا فضل عنایاتِ اُخروی کی دلیل

تمام لفظ ہیں آقاؐ کی مدحتوں کے گلاب
تمام خلدِ بریں خوشبوئے نبیؐ کی دلیل

کلامِ عشقِ پیمبرؐ ہے میرا سرمایہ
ریاضؔ، مدحتِ آقاؐ سخنوری کی دلیل

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

گلستاں سے پرے افلاک پر ہی بجلیاں ٹھہریں
افق کے پار مغرب میں بھٹکتی آندھیاں ٹھہریں

جوارِ گنبدِ خضرا میں ٹھہریں چاند سے جگنو
مدینے کی فضاؤں میں ہمیشہ تتلیاں ٹھہریں

کبوتر آپؐ کے در پر سلامی دینے آتے ہیں
درودوں کے لئے گجرے ابھی یہ بدلیاں ٹھہریں

نبی جیؐ آپؐ کا شاعر اداسی کے بھنور میں ہے
کبھی امید کے ساحل پہ اس کی کشتیاں ٹھہریں

در و دیوار پہلے ہی سے گیلے ہیں گھروندوں کے
الٰہی تیز پانی میں کہاں تک بستیاں ٹھہریں

مرا ہر زخم تازہ ہے، عطا خاکِ شفا کیجئے
مرے آقاؐ مرے آنسو پسِ شہرِ فغاں ٹھہریں

http://www.sabih-rehmani.com/books

کسی دیوارِ طیبہ پر سجا آیا ہوں مَیں آنکھیں
ہزاروں سسکیاں سرکارؐ، میری ترجماں ٹھہریں

خیالِ وادیٔ طائف پہ آنسو ہی نہیں تھمتے
ہوائے تند کے لشکر نصیب دشمناں ٹھہریں

ہر اک مقطعے میں شامل ہے مرا بھی اسمِ ناکارہ
حروفِ نعتِ پیغمبرؐ، حروفِ جاوداں ٹھہریں

یزیدِ وقت سے کوئی بھی سمجھوتہ نہیں ممکن
ریاضؔ خوشنوا کے حرف سب حرفِ اذاں ٹھہریں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

مرے دن رات پر چشمِ کرم سرکار ہو جائے
غریبِ شہرِ زر بھی حاضرِ دربار ہو جائے

مدینے کی تڑپ کا رنگ ہر سرخی میں شامل ہے
مری رودادِ غم بھی آج کا اخبار ہو جائے

مَیں اُن کے اسمِ رحمت کی گھنی چھاؤں میں بیٹھا ہوں
مری دیوار کا سایہ پسِ دیوار ہو جائے

ورق پر آیتِ عشقِ نبیؐ جس دن نہ یہ لکھے
قلم میرا ہمیشہ کے لئے بے کار ہو جائے

کہاں ناکارہ یہ آنکھیں کہاں وہ چہرۂ انور
مگر مولا! کسی شب آپؐ کا دیدار ہو جائے

سند دربارِ اقدس سے ملے مدحت نگاری کی
غبارِ وادیٔ بطحا مری دستار ہو جائے

http://www.sabih-rehmani.com/books

تلاشِ عظمتِ رفتہ کرے اہداف میں شامل
نبی جیؐ، نیند سے امت کبھی بیدار ہو جائے

قلم سیکھے مدینے کی ہوا سے گفتگو کرنا
مری ڈوبی ہوئی قسمت کا بیڑا پار ہو جائے

گناہوں سے ہے آلودہ مری فردِ عمل کب سے
مری بخشش کا ساماں، سیّدِ ابرار ہو جائے

مری ہر سانس مدحت کے چراغوں سے رہے روشن
قلم وقفِ ثنائے احمدِ مختارؐ ہو جائے

خریدارو! مجھے اُنؐ کی غلامی ہی میں مرنا ہے
پڑے قیمت تو رخصت گرمیٔ بازار ہو جائے

مقفّل کر دیا جائے اگر ہونٹوں کو مقتل میں
ریاضؔ اپنا ہر اک آنسو زرِ گفتار ہو جائے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

ذکرِ جمیل کرتا ہے کس تاجدار کا!
کیا مرتبہ بلند ہے مدحت نگار کا!

ہر وقت لب پہ خوشبوئے حرفِ درود ہے
ہر وقت میرے گھر میں ہے موسم بہار کا

اللہ کی بارگہ میں قلم سجدہ ریز ہو
مجھ پر ہے فضل آج بھی پروردگار کا

لمحے درود پڑھتے ہیں جھرنوں کے ساتھ ساتھ
ڈوبا ہوا ہے کیف میں دل آبشار کا

اشکوں کے پھول مَیں نے بکھیرے ہیں ہر طرف
چہرہ دھلا دھلا سا ہے گرد و غبار کا

قسمت میں جس کی ڈوبنا لکھا نہیں گیا
سورج وہ صرف آپؐ کے ہے اقتدار کا

http://www.sabih-rehmani.com/books

بجے درودِ پاک کی سنتے ہیں لوریاں
کیا ذکر ہو، حضورؐ، شبِ انتظار کا

رَحلِ ادب پہ اُنؐ کی تلاوت کیا کرو
چارہ فقط یہی ہے لہو کے فشار کا

اپنی نئی بیاض مَیں لایا ہوں یارسولؐ
ہر لفظ ہو قبول مرے انکسار کا

کلکِ ثنا بھی رقص کے عالم میں ہے ریاضؔ
منصب مجھے ملا ہے بڑے افتخار کا

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

ظہورِ اول، ظہورِ آخر، ظہورِ شمس و قمر سے پہلے
انہیؐ کا چرچا تھا لامکاں میں ہجومِ شام و سحر سے پہلے

سخن کی گلیوں کی چاند راتیں انہیؐ کی آمد کی منتظر ہیں
خیالِ نطق و بیاں کریں گے سجودِ ہر رہگذر سے پہلے

وہؐ جانتے ہیں تڑپ رہا ہے غریب شاعر پسِ حوادث
چراغِ رہ بھی ضرور دیں گے حضورؐ اذنِ سفر سے پہلے

وہ شہرِ دلکش ادب کی جا ہے، خدا کی رحمت کی انتہا ہے
ہواؤ آنکھیں بچھا کے چلنا مرے نبیؐ کے نگر سے پہلے

بڑے ادب سے درود پڑھ کر سلام کہنا، ضرور کہنا
دعاؤ آقاؐ کے در پہ جانا، حدودِ بابِ اثر سے پہلے

مرے نبیؐ کو بنا کے رحمت، خدا نے بھیجا ہے کل جہاں میں
کرم کی کلیاں چٹک رہی ہیں، چمن میں شاخِ کرم سے پہلے

http://www.sabih-rehmani.com/books

انہیؐ کے نقشِ قدم سے کیا کیا چراغ روشن ہیں شہرِ جاں میں
ذرا یہ پوچھو تو ہم نشینو! کسی کے قلب و جگر سے پہلے

تمام منظر دھواں دھواں ہے، ہر ایک آنسو چراغِ جاں ہے
ہو رقصِ رحمت مرے چمن میں، حضورؐ رقصِ شرر سے پہلے

جہان والو! بغور سن لو! مرے بھی آقاؐ ہیں شاہِ طیبہ
سنیں گے فریاد بے کسوں کی، فغانِ خونِ جگر سے پہلے

ہے سامنے روضۂ مبارک مگر نگاہیں جھکی ہوئی ہیں
نصابِ حُبِّ نبیؐ تو پڑھ لے، کہو تم اپنی نظر سے پہلے

غزل بھی لب پر درود لکھ کر، گلاب مدحت کے چن رہی ہے
یہ بانجھ لفظوں کی زرد شاخیں، مہک اٹھیں گی گجر سے پہلے

یہ کہکشاں تو غبارِ رہ ہے، حضورؐ کی رفعتیں نہ پوچھو
نصیب چمکے تھے عرش والو، ورودِ خیرالبشرؐ سے پہلے

صبا ابھی تک درِ نبی پر کھڑی ہے میری بیاض لے کر
کلام میرا پہنچ چکا ہے، ریاضؔ مجھ بے ہنر سے پہلے

http://www.sabih-rehmani.com/books

مری متاعِ ہنر یہی ہے، ریاضؔ زادِ سفر یہی ہے
جو اشک جلتے ہیں میری آنکھوں کی چلمنوں میں سحر سے پہلے

ریاضؔ نامہ سیہ ہے اپنا مگر تمنا ہے عاصیوں کی
عقیدتوں کے ہوں پھول دامن میں میرے حکمِ سفر سے پہلے

❁❁❁

❁

آقاؐ غضب کی دھوپ ہے صحرا کے اس طرف
ابرِ کرم ہو میری دعاؤں کا پیرہن

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

اَج دا آدم زاد مَیں ایویں کوکاں تے کُرلاواں
ست اسماناں ست زمیناں تے اوہناں دیاں چھاواں

اک پاسے سرکار دی شفقت، سب توں اُچی سُچّی
اک پاسے ہوون اربا ں کھرباں، بھاویں سکّیاں ماواں

اوہناں باجھوں، میرے سنگی ساتھی مینوں دسن
کِنوں دل دے چھالے دسّاں، کِنوں حال سناواں

جنیں قدم مبارک چُمے، کرمانوالی مٹی
اَج دی خوشبو دے نال مہکن اوہ رستے اوہ راہواں

کدوں تہاڈا قاصد آ کے دستک دل تے دئے دا
ادھی راتیں گھر دے اندر لُک لُک نِیر بہاواں

تخت ناں منگاں، تاج ناں منگاں، ناں منگاں مَیں ہیرے
حشر دیہاڑے آل نبیؐ دا نوکر مَیں کہلاواں

http://www.sabih-rehmani.com/books

جدوں مؤذن یا کوئی دوجا، نام محمد لیندا
انگوٹھا مَیں چُم چُم اپنے، اکھیاں دے نال لاواں

روشن کیتے کِنے دیوے، ہر اتھرو دے اندر
نعت دا چانن، میرے رَبّا! اپنی قبرے پاواں

ونڈن پھل حضوری والے، جگنو، خوشبو، شبنم
یاد مدینے دی جد آوے، تڑپاں تے تڑپاواں

ہنجو لفظ پروون میرے، داغ ازل توں دھوون
مَیں ناکارہ شاعر، جگنی، گیت نبیؐ دے گاواں

آقا جیؐ نوں جا کے بیبا! نعت سنائیں میری
تیرے ناں مَیں لکھ دیواں دا لکھ کروڑ دعاواں

محشر دے میدان دے اندر رحمت مینوں لبھ دی
محشر دے میدان دے اندر بولے میرا ناواں

رات ڈروَنی اگ دا بھانبھڑ، چار چفیرے گنڈے
نام نبیؐ والے توں بندے ہوسن دور بلاواں

http://www.sabih-rehmani.com/books

میری پیریں سنگل پا کے ہس دے رہن کپتے
اذن حضوری بخشو مَینوں مَیں آواں تے جاواں

جی کردا اے شام توں لے کے سورج نکلن تائیں
پنجابی دی نعت سنا کے محفل نوں گرماواں

ریاضؔ ستارا چن نشانی میرے پاک وطن دی
آقا جیؐ دا کلمہ پڑھیا میرے گوٹھ گراواں

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہر صبح مدینے میں، ہر شام مدینے میں
یارب ہو غلامی کا انجام مدینے میں

دہلیزِ پیمبرؐ پر اشکوں سے وضو کر کے
باندھا ہے چراغوں نے احرام مدینے میں

سب جھولیاں بھر بھر کے آتے ہیں مدینے سے
ہو جاتا ہے سائل کا ہر کام مدینے میں

توحید کے پرچم میں ہر سمت فصیلوں پر
اللہ کا اترا ہے پیغام مدینے میں

ہر سمت درودوں کی رم جھم کے مناظر ہیں
زم زم کے چھلکتے ہیں سب جام مدینے میں

تشکیک کے جنگل میں کیوں ٹھوکریں کھاتا ہے
سرکارؐ کے دامن کو آ تھام مدینے میں

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہوتی ہے عطاؤں کی بارش درِ آقاؐ پر
ہر شخص کو دیتے ہیں انعام مدینے میں

ابوابِ شریعت کا ہر لفظ زرِ حکمت
اسلام ہے مکّے میں اسلام مدینے میں

تعبیر طلب کرنا کیا فلسفہ دانوں سے
حجت بھی مدینے میں اتمام مدینے میں

بس آپؐ کی باتیں ہوں، بس آپؐ کا چرچا ہو
دامن سے جدا سب ہوں اوہام مدینے میں

کمزور ممالک کے احوال میں کیا لکھوں
سائل کی طرح آئیں اقوام مدینے میں

شہرت کا نہ بھوکا ہے دولت کا نہ پیاسا ہے
شاعر ہے ریاضؔ اُنؐ کا بے نام مدینے میں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتابِ اِلتجا

http://www.sabih-rehmani.com/books

جب بھی چاہوں مَیں ترے در پر پہنچ جایا کروں
میرے مولا! میرے اندر سے نیا رستہ بنا

کتابِ اِلتجا

﴿حمد و مناجات﴾

اٹھارواں مجموعہ

❁❁❁

(اشاعت بعد از وفات)

ریاض حسین چودھری رحمۃ اللہ علیہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

مرے خدا! مجھے لوح و قلم عطا کر دے
تمام حسن کو تُو نعتِ مصطفیٰؐ کر دے

http://www.sabih-rehmani.com/books

اُس لمحۂ جاوداں کے نام

جب غارِ حرا کے روشن منظر نامے میں

لفظِ اقراء کی خوشبو اتری تھی

http://www.sabih-rehmani.com/books

سانسوں میں تتلیاں ہوں درودوں کی پرفشاں
اک رتجگا سا دل کے مضافات میں رہے

ترتیب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	ردائے شامِ تذبذب بکھر بکھر جائے	241
2	یا خدا! میرا قلم رقصِ مسلسل میں رہے	244
3	شعورِ بندگی سے یا خدا مجھ کو مشّرف کر	247
4	نعتِ ختم المرسلیںؐ لکھتا رہوں	249
5	میرے ہاتھوں پہ گھر کی بشارت بھی تحریر کر	250
6	یا خدا، زخمی قلم، زخمی زباں سجدے میں ہے	252
7	دے جبیں میری کو بھی اپنی عبادت کا جمال	256
8	مرے خدا! سرِ محشر بھی آبرو رکھنا	258
9	روزِ محشر بھی لکھوں تیری ثنا کے کالم	260
10	میرے تمام گوٹھ گراؤں کی خیر ہو	262
11	تمام حسن ہے تخلیق ربِّ اکبر کی	264
12	یا خدا! مجھ پر بھی ہوں لوح و قلم کی بارشیں	265
13	تشنہ ہونٹوں پر لکھا ہے مَیں نے بھی حرفِ دعا	267
14	مَیں تفہیمِ حروفِ التجا ہوں کر مدد میری	270

http://www.sabih-rehmani.com/books

15	فصیلِ ارضِ وطن پر بھی معجزے برسیں	273
16	اے خدا! مشکل کشا، آسانیاں آسانیاں	276
17	نصابِ عدل کے زندہ قلمدانوں میں زندہ رکھ	280
18	رحمتِ یزداں کا در میرے خرابے میں کھُلا	282
19	بندہ ہوں ترا خوئے مناجات عطا کر	284
20	علَم اُس کی توحید کے کھُل رہے ہیں	285
21	چراغوں کی لوؤں کو تیز کر دینے کا موسم ہے	288
22	میرے لب پر بھی ہے اک حرفِ دعا	292
23	غریبِ شہر	293
24	آسودگی اُگے ترے گھر کی منڈیر پر	296
25	اپنی ہر سانس میں اُس کو ڈھونڈا کرو	298
26	بشر کرتا رہے گا فیصلے کب تک خدا بن کر	301
27	ذات تیری اپنے بندوں پر ازل سے ہے رحیم	304
28	اے خدا! تُو عَصرِ نو کی کربلا کی لاج رکھ	306
29	اک رتجگا سا دل کے مضافات میں رہے	308
30	عرصۂ صبر ہو یا خدا! مختصر	311
31	ہر لفظ خودکشی کا خارج مری لغت سے	313
32	لکھے گی جب بھی حمد ہی لکھے گی روشنی	315

http://www.sabih-rehmani.com/books

33	کسی اندھے کنویں پر لفظ کی فرسودگی برسے	317
34	عرصۂ شب مختصر دے، اے مرے اچھے خدا!	319
35	تیری رحمت کے خزانوں میں کمی کیا آئے گی	322
36	حمد تیری بیاں ہو یہ ممکن نہیں	324
37	حصارِ کرب میں رہتا ہوں حوصلہ دینا	326
38	میں حرفِ دعا بن کے سجدہ کروں گا	328
39	کوئی تو ہو جو آج اذانِ بلالؓ دے	330
40	روشنی اترے فلک سے کہکشاں در کہکشاں	332
41	تسخیرِ کائنات کے حالات دے اِنہیں	334
42	میرے سجدوں کے نشاں ہوں لفظ کی تصویر میں	336
43	میرے پاکستان کو سچ مچ کا پاکستان کر	337
44	اثر کی خلعتِ صد رنگ دے میری دعاؤں کو	339
45	لطف و کرم کے ارض و سماوات دے مجھے	341
46	یا رب! نبیؐ کے یومِ ولادت کا واسطہ	344

http://www.sabih-rehmani.com/books

ﷺ

سارے مشکیزوں میں جب زم زم بھرے، بادِ خنک
کہکشاں جب راستوں میں مشعلیں روشن کرے
تہنیت کے پھول برسیں خوشبوؤں کے ہاتھ پر
روشنی کے لب مبارکباد سے مہکے رہیں
تتلیاں سانسوں میں لاکھوں رنگ بکھراتی رہیں
یا خدا! میرا قلم رقصِ مسلسل میں رہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

ردائے شامِ تذبذب بکھر بکھر جائے

مرے خدا!

مرے حاجت روا

مرے خالق

بساطِ ذہن کی پگڈنڈیوں پہ اترا ہے

عجیب موسم بے نور بے صدا اب کے

عجیب مخمصے میں ہے ہجوم سوچوں کا

عجیب رت سی ہے

چھائی ہوئی گلستان پر

حصارِ خوفِ ندامت میں ہیں مری آنکھیں

مرے خدا!

مرے حاجت روا

مرے مالک!

کھڑا ہے آئینہ خانے میں عکس مبہم سا

http://www.sabih-rehmani.com/books

عجیب شامِ تذبذب ہے
میری پلکوں پر
ہوا کے ہاتھ میں
نقش و نگارِ ہستی ہیں
ہوائے گرد نے
نقش و نگارِ ہستی کو
دیے جلانے کا اب تک ہنر نہیں بخشا
ہر ایک سمت ہے
امواجِ مضطرب کا جلوس
یقیں کے پھول کھلاتی ہوئی ہوا نے کہا
خدا سے فصلِ گل و لالہ کی ردا مانگو
مرے خدا
مرے حاجت روا
مرے مولا!
حصارِ خوف میں اک ایک میرا لمحہ ہے
برہنہ سر ہے مری تشنہ آرزوؤں کا
محیط چادرِ رحمت ہو میرے آنگن پر

http://www.sabih-rehmani.com/books

مجھے حضورﷺ کے نعلین کے تصدق میں
حصارِ خوف سے یارب، نجات یوں دینا
غبارِ حرفِ ندامت کے زرد ہاتھوں میں
ردائے شامِ تذبذب بکھر بکھر جائے

قطعہ

مَیں اک زخمی پرندہ ہوں، مجھے اڑنے کی طاقت دے
چمن میں آشیاں کے چند تنکے بھی نہیں ملتے
کوئی تتلی نہیں اڑتی، کوئی جگنو نہیں اڑتا
گلابِ سرخ اب شاخِ برہنہ پر نہیں کھلتے

http://www.sabih-rehmani.com/books

یا خدا! میرا قلم رقصِ مسلسل میں رہے

یا خدا!
ماہِ مکرم کے حسیں لمحات میں
میرے اس خاکی بدن پر تو سجا کرنوں کے پھول
وادیٔ اظہار میں ہو لب کشا حرفِ ادب
آمدِ سرکارؐ پر مدحت کے روشن ہوں چراغ
گوشہ گوشہ ارضِ جاں کا جھوم اٹھے، یا خدا!

یا خدا!
صبحِ ولادت کو کروں جھک کر سلام
شہرِ مکہ کی ہواؤں کو میں بڑھ کر چوم لوں
اور سینے سے لگا لوں سب در و دیوار کو
سنگِ اسود کو مبارک باد دے میری زباں
میں درِ کعبہ پہ رکھ دوں ہاتھ پر جلتے چراغ
ہر قدم پر میں بچھا دوں اپنی پلکوں کے گلاب

http://www.sabih-rehmani.com/books

آمنہؓ کے لالؐ کی آمد پہ جھوم اٹھے فلک
گردشِ افلاک نے جھک کر کہا، آقاؐ سلام
مرحبا، خیر البشرؐ، یا سیدیؐ، یا مرشدیؐ
دل کی ہر دھڑکن بچھادوں رہگذارِ عشق میں
یا خدا!
جگنو اڑیں میرے دیارِ شوق میں
رتجگوں کا سلسلہ محشر تلک جاری رہے
یا خدا!
ماہِ مکرّم کے حسیں لمحات میں
جب ہوا کے لب پہ بھی مہکیں تر و تازہ گلاب
جب صبا صحنِ چمن میں وجد کے عالم میں ہو،
ہر طرف خوشبو جلائے جب چراغِ آرزو
ہر کلی کے ہاتھ میں بھی موتیوں کے ہار ہوں
جب لبِ تشنہ پہ بوندیں آسمانوں سے گریں
جب دھنک کے رنگ اتریں مرغزاروں میں ہزار
جب گریں شبنم کی بوندیں پھول کے رخسار پر
جب محبت ہر دریچے میں جلے بن کر چراغ

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہر طرف گاتی پھرے میرے سخن کی روشنی
شہرِ طیبہ کی ہواؤں سے کروں میں گفتگو
دھڑکنوں کے ہاتھ اٹھیں جب سلامی کے لئے
آنکھ طوفِ گنبدِ خضرا میں جب مصروف ہو
جب قدومِ پاک کی جانب کوئی رکھے جبیں
جب چراغوں کی قطاریں بھی پڑھیں نعتِ حضورؐ
جب نیا سورج سلامی دے درِ سرکارؐ پر
آبخورے جب دعا مانگیں..... کرم کی بارشیں
سارے مشکیزوں میں جب زم زم بھرے، بادِ خنک
کہکشاں جب راستوں میں مشعلیں روشن کرے
تہنیت کے پھول برسیں خوشبوؤں کے ہاتھ پر
(روشنی کے لب مبارکباد سے مہکے رہیں)
تتلیاں سانسوں میں لاکھوں رنگ بکھراتی رہیں
یا خدا! میرا قلم رقصِ مسلسل میں رہے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

شعورِ بندگی سے یا خدا مجھ کو مشّرف کر

شعورِ بندگی
مجھ کو عطا کرنا
کہ مَیں اوہام کی چادر میں ہوں لپٹا ہوا راہی
کہ مَیں اغراض کے پیراہنوں میں ہوں چھپا رہتا
کہ مَیں اپنے مفادِ زر کی زنجیروں کا ہوں قیدی
کہ مَیں جھوٹے خداؤں کی پرستش سے رہائی کے لیے یارب!
پکاروں تجھ کو صحرا میں
پکاروں تجھ کو اپنی ذات کے بے نور گنبد سے
شعورِ بندگی کا مَیں شرف مانگوں
شعورِ بندگی سے، یا خدا، مجھ کو مشرّف کر

مجھے تُو اپنے محبوبِ مکرمؐ کا دکھا رستہ
مجھے طیبہ کے دلکش موسموں میں سانس لینے کا ہنر دے دے
مجھے توفیق دے کہ مَیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

تری حمد و ثنا لکھّوں
مجھے اظہار کی دولت کے لاکھوں بحر و بر دینا
مجھے ایسا قلم دینا
علاوہ حمد کے جو نعت بھی سرکارؐ کی لکھے
اِسے حُبِّ نبیؐ کے تو عطا کرنا کئی موسم
حروفِ نو اُسے تخلیق کرنے کا ہنر دینا
اِسے مہرِ ثنا کی روشنی دینا
اِسے عشقِ نبیؐ کے رتجگوں کی دلکشی دینا
اِسے محشر میں بھی اذنِ ثنا دینا مرے مالک!
اِسے میرے مفاداتِ حقیقی کا بنا وارث
نجاتِ اخروی کی یہ سند لکھّے سرِ محشر
ترے احکام کا پابند ہو یہ قصرِ شاہی میں
شعور بندگی
اِس کے بھی ہاتھوں کا بنے پرچم

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

نعتِ ختم المرسلیںؐ لکھتا رہوں

یا خدا!

یہ آرزو ہے

تیرے بندے کی، جسے

تُو نے بخشی ہے محبت

سرورِ کونینؐ کی

ہادیِ دارین کی

آرزو ہے

تیرے اس ناچیز پُرتقصیر کی

نعتِ ختم المرسلیںؐ لکھتا رہوں

ابرِ رحمت کے حصارِ نور میں

تا ابد زندہ رہوں

زندہ رہوں

زندہ رہوں

نعت میں زندہ رہوں

http://www.sabih-rehmani.com/books

میرے ہاتھوں پہ گھر کی بشارت بھی تحریر کر

یا خدا!
میری آنکھوں میں اشکِ رواں کے سوا
اور کچھ بھی نہیں
نارسائی کے بادل مرے سر پہ سایہ فگن
اور محرومیوں کی بجھی راکھ سے میرا کشکول مدت سے لبریز ہے
مَیں ترے گھر کے دامانِ رحمت کو تھامے
کھڑا ہوں
میرے ہاتھوں پہ گھر کی بشارت بھی تحریر کر
میرے دامن کو اپنی عطاؤں کے پھولوں سے بھر
میرے دل میں چراغوں کی لمبی قطاریں سجا
مَیں تو ہجرت کے رستے میں اُنؐ کو پکاروں گا... یا مصطفےٰؐ
یا مصطفےٰؐ
یا خدا، یا خدا، یا خدا، یا خدا

http://www.sabih-rehmani.com/books

سر برہنہ ہوں میں
دے کرم کی ردا
میرے حاجت روا
یا خدا،
یا خدا!

ثلاثی

کسمپرسی کا ہے عالم زندگانی پر محیط
سانس لینے کا تکلف کر رہا ہوں آج بھی
دے مجھے محبوب کا صدقہ، مرے اچھے خدا

http://www.sabih-rehmani.com/books

یا خدا، زخمی قلم، زخمی زباں سجدے میں ہے

یہ زمیں سجدے میں ہے یہ آسماں سجدے میں ہے
عرش کیا، کرسی بھی کیا، یہ لامکاں سجدے میں ہے

ہر طرف تیرے جلالِ پادشاہی کا ظہور
جنتِ ارضی ہی کیا، باغِ جناں سجدے میں ہے

میرے بچے تختیوں پر نام لکھتے ہیں ترا
میری بستی کا ہر اک پیر و جواں سجدے میں ہے

ہے مرے ہر لفظ کے لب پر تری حمد و ثنا
میرے محسوسات کا سارا جہاں سجدے میں ہے

میرے دل کی ایک اک دھڑکن کا ہو سجدہ قبول
میری چشمِ تر میں اشکوں کا دھواں سجدے میں ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

گردشِ افلاک مصروفِ ثنا ہے یا خدا!
چاند تارے ہی نہیں ہر کہکشاں سجدے میں ہے

دے مہذب دن کی ہر ساعت کو سجدوں کا شعور
نَسْلِ انسانی کا ہر وہم و گماں سجدے میں ہے

حاضرِ دربار ہے روزِ ازل سے روشنی
امن کی ہر فاختہ کا آشیاں سجدے میں ہے

کوفیوں کے قبضے میں ہے آج بھی آبِ فرات
کربلائے عصرِ نو کی داستاں سجدے میں ہے

ہر قدم پر اک نیا سورج مسائل کا ملا
دھوپ کی شدت میں میرا سائباں سجدے میں ہے

دور افق پر ہر کوئی جس کو سمجھتا ہے شفق
در حقیقت آسمانِ زر فشاں سجدے میں ہے

خوشبوئیں ہر دم گلستاں میں ہیں مصروفِ ثنا
جگنوؤں کا، تتلیوں کا کارواں سجدے میں ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

میرے اندر کے بھی بت خانے کا منظر دیکھئے
ایک پتھر ہی نہیں شہرِ بتاں سجدے میں ہے

آتش و آہن کا طوفاں بھی رکے گا ایک دن؟
یا خدا! زخمی قلم، زخمی زباں سجدے میں ہے

مَیں ادھورا آدمی مفلوج بچپن ہی سے ہوں
یاخدا! لکنت زدہ میری زباں سجدے میں ہے

امتِ مرسلؐ کو ظلم و جبر سے آزاد کر
یاخدا! عَرْضِ امیرِ مرسلاںؐ سجدے میں ہے

میری ہر لغزش سے کرنا درگذر محشر کے دن
یا خدا! برسوں سے عمرِ رائیگاں سجدے میں ہے

ہر ورق میری لغت کا ہے بنا حرفِ سپاس
یہ قلم رہتا ہے جو ماتم کناں سجدے میں ہے

روشنی ارض و سما کی بندگی میں ہے تری
میری پیشانی پہ سجدوں کا نشاں سجدے میں ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

میری سب محرومیوں کے لب پہ ہے تیری ثنا
میرا ہر آنسو، مری آہ و فغاں سجدے میں ہے

ہو رہا ہے بستی بستی تیری عظمت کا بیاں
قریہ قریہ ہر ترا حکمِ اذاں سجدے میں ہے

ارضِ پاکستاں کی ہر بستی مصلّے کی طرح
ہر نگر، ہر گوٹھ، ہر قریہ، گراں سجدے میں ہے

پربتوں کی چوٹیاں تسبیح پڑھتی ہیں ریاضؔ
میرے دریاؤں کا یہ آبِ رواں سجدے میں ہے

ثلاثی

مضطرب رہتے ہیں آنگن میں ہواؤں کے ہجوم
حسرتِ ناکام ہے ہر پیڑ سے لپٹی ہوئی
میرے احوالِ پریشاں کو بدل میرے خدا!

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

دے جبیں میری کو بھی اپنی عبادت کا جمال

ہر گھڑی تیرا تصور ہر گھڑی تیرا خیال
مشکلیں آسان کر دے میری، ربِّ ذوالجلال

تُو کہ یکتا اور تنہا، تُو کہ ربِّ لا شریک
تُو خدائے لم یزل ہے، تُو خدائے بے مثال

رکھ مرے دستِ طلب پر، مالکِ ارض و سما
اپنے محبوبؐ مکرّم کی ثنا گوئی کی شال

لازمی ہے آپؐ کی چوکھٹ سے دل کا رابطہ
آدمیت کا شرف ورنہ نہیں ہو گا بحال

سنگریزوں کو زباں دیتا ہے تُو پروردگار!
دے جبیں میری کو بھی اپنی عبادت کا جمال

اپنی ہر مخلوق کا روزی رساں تُو ہی تو ہے
تنگ دستی کے حصارِ بے اماں سے بھی نکال

http://www.sabih-rehmani.com/books

تیشۂ فرہاد سے بچے ہوں میرے آشنا
میرے بچوں کے بھی ہاتھوں میں ہو محنت کی کدال

کاسۂ چشمِ طلب میں روشنی ہی روشنی
صبحِ نو سے کر مرے اندر کے انساں کو نہال

عاجز و مسکین بندہ ہوں ترا، ربِّ کریم!
میری شامِ زندگی کو اپنی قدرت سے اجال

گنگناتی آبشاروں سے ملے آبِ حیات
آسمانِ علم پر چمکے ستارا و ہلال

قریۂ صبر و رضا میں خامشی کا راج ہے
قریۂ صبر و رضا میں کر کوئی پیدا بلالؓ

ان دنوں اغیار کی ہم سازشوں کا ہیں ہدف
سایۂ رحمت مری ارضِ محبت پر بھی ڈال

حالتِ سجدہ میں رہتا ہے ریاضؔ خوشنوا
ہو عطا یا رب! اسے بھی نعت گوئی میں کمال

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

مرے خدا! سرِ محشر بھی آبرو رکھنا

مری نظر کو سرِ حشر باوضو رکھنا
جمالِ گنبدِ خضرا کے رو برو رکھنا

ادب کے چاند اترتے ہوں جس کے دامن میں
جوارِ لوح و قلم میں وہ آبجو رکھنا

خلا میں نقشِ کفِ پا حضورؐ کے ڈھونڈوں
مری سرشت میں، یارب! وہ جستجو رکھنا

جنابِ سرورِ کونینؐ کے تصدّق میں
مرے خدا! سرِ محشر بھی آبرو رکھنا

ترے حضورؐ کھڑا ہوں میں سر جھکائے ہوئے
چراغ ہاتھ پہ حرفِ دعا کے تو رکھنا

مرے قلم کو بھی دے کر سجود کی لذت
ورق پہ حرفِ تمنائے رنگ و بو رکھنا

http://www.sabih-rehmani.com/books

مرے وطن کے دریچوں میں چاندنی اترے
کرم کا دائرہ میرے بھی چار سو رکھنا

ثنائے مرسلِ آخرؐ کا مرتبہ ہے بلند
ہر امتحاں میں غلاموں کو سرخرو رکھنا

مرے خدا! دمِ رخصت بھی میری آنکھوں میں
شبیہِ گنبدِ خضرا کو ہو بہو رکھنا

بڑا ثواب ہے کشتِ دل و نظر میں ریاضؔ
ثنا کے پھول کھلانے کی آرزو رکھنا

قطعہ

نقشِ قدم حضورؐ کے ہیں روشنی کے پھول
نقشِ قدم حضورؐ کے مژدہ بہار کا
نقشِ قدم حضورؐ کے دستارِ زندگی
سرمایہ ہیں ریاضؔ یہ مدحت نگار کا

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

روزِ محشر بھی لکھوں تیری ثنا کے کالم

قریۂ جاں میں کھلیں حمد و ستایش کے علَم
صرف زیبا ہے تری ذات کو ہر جاہ و چشم

حوصلہ دیتا ہے تاریک جزیروں میں تو ہی
آج بھی رکھ تُو مری عرضِ تمنا کا بھرم

آج بھی ابرِ سخا جھوم کے اٹھے، یارب!
آج بھی میری ہر اک سانس ہے محتاجِ کرم

ایک معبودِ حقیقی ہے تری ذاتِ قدیم
اور باطل ہیں مری ذات کے اندر کے صنم

بندۂ عاجز و بیکس کی ہے اوقات ہی کیا
روزِ محشر بھی لکھوں تیری ثنا کے کالم

تشنہ کامی مری مٹی کی پکارے تجھ کو
اپنی آغوش میں لے لے مجھے دامانِ کرم

http://www.sabih-rehmani.com/books

روشنی ہو مری بستی کے دریچوں میں کبھی
پھر دیے رکھے فصیلوں پہ ہوائے برہم

کتنی صدیوں سے ہیں مقروض کسی کی نسلیں
ایک اک مٹی پہ خوشحالی کا اترے پرچم

تھام لے انگلی مری شہرِ مدینہ کی ہوا
مرکزِ عشق کی جانب اٹھیں اب میرے قدم

تیرے محبوبؐ مکرم کی شفاعت ہو نصیب
حرفِ بخشش ہو مری فردِ جرائم میں رقم

عجز کے پھول کھلیں کشتِ ہنر میں یارب!
سجدۂ شکر بجا لائیں مرے لوح و قلم

http://www.sabih-rehmani.com/books

میرے تمام گوٹھ گراؤں کی خیر ہو

یارب! مرے وطن کی ہواؤں کی خیر ہو
شہروں کی، بستیوں کی، گراؤں کی خیر ہو

اہلِ وطن کے لب پہ کھلیں عافیت کے پھول
ٹوٹے ہوئے دلوں کی صداؤں کی خیر ہو

سر پر سلامتی کی فضا تا ابد رہے
آقائے محتشمؐ کے گداؤں کی خیر ہو

امن و اماں کے چاند زمین سے اگیں ہزار
ہر ہر افق پہ کالی گھٹاؤں کی خیر ہو

اٹھے ہوئے ہیں ہاتھ تری بارگاہ میں
معصوم بچیوں کی دعاؤں کی خیر ہو

ہر قصرِ آرزو میں سدا روشنی رہے
سہمی ہوئی سبھی کی نداؤں کی خیر ہو

http://www.sabih-rehmani.com/books

شب خون آمروں کے پڑے تخت و تاج پر
جمہوریت کی سبز عباؤں کی خیر ہو

اس پاک سر زمیں سے اٹھا ہے مرا خمیر
اس پاک سرزمیں کی فضاؤں کی خیر ہو

جلتے رہیں چراغ منڈیروں پہ حشر تک
ارضِ وطن سے میری وفاؤں کی خیر ہو

میرا وطن بھی ارضِ محمدؐ ہے یاخدا!
میرے لبوں پہ میری نواؤں کی خیر ہو

یارب! ضعیف ماں کی دعاؤں کی لاج رکھ
میرے تمام گوٹھ گراؤں کی خیر ہو

بیٹوں کی راہ دیکھتی رہتی ہیں رات دن
اشکوں میں بھیگتی ہوئی ماؤں کی خیر ہو

میرے قلم نے اشک سمیٹے ہیں آج بھی
مولا! مرے قلم کی صداؤں کی خیر ہو

http://www.sabih-rehmani.com/books

تمام حسن ہے تخلیق ربِّ اکبر کی

گلاب، چاند، قلم، تتلیاں، صبا، جگنو
دھنک، چراغ، شجر، خوشبوئیں، ورق، شبنم
درِ حضورؐ پہ آ کر درود پڑھتے ہیں
تمام حسن ہے تخلیق ربِّ اکبر کی
تمام حسن ہے صدقہ مرے پیمبرؐ کا
تمام حسن جو ارض و سما کی زینت ہے
مرے حضورؐ کے نقشِ قدم کا پرتو ہے
مرے حضورؐ کے در پر سلام کرتا ہے

مرے خدا! مجھے لوح و قلم عطا کر دے
تمام حسن کو تُو نعتِ مصطفیٰؐ کر دے

http://www.sabih-rehmani.com/books

یا خدا! مجھ پر بھی ہوں لوح و قلم کی بارشیں

مستقل ہوں، یا خدا! مجھ پر کرم کی بارشیں
رات دن حبِّ رسولِ محتشمؐ کی بارشیں

مَیں کہ اِک مدحت نگارِ سیدِ کونینؐ ہوں
یا خدا! مجھ پر بھی ہوں لوح و قلم کی بارشیں

سب حروفِ آرزو اب رقص کے عالم میں ہیں
شامِ تنہائی میں کر دے کیف و کم کی بارشیں

ملتزم پر مَیں نے دیکھا ہے دعاؤں کا ہجوم
دیدۂ تر پر مسلسل ہوں حرم کی بارشیں

عظمتِ ماضی کو لوٹا دے تجھے تیری قسم
امتِ بے بس پہ ہوں ہر دم کرم کی بارشیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

در کھلا رکھا ہے زنداں کا امیرِ شہر نے
ہو رہی ہیں تیرے بندوں پر ستم کی بارشیں

روز و شب ہیں آنسوؤں میں آج بھی بھیگے ہوئے
روز و شب ہوں رحمتِ میرِ اممؐ کی بارشیں

جاں نثارانِ نبیؐ کی مشکلیں آسان کر
ہوں اِدھر سرکارؐ کے نقشِ قدم کی بارشیں

کیا عرب کے آبِ رحمت پر ہمارا حق نہیں
کیا مقدر میں ہمارے ہیں عجم کی بارشیں

ملتمس ہے گنبدِ خضرا کا دیوانہ ریاضؔ
اس کے پیڑوں پر نہ ہوں رنج و الم کی بارشیں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

تشنہ ہونٹوں پر لکھا ہے مَیں نے بھی حرفِ دعا

زندگی اور موت کی ہوں کشمکش میں مبتلا
مشکلیں آسان کر دے اے مرے مشکل کشا

زندگی کی بھیک دے مجھ کو مرے ربِّ کریم!
بن کے آیا ہوں مَیں تیرے در پہ حرفِ التجا

جھوٹ تخت و تاج کا وارث بنا ہے ان دنوں
قریہ قریہ چل رہی ہے شامِ غربت کی ہوا

اپنی ہر مخلوق کا روزی رساں تو ہی تو ہے
کون ہے تیرے سوا میرے خدا، حاجت روا

عدل کی زنجیر کو کھانے لگی دیمک یہاں
ٹوٹ جائیں اب منافق ساعتوں کے دست و پا

فیصلہ کرنا نہیں ممکن رہا شر کے خلاف
اس قدر مجرم عدالت میں ہوئے ہیں لب کشا

http://www.sabih-rehmani.com/books

میرے آنگن میں اگا خوش رنگ پھولوں کی قطار
تشنہ ہونٹوں پر لکھا ہے مَیں نے بھی حرفِ دعا

ہر قدم زندہ رہے میرے چراغوں کا وجود
یا خدا! ارضِ وطن کی مانگ میں تارے سجا

قتل گاہوں کو سجانا شوق ہے ان کا مگر
رہنماؤں کو ملے، یارب! شعورِ کربلا

تیرگی سارے زمانوں کی خریدی جا چکی
یا خدا! میری ہتھیلی پر نئے سورج اُگا

مَیں ترے محبوبؐ کی توصیف ہی کرتا رہوں
یا خدا! مہکا رہے میرا چمن زارِ ثنا

آج بھی جمہور کی آواز پر اترا عذاب
آج بھی مسموم کر ڈالی گئی گھر کی فضا

بے حیائی مسندِ تہذیب پر قابض ہے آج
دخترِ حوّا کی آنکھوں میں نہیں شرم و حیا

http://www.sabih-rehmani.com/books

پیکرِ جود و سخا ہیں، پیکرِ لطف و کرم
یا خدا! صدقہ ملے مجھ کو شہِ لولاکؐ کا

آج بھی ہر ہر قدم پر ہے مکافاتِ عمل
آج ہے نیلام گھر میں بادشاہوں کی انا

خود پسندی کا ضمیمہ ہے انا کی تیرگی
آتشِ نمرود میں نمرودیت کو بھی گرا

شام بستی کی منڈیروں سے اٹھاتی ہے چراغ
قافلے والے بھلا بیٹھیں نہ اپنا راستہ

جب بھی چاہوں مَیں ترے در پر پہنچ جایا کروں
میرے مولا! میرے اندر سے نیا رستہ بنا

چاند تاروں پر کمندیں ڈالتے کیسے، ریاضؔ
بند کر رکھی ہے ہم نے خود کتابِ اِرتقا

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

مَیں تفہیمِ حروفِ التجا ہوں کر مدد میری

ترے در پر خدایا! آ گرا ہوں کر مدد میری
غلافِ کعبہ کو تھامے کھڑا ہوں کر مدد میری

بہت مشکل ہے سانسوں کا تسلسل بھی رہے قائم
عجب امراض میں مَیں مبتلا ہوں کر مدد میری

ترے محبوبؐ کی ذاتِ مکرم ہی وسیلہ ہے
الٰہی! اک غلامِ مصطفیٰؐ ہوں کر مدد میری

مجھے تاجِ مدینہ کی رعایا ہی میں رکھ شامل
مدینے کی طرف میں چل رہا ہوں کر مدد میری

مصائب کی ہوائے بے اماں پھرتی ہے بستی میں
مَیں عَصرِ خوف کی اک کربلا ہوں کر مدد میری

دکھائی کچھ نہیں دیتا مسائل کے اندھیروں میں
سرِ بازار مقروضِ انا ہوں کر مدد میری

http://www.sabih-rehmani.com/books

مرے ہونٹوں پہ بھی لکھ دی گئی ہے تشنگی، یارب!
بظاہر دیکھنے میں خود گھٹا ہوں کر مدد میری

اذیت ناک لمحوں کی گرفتِ ناروا میں ہوں
مَیں تفہیمِ حروفِ التجا ہوں کر مدد میری

تمناؤں کو اپنی ہچکیوں میں باندھ لایا ہوں
ترے در پر کھڑا مَیں رو رہا ہوں کر مدد میری

زمانے بھر کی نفرت میرے کشکولِ طلب میں ہے
مَیں محرومی کے جنگل میں پڑا ہوں کر مدد میری

جلے خیموں میں کب تک میں سجاؤں گا جلی آنکھیں
حوادث کی ہواؤں سے بجھا ہوں کر مدد میری

مرے لفظوں کی سب بیساکھیاں کاغذ کی کشتی ہیں
چراغِ آرزو بن کر جلا ہوں کر مدد میری

جزیرے میں قبائل ڈھول پیٹے جائیں گے کب تک
بھنور میں کشتیوں کا ناخدا ہوں کر مدد میری

http://www.sabih-rehmani.com/books

چمن زارِ دعا میں چاندنی افلاک سے اترے
مَیں اپنی ذات ہی میں انخلا ہوں کر مدد میری

مرے بچوں کے اکثر خواب تعبیریں نہیں رکھتے
مَیں خود سہمی ہوئی سی اک صدا ہوں کر مدد میری

مَیں طشتِ آرزو میں رکھ کے لایا ہوں قلم اپنا
حروفِ نو سے بھی نا آشنا ہوں کر مدد میری

مرے حصے کا پانی بھی چرا کر لے گئے ظالم
مَیں خالی آبخورے دیکھتا ہوں کر مدد میری

مری کشتِ ادب میں پھول کھلتے ہیں غلامی کے
نبی جیؐ کا غلامِ بے نوا ہوں کر مدد میری

تُو خالق ہے تری تخلیق نے تجھ کو پکارا ہے
کروں کیا عرض؟ چشمِ تر بنا ہوں کر مدد میری

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

فصیلِ ارضِ وطن پر بھی معجزے برسیں

علوم و فن کے کئی لاکھ سلسلے برسیں
مرے خدا! مری بستی میں آئنے برسیں

قلم، حصارِ اَنا میں سسک رہا ہے ابھی
جو صرف عدل پہ مبنی ہوں فیصلے برسیں

مرے خدا! مجھے ابلاغ کا سمندر دے
کتابِ دیدۂ پرنم کے حاشیے برسیں

بہت قریب دھڑکتے ہوں دل مکینوں کے
بہت ہی دور کہیں جا کے فاصلے برسیں

اٹھے ہوئے ہیں زمینوں کے ہاتھ بھی کب سے
ترے ہی فضلِ مسلسل کے دائرے برسیں

چہار سمت سے یلغار ہے حوادث کی
جہانِ ربط و مراسم میں حوصلے برسیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

فضا میں کب تلک اڑتی رہیں گی میرے خدا!
برہنہ شاخ پہ چڑیوں کے گھونسلے برسیں

سجائے پھرتے ہیں ہم لوگ خواب آنکھوں میں
فلک سے آج بھی آنگن میں چاند سے برسیں

خزاں کی قید میں برسوں رہا ہوں میرے خدا!
مرے درختوں پہ پتے ہرے بھرے برسیں

ہر ایک پھول پہ جگنوں ہوں، تتلیاں ہوں ہزار
روش روش پہ بہاروں کے قافلے برسیں

گرفتِ شام میں مشکل سے سانس لیتا ہوں
ترے کرم کی گھٹاؤں کے جمگھٹے برسیں

سروں پہ حشر کا سورج برستا رہتا ہے
تمام سائے جو پیڑوں کے ہیں گھنے برسیں

ہوائے شہرِ مدینہ ادھر سے بھی گذرے
اداس شام میں مدحت کے رتجگے برسیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

ادا کروں میں مناسک تمام تر، یارب
قدم قدم پہ عبادت کے راستے برسیں

دعا قبول ہو میری خدائے ارض و سما!
فصیلِ ارضِ وطن پر بھی معجزے برسیں

چراغِ عشقِ نبیؐ لامکاں میں روشن ہیں
چراغِ عشقِ نبیؐ آسماں تلے برسیں

ریاضؔ اپنی دعاؤں میں لکھ یہی مصرع
مری زمین پہ بادل بھی ضبط کے برسیں

❁

یارب! اک التجا مری تیرے حضور ہے
آنکھیں مری حضورؐ کے در سے جدا نہ ہوں

http://www.sabih-rehmani.com/books

اے خدا! مشکل کشا، آسانیاں آسانیاں

مہربانی مجھ پہ فرما، اے خدائے مہرباں!
ختم ہو جائے مری محرومیوں کی داستاں

صرف تنہا ہے تری ہی ذات اے رب کریم!
در گذر کی التجا ہے میرے اشکوں میں رواں

اپنے بندوں کو تمیزِ خیر و شر کا دے ہنر
کفر بکتا ہے تسلسل سے امیرِ کارواں

جس قدر جھوٹے خدا ہیں سب کی اب تدفین ہو
ہو نصابِ عشق ہر انسان کا، حکمِ اذاں

عاجز و مسکیں سا بندہ ہوں، مری اوقات کیا
کیا لکھے میرا قلم اور کیا کہے میری زباں

وادیوں میں آگ برساتا ہے ابلیسی نظام
خوف کی چادر میں ہیں لپٹے ہوئے پیر و جواں

http://www.sabih-rehmani.com/books

کب تلک بادِ صبا پہنے گی صرصر کا لباس
کب تلک ٹوٹیں گی گلشن پر ہزاروں بجلیاں

سرکشی موجوں کی کب سے ہے ہماری ہمسفر
کب نہیں الجھے ہوا سے کشتیوں کے بادباں

میرے بیٹے پر کرم کی بارشیں دن رات ہوں
اے خدا! مشکل کشا، آسانیاں آسانیاں

اُنؐ کے قدموں کا ملے دھوون مری اولاد کو
رزق دے وافر تُو ان کو اے خدائے آسماں!

سرورِ کونینؐ کے صدقے میں سب کو بخش دے
تیرے بندے تیرے در سے اٹھ کے اب جائیں کہاں؟

ہر طرف نمرود ہیں، فرعون ہیں، شدّاد ہیں
اک قیامت ہو گئی برپا زمیں پر ناگہاں

خونِ ناحق میں ہے کس کا گھر کا گھر ڈوبا ہوا
کس کے آنگن سے اٹھا شامِ غریباں کا دھواں

http://www.sabih-rehmani.com/books

پھول سے بچے لہو کی آگ میں جلتے رہے
الامان و الامان و الامان و الاماں

سجدہ ریزی چشمِ تر کی ہو مرے مولا! قبول
لرزہ بر اندام ہے کب سے مصلّے پر گماں

چھپ گیا خورشید مغرب کے اندھیروں میں اُدھر
چھپ گئی گردِ غبارِ شب میں روشن کہکشاں

یاخدا! ہے مضطرب حوا کی بیٹی آج بھی
اس کے سر پر تیری رحمت ہر گھڑی ہو زرفشاں

سسکیاں لپٹی ہوئی ہیں ہر دعا کے ہاتھ سے
خامشی کے ہیں سمندر میں مرے نطق و بیاں

باد و باراں میں کھڑا ہے ایک مدت سے کوئی
جانتا ہے تو کہ اس کی کاغذی ہیں کشتیاں

یاخدا! میرے خدا! فریاد سن، فریاد سن
آگ کی بارش میں ہیں پھر بستیوں کی بستیاں

http://www.sabih-rehmani.com/books

تیری رحمت کے گھنے بادل کہاں روپوش ہیں
بن گئیں حرفِ دعا سوکھی ہوئی سب کھیتیاں

خوشۂ گندم دکھائی دے تو دے کیسے مجھے
گم ہوئی ہیں میرے کھیتوں میں سنہری بالیاں

میرے مشکیزوں میں اک قطرہ بھی پانی کا نہیں
چھین لیں مجھ سے خنک پانی کی کس نے بدلیاں

گھر کے دروازے مہاجن پر کسی نے کھول کر
اس کے سر پر اپنی غیرت کی رکھی ہیں گٹھڑیاں

عکس غائب ہو گئے، خالی ہوئے سارے فریم
چوکھٹوں میں رہ گئیں باقی مری حیرانیاں

ہم کہاں مالک رہے اپنے خزانوں کے ریاضؔ
رہزنوں کے ہاتھ پر رکھ دی ہیں ان کی چابیاں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

نصابِ عدل کے زندہ قلمدانوں میں زندہ رکھ

مجھے ذکرِ پیمبرؐ کے گلستانوں میں زندہ رکھ
حروفِ نعت کے روشن شبستانوں میں زندہ رکھ

مجھے اڑنا سکھا بطحا کی وادی کی فضاؤں میں
مدینے کے گلی کوچوں کے دیوانوں میں زندہ رکھ

مَیں پابندِ سلاسل ہوں، پسِ زنداں مرے مولا!
نصابِ عدل کے زندہ قلمدانوں میں زندہ رکھ

محیطِ جان و دل شامِ غریباں کی ہے تاریکی
یدِ بیضا کے سورج کو گریبانوں میں زندہ رکھ

صراطِ عشق سے بھٹکے ہوؤں کو دے ابھی مہلت
قیامِ حشر سے پہلے بھی انسانوں کو زندہ رکھ

اگرچہ امتِ بے بس بڑی نادان ہے، لیکن
حصارِ ابرِ رحمت میں مسلمانوں کو زندہ رکھ

http://www.sabih-rehmani.com/books

طنابیں ان کے خیموں کی ہوا نے کاٹ ڈالی ہیں
مرے بچّوں کے مستقبل کے ارمانوں کو زندہ رکھ

رعایا کے لبِ تشنہ کی جو شدت کو بھی سمجھیں
خداوندا! زمیں پر ایسے سلطانوں کو زندہ رکھ

سرور و کیف میں ڈوبی رہیں ہر شخص کی آنکھیں
خدایا! اس برس بھی میرے میخانوں کو زندہ رکھ

ثنا کے مرغزاروں میں ادب سے روشنی اترے
خنک آبِ دعا کے سبز پیمانوں کو زندہ رکھ

قبائل بستیوں میں ڈھول لے آئے ہیں جنگل سے
تُو اس ماحول میں یارب! ثنا خوانوں کو زندہ رکھ

ریاضؔ بے نوا کی التجا ہے، قادرِ مطلق!
چراغِ مرسلِ آخر کے پروانوں کو زندہ رکھ

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

رحمتِ یزداں کا در میرے خرابے میں کھُلا

یا خدا! شہرِ سیاست میں چلے ٹھنڈی ہوا
کسمپرسی کے ہے عالم میں مری ارضِ دعا

تیرگی ماتم کناں اپنی صفِ ماتم پہ ہو
میری بستی کو چراغوں کی نئی بستی بنا

دیکھ، مٹی میں ملی ہے آبرو ہر شخص کی
اپنے ہر بندے کے سر پر دے تحفظ کی ردا

چھین لی شدت پسندی نے ردائے اعتدال
ہر کسی انسان کو تُو سیدھے رستے پر چلا

آدمی پھر گمرہی کی راکھ ہے اوڑھے ہوئے
ابنِ آدم کی کھلی آنکھوں میں ہو شرم و حیا

اپنی ہر مخلوق کا مشکل کشا تُو ہی تو ہے
اپنی ہر مخلوق کا روزی رساں ہے تو خدا

http://www.sabih-rehmani.com/books

یا خدا! تیری فضائے عشق لامحدود ہے
مصطفیٰ ہی مصطفیٰ ہیں مصطفیٰ ہی مصطفیٰ

عافیت کے سبز خیمے ہر گلی کے موڑ پر
ایک اک لمحہ ہے شر کے خوف میں لپٹا ہوا

برف کے کہسار میں روشن ہیں ماؤں کے چراغ
حشر تک ان پر گرے بارانِ رحمت، یاخدا!

جرم جتنے بھی ہوئے سرزد، ہو اُن سے درگذر
سن خداوندِ مقدس، سن مری ہر التجا

اس سے بڑھ کر اور کیا بندہ نوازی ہو، ریاضؔ
رحمتِ رب کا بھی در میرے خرابے میں کھُلا

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

بندہ ہوں ترا خوئے مناجات عطا کر

سرکارؐ کے ہر نقش کی خیرات عطا کر
خوشبو میں بسے لفظ کی سوغات عطا کر

دے نعتِ پیمبرؐ کا مجھے اذنِ مسلسل
انوار میں ڈوبے ہوئے جذبات عطا کر

دولت کی ہے تقسیم غلط ہاتھوں میں مولا!
دے عدل کی زنجیر، مساوات عطا کر

صحرا ہی نہیں تشنہ ہیں بستی کی زمینیں
طیبہ کے چمن زار کی برسات عطا کر

انسان مفادات کا قیدی ہے ازل سے
توصیفِ نبیؐ کی اِسے آیات عطا کر

سجدوں کی حلاوت کے سمندر بھی مجھے دے
بندہ ہوں ترا، خوئے مناجات عطا کر

http://www.sabih-rehmani.com/books

علَم اُس کی توحید کے کھُل رہے ہیں

مری داستاں اَن گنت حادثوں میں بٹی ہے
مَیں خود اپنے ریزے سمیٹوں گا کب تک
دکھائی مجھے کچھ بھی دیتا نہیں
مگر میرے خالق کی ساری خدائی میں حمد و ثنا کے
دریچے کھلے ہیں
مَیں اپنے دکھوں کا کفن اپنے سر سے لپیٹے
یہ کن گہری سوچوں میں ڈوبا ہوا ہوں
اندھیروں میں سورج پگھلنے لگے ہیں
خدا کی خدائی میں پھولوں کی بارش کئی دن سے خوشبو
لٹاتی رہی ہے
پرندے فضاؤں میں اڑتے رہے ہیں
دھنک کے سبھی رنگ ابھرتے رہے ہیں
یہاں تتلیوں جگنوؤں کی قطاریں

http://www.sabih-rehmani.com/books

نئے دن کے رستوں پہ آنکھیں بچھا کر
سحر کے اجالوں میں کھوئی رہی ہیں
بہت رحمتیں میرے دل پر برستی رہی ہیں
مجھے اپنی محرومیوں کا کوئی دکھ نہیں ہے
مَیں غم کی چٹانوں کو اپنے بدن میں چھپائے ہوئے ہوں
صبا اُس کی حمد وثنا کے چراغوں کو کب سے اٹھائے
سرِ رہگذر روشنی اپنے ہاتھوں سے تقسیم کرتی رہی ہے
علَم اُس کی توحید کے کھُل رہے ہیں
ازل سے ابد تک ..... وہ سب کا خدا ہے
خدا کی بزرگی کا اعلان کرتے ہوئے روشنی کھو گئی ہے
اُسی کی تجلّی میں گم ہو گئی ہے
ہوا اُس کے دربارِ عفو و کرم میں
اِدھر سے اُدھر جا رہی ہے
اُدھر سے اِدھر آ رہی ہے
خنک پانیوں کے کٹورے بھی تقسیم ہونے لگے ہیں
نبی جیؐ کے صدقے میں رحمت کے بادل برسنے لگے ہیں
پیمبرؐ کی رحمت کی چادر مرے دونوں شانوں پہ ڈالی گئی ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

کئی روشنی کے دیے میرے ہاتھوں پہ رکھ کر
ہوا چھپ گئی ہے گھنی جھاڑیوں میں
مَیں آ قاؐ کے قدموں میں بیٹھا ہوا ہوں
حصارِ کرم مجھ کو گھیرے ہوئے ہے
خنک موسموں نے مدینے کی ٹھنڈی ہوائیں فضا میں سجائی ہوئی ہیں
مجھے ایسے محسوس ہونے لگا ہے
مَیں آ قاؐ کے قدموں میں آنکھیں سجا کر
ادب سے کھڑا ہوں
مرے سامنے ایک محراب سی بن گئی ہے
مگر، ہمسفر! میرے سجدوں سے پہلے
کتابِ دعا میرے ہاتھوں میں دے دے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

چراغوں کی لوؤں کو تیز کر دینے کا موسم ہے

گناہوں کی اٹھا کر گٹھڑیاں
یا رب!
تری چوکھٹ پہ آیا ہوں
جھکا ہے سر ندامت سے ..... پشیماں ہوں
نگاہیں اٹھ نہیں پاتیں .....مَیں مجرم ہوں
عمل کا دائرہ کوئی مکمل ہو نہیں پایا ..... نکمّا ہوں
ترے در پر پڑے آبِ خنک کے مَیں کٹوروں سے
خنک پانی کا اک قطرہ بھی پینے کے نہیں قابل
خدائے مصطفیٰؐ!
دامانِ تر کی لاج رکھ لینا
مرے ہر اک گنہ سے درگذر کر کے
مرے ہاتھوں میں بخشش کا بھی پروانہ تھما دینا
کرم کی روشنی دامانِ حرفِ آرزو میں، یا خدا! دے کر مجھے
آسودہ کر دینا

http://www.sabih-rehmani.com/books

ترے گھر کی تجلی میں مری آنکھیں نہیں کھُلتیں
مری سوچیں ابھی تک تنگ گلیوں میں مقیّد ہیں
مَیں اکثر چونک پڑتا تھا
مَیں اکثر چونک پڑتا ہوں
ابھی تک چونک پڑنے کی مَیں کیفیت کا قیدی ہوں
مرے سجدوں کی بے تابی ترے در پر ہے لے آئی
جہاں انوار کی بارش مسلسل ہوتی رہتی ہے
جہاں خود میزباں، میرا خدا ہے اپنے بندوں کا
جہاں نقشِ قدم روشن ہیں سلطانِؐ مدینہ کے
جہاں دامانِ تر کی لاج رکھتا ہے خدا سب کا
جہاں جھولی میں کھلتے ہیں مرادوں کے کئی گلشن
جہاں کردار کی تعمیر کی بنیاد پڑتی ہے
جہاں اُس کی ربوبیت نظر آتی ہے زائر کو
جہاں اُس کی الوہیت کے سورج ہی چمکتے ہیں
جہاں وحدانیت کے ہر افق پر چاند نکلے ہیں
جلالِ پادشاہی اس قدر کہ پاؤں رک جائیں
کرم اتنا کہ بڑھ کر تھام لے ہر ایک مجرم کو

http://www.sabih-rehmani.com/books

طوافِ کعبۂ اقدس میں کیا مصروف ہوں مَیں بھی؟
مجھے بھی کیا خدا سے ہمکلامی کی ملی عزت؟
مری سب التجائیں عاجزی کا تاج پہنیں گی؟
دعائیں میرے ہونٹوں پر ادب سے مسکرائیں گی؟
خدا کے گھر کا دروازہ کھُلا ہے مجھ سے عاصی پر؟
کھڑا ہوں سامنے میں سنگِ اسود کے ..... یہ کیا سچ ہے؟
مطافِ کعبہ میں آنسو گرے ہیں میری آنکھوں سے؟
(مرے ان آنسوؤں میں سب دعائیں میری لپٹی ہیں)
ملی ہے ملتزم پر ہاتھ رکھنے کی مجھے مہلت؟
مجھے رکنِ یمانی پر
دعائیں طشت میں رکھ کر
طوافِ کعبہ میں مصروف رہنا ہے؟
مَیں نقشِ پائے ابراہیم سے کچھ دور رو رو کر
نوافل بھی ادا کر لوں
صبا مجھ کو، مری انگلی پکڑ کر لے کے آئی ہے
جلالِ پادشاہی میں مری ہستی بھی کھو جائے
ریاضؔ اب ہوش میں آؤ

http://www.sabih-rehmani.com/books

مقدر کے ستاروں کی بلائیں لو
ہوائیں شہرِ اقدس کی دعائیں تم کو دیتی ہیں
کھڑا کر دو مجھے اُس راستے پر جو درِ اقدس پہ جاتا ہے
حضوری کا مجھے پیغام پہنچا ہے مدینے سے
چراغوں کی لوؤں کو تیز کر دینے کا موسم ہے

قطعہ

مَیں اک زخمی پرندہ ہوں، مجھے اڑنے کی طاقت دے
چمن میں آشیاں کے چند تنکے بھی نہیں ملتے
کوئی تتلی نہیں اڑتی، کوئی جگنو نہیں اڑتا
گلابِ سرخ اب شاخِ برہنہ پر نہیں کِھلتے

http://www.sabih-rehmani.com/books

میرے لب پر بھی ہے اک حرفِ دعا

تُو مرا مشکل کُشا
تُو مرا حاجت روا
تُو ہی معبودِ حقیقی
مالکِ ارض و سما
خالقِ کون و مکاں
اپنی ہر مخلوق کا روزی رساں
میرے لب پر بھی ہے اک حرفِ دعا
میرے خدا، میرے خدا!
میرے ہر حرفِ ثنا کو بھی ملے اذنِ بقا
میرے خدا، میرے خدا!
یہ محمدؐ کی غلامی کی ردا
تُو نے ہی کی ہے عطا
یہ غلامی کا سبق
میری نسلوں کو قیامِ حشر تک ازبر رہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

غریبِ شہر

غریبِ شہر امارت ضرور ہے شاعر
گدازِ عشقِ پیمبرؐ ہے اِس کے سینے میں
غنا و فقر کی دولت ہے اِس کے کاسے میں
ثنائے مرسلِ آخر کے پائے تخت میں یہ
فصیلِ شب پہ ہزاروں چراغ رکھتا ہے
ثنا کے نقرئی سکے ہیں اِس کے ہاتھوں میں
کتابِ حمد و ثنا کے ورق ورق پہ یہ
فلک کے چاند ستارے سجاتا رہتا ہے
زرِ ادب کے خزانے میں حق تصرّف کا
رکھا ہے اِس کی جبلت میں تو نے ہی مولا!
وقارِ لوح و قلم شاملِ فرائض ہے
(زمانہ اہلِ محبت سے بے خبر ہی رہا)
ہوس کدوں کے پجاری یہ غور سے سن لیں
غریبِ شہر امارت ضرور ہے شاعر

http://www.sabih-rehmani.com/books

غریبِ شہرِ محبت نہیں..... خیال رہے
زرِ خلوص مقدّر ہے اُنؐ کے شاعر کا
نہیں ہے اطلس و کمخواب جسم پر جس کے
نہ تاج سر پہ جواہر کا جگمگاتا ہے
نہ تخت جس پہ ہوا آبِ زر کا چھڑکاؤ
مگر عجیب سا منظر درِ نبیؐ پر ہے
وہی ریاض جو دنیا کی ٹھوکروں میں تھا
حصارِ چشمِ کرم میں ازل سے رہتا ہے
زرِ خلوص کی تقسیم، اِس کا منصب ہے
ہر ایک زائرِ طیبہ کے ہاتھ پر بوسے
سجا رہا ہے محبت سے رات دن شاعر
وہی ریاض نکما تھا جو زمانے میں
وہی ریاض پیمبرؐ کا ایک شاعر ہے
یہی حوالہ قیامت میں کام آئے گا
مرے خدا!
مجھے عشقِ نبیؐ کی دولت دے
قلم کی نوک پہ میلہ لگے بہاروں کا

http://www.sabih-rehmani.com/books

مرے خدا!
میں لکھوں نعتِ مرسلِ آخرؐ
ورق پہ چاند ستاروں کے قافلے اتریں
حروفِ نعتِ پیمبرؐ کو چوم لیں جھک کر
خلش ضمیر کی زندہ رہے قیامت تک

فردیات

اسی امید پہ چلتا رہا ہے کارواں اپنا
کبھی تو سبز لمحوں کا بھی نخلستان آئے گا

تلاشِ رزق میں اڑتے ہوئے پرندوں کا
مرا خدا ہے نگہبان دشت و صحرا میں

http://www.sabih-rehmani.com/books

آسودگی اُگے ترے گھر کی منڈیر پر

(اپنی پیاری بیٹی سیرت عارف کی کینڈا روانگی کے موقعہ پر)

یارب! سکون و امن کے لاکھوں ہزار پھول
سیرت کی سبز سبز سی جھولی میں ڈال دے
اَن دیکھے راستوں کے نشیب و فراز میں
تو عافیت کے چاند ستارے اچھال دے

یارب! ترے رسولؐ کی ادنیٰ سی ہے کنیز
تنہا ہے، ساتھ حور و ملک کا رہے ہجوم
لاکھوں ہوں اعتماد کے جگنو بھی ہمرکاب
ہر ہر قدم پہ نور بکھیریں مہ و نجوم

آسودگی اُگے ترے گھر کی منڈیر پر
شبنم گلی میں رنگ لٹایا کرے بہت
میری دعا ہے، سیرت و عارف، خدا کرے
خاکِ وطن کی یاد بھی آیا کرے بہت

http://www.sabih-rehmani.com/books

خوشبو بھری ہوائیں وطن کی ملائیں ہاتھ
جھولی تمہاری سبز ہمیشہ بھری رہے
کرنا دعا نبی کے وسیلے سے رات دن
کھیتی تمہارے گھر کی ابد تک ہری رہے

عارف کو عمرِ خضر عطا کر مرے خدا
پاکیزگی کے نور سے روشن رہے ضمیر
سب ہی رہیں دعاؤں کے جھرمٹ میں رات دن
ہاتھوں میں روشنی سے بنے عمر کی لکیر

ہونٹوں پر التجا کے سوا کچھ نہیں دھرا
بندہ ترا ہوں، شکر ہو کیسے ترا ادا
سردارِ مرسلینؐ کے تصدق سے ہر گھڑی
فضل و کرم ہو میرے گھرانے پہ یاخدا

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

اپنی ہر سانس میں اُس کو ڈھونڈا کرو

اپنے اللہ سے ہر چیز مانگا کرو
مشکلوں میں اُسی کو پکارا کرو

اپنی مخلوق کا وہ ہے مشکل کشا
کاغذی کشتیوں کا بھی ہے ناخدا
اُس کے در پر جھکو بن کے حرفِ دعا
حمد اُس کی، جبینوں پہ لکھّا کرو

طاقِ جاں میں اتارے گا وہ روشنی
شاخِ دل پر کھلا دے گا کلیاں نئی
اپنے محبوبؐ کا دے گا صدقہ وہی
صرف اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو

http://www.sabih-rehmani.com/books

اپنے بندوں کی سنتا ہے وہ التجا
اپنے بندوں کو کرتا ہے سب کچھ عطا
اپنے بندوں کا ہے اک وہی آسرا
اُس کے فضل و کرم پر بھروسہ کرو

ہاتھ خالی کوئی در سے لوٹا نہیں
اُس کا سورج کسی شب بھی ڈوبا نہیں
اُس کی رحمت سے مایوس ہونا نہیں
اپنی ہر سانس میں اُس کو ڈھونڈا کرو

ہر طرف اس کی دیکھی ہے جلوہ گری
رزق تقسیم کرتا ہے وہ ہر گھڑی
ہے ازل بھی وہی، ہے ابد بھی وہی
شب کے پچھلے پہر اٹھ کے رویا کرو

خوشبوئیں گل کے ہاتھوں پہ دھرتا ہے وہ
شب کے دامن کو تاروں سے بھرتا ہے وہ
مشکلیں سب کی آسان کرتا ہے وہ
حکمتیں اپنے مولا کی سمجھا کرو

http://www.sabih-rehmani.com/books

اُس کی ہے یہ زمیں، اُس کا ہے آسماں
ذرّہ ذرّہ کرے حمد اُس کی بیاں
اپنی مخلوق کا ہے وہ روزی رساں
اُس کو سجدہ کرو، اُس کو سجدہ کرو

سب حروفِ ثنا کا وہ حق دار ہے
بندگی کا وہی تو سزاوار ہے
وہ خدا ہے وہ ہم سب کا مختار ہے
اُس کی چوکھٹ پہ سر اپنا رکھّا کرو

ہر گھڑی اُس کی رحمت کا در ہے کھُلا
اُس کو آواز دو اُس کا گھر ہے کھلا
اُس کی ہر ایک مخلوق پر ہے کھُلا
اُس کی عظمت کے بارے میں سوچا کرو

اپنے اللہ سے ہر چیز مانگا کرو
مشکلوں میں اُسی کو پکارا کرو

http://www.sabih-rehmani.com/books

بشر کرتا رہے گا فیصلے کب تک خدا بن کر

کبھی اشکِ رواں بن کر، کبھی دستِ دعا بن کر
تری چوکھٹ پہ آیا ہوں مَیں حرفِ التجا بن کر

مری پیاسی زمینوں پر، مرے گھر کے مکینوں پر
تری رحمت برستی ہی رہے کالی گھٹا بن کر

تُو ہر مخلوق کا معبود ہے، مقصود ہے، یارب!
رہوں سجدے کی حالت میں، مَیں تیری ہی رضا بن کر

مرے بچّوں کو دے اتنے وسائل بزمِ ہستی میں
کھُلے نیلے سمندر میں رہیں یہ ناخدا بن کر

مری محرومیوں کو جانتا ہے تُو مرے مولا!
ہوائے مہرباں شب بھر رہے ابرِ عطا بن کر

مَیں پتھر کی چٹانوں کی اگر صورت میں بھی ہوتا
قدم بوسی مَیں کرتا آپؐ کی غارِ حرا بن کر

http://www.sabih-rehmani.com/books

لپٹ جاتا میں قدموں سے بوقتِ ہجرتِ طیبہ
بساطِ عشق میں سمٹا ہوا مَیں راستہ بن کر

نبی جیؐ کے وسیلے سے، نبی جیؐ کے تصُّدق میں
ملیں سورج کی کرنیں حشر میں بادِ صبا بن کر

مرے خالق! تُو مجھ کو حوصلہ دینا کہ تنہا ہوں
صراطِ عشق سے گذروں گا میں کلکِ ثنا بن کر

ہوا نے لاکھ گرہیں ڈال دی ہیں میری سانسوں میں
تُو میرے ساتھ رہتا ہے مرا مشکل کُشا بن کر

ترے محبوبؐ کے مَیں نام لیواؤں میں شامل ہوں
مَیں گردابِ قضا میں ہوں، تُو آ حاجت روا بن کر

زمیں پر قصرِ شاہی کے نشاں ہیں اب تلک باقی
بشر کرتا رہے گا فیصلے کب تک خدا بن کر

اٹھے جو کاروانِ شوق کے اقدام کی مٹی
مرے زخموں پہ پڑتی ہی رہے خاکِ شفا بن کر

http://www.sabih-rehmani.com/books

ملے روشن دنوں کی تمکنت پھر اے خدا میرے
ملے پھر عظمتِ رفتہ پر و بالِ ہُما بن کر

الٰہی! جن مفاداتِ رذیلہ کا مَیں قیدی ہوں
مرا خوں چوستے ہیں وہ مری جھوٹی انا بن کر

الٰہی! انخلائے لشکرِ جبرو تشدد تک
سرِ مقتل رہوں زندہ شعورِ کربلا بن کر

مجھے بھی خوش نوائی کا سلیقہ دے، قرینہ دے
لبِ تشنہ پہ رہتا ہوں نوائے بے نوا بن کر

مری اوقات ہی کیا ہے مگر اے قادرِ مطلق!
قلم میرا لکھے تیری ثنا برگِ حنا بن کر

فرشتے نعت کا مصرع اٹھائیں گے محبت سے
سرِ محشر میں اٹھوں گا تری حمد و ثنا بن کر

مرے بس میں، ریاضؔ بے نوا! ہوتا تو محشر تک
پڑا رہتا درِ اقدس پہ مَیں اُنؐ کا گدا بن کر

http://www.sabih-rehmani.com/books

ذات تیری اپنے بندوں پر ازل سے ہے رحیم

ہے دعا تجھ سے، خدائے آسماں، ذاتِ قدیم!
میری نسلیں بھی ہوں پابندِ صراطِ مستقیم

ذرّے ذرّے کو دیا تُو نے عبادت کا گداز
جگنوؤں کے ساتھ سجدے میں رہے بادِ شمیم

مَیں ترے محبوبؐ کا ادنیٰ سا ہوں مدحت نگار
آرزوئے حمد گوئی ہو مرے دل میں مقیم

تتلیاں مصروف ہیں تیری ثنا و حمد میں
ذکر کرتی ہے بیاں تیرا گلستاں میں نسیم

مَیں انا کے ہاتھ میں دم توڑ دوں گا ایک دن
ساعتِ مجہول میں رہنے لگا ذوقِ سلیم

لغزشوں، کوتاہیوں میں ہوں ملوث رات دن
گٹھڑیاں سر پر گنہ کی ہیں مرے ربِّ کریم!

http://www.sabih-rehmani.com/books

دے ارادے باندھتے رہنے کی عادت سے نجات
یاخدا! لوحِ عمل پر لکھ کبھی عزمِ صمیم

کیا مرے ٹوٹے ہوئے لفظوں کا عجز و انکسار
کیا مرے اشکِ مسلسل، کیا مناجاتِ ضخیم

چور زخموں سے خرد انسان کی ہے یاخدا!
ذات تیری اپنے بندوں پر ازل سے ہے رحیم

ہر قدم پر کتنی گرہوں میں ہوں مَیں الجھا ہوا
گتھیاں سلجھا رہا ہے تیرا قرآنِ حکیم

ان کی قبروں پر مسلسل رحمتیں برسا کریں
حافظ[۱] و تائب[۲]، مظفر[۳]، خالد[۴] و مظہر[۵]، ندیم[۶]

دل کی ہر دھڑکن شریکِ حمد ہے میری، ریاضؔ
دل کی ہر دھڑکن بھی ہے تخلیقِ رحمانِ عظیم

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

اے خدا! تُو عَصرِ نو کی کربلا کی لاج رکھ

اے خدا! میرے حروفِ التجا کی لاج رکھ
شب اندھیری ہے چراغِ لب کشا کی لاج رکھ

ایک قطرے کے برابر بھی نہیں میری طلب
بندہ پرور! ہر نوائے بے نوا کی لاج رکھ

دامنِ اعمال کا ہر تار ہے الجھا ہوا
روزِ محشر ہر غلامِ مصطفیٰؐ کی لاج رکھ

اس صدی کے ہے یزیدوں کا تسلط ہر جگہ
اے خدا! تُو عَصرِ نو کی کربلا کی لاج رکھ

بندۂ ناچیز ہوں اور پیکرِ عجز و نیاز
اے خدا! سہمی ہوئی میری صدا کی لاج رکھ

قریۂ زر میں مقیّد جو کئی صدیوں سے ہے
یاخدا! تُو اس ہجومِ بے نوا کی لاج رکھ

http://www.sabih-rehmani.com/books

میرے اشکوں کے دیے ہیں اِس کے دونوں ہاتھ پر
شہرِ طیبہ کی طرف جاتی ہوا کی لاج رکھ

شاہراہِ عشق پر رہتی ہے شب بھر روشنی
یا الٰہی، مشعلِ دستِ صبا کی لاج رکھ

اس کے ہاتھوں میں بھی دے یا رب! پذیرائی کے پھول
آج بھی تُو خواہشِ بے دست و پا کی لاج رکھ

میری کشتی کو مدینے کے جزیرے میں اتار
قادرِ مطلق، دعائے ناخدا کی لاج رکھ

مَیں مطافِ کعبۂ اقدس میں ہوں گریہ کناں
میرے ہونٹوں پر سسکتی ہر دعا کی لاج رکھ

سر اٹھا کر تُو نے ہی چلنا سکھایا ہے مجھے
جو بھی ہے میری انا، میری انا کی لاج رکھ

مَیں ریاضؔ خوشنوا لایا ہوں مدحت کے گلاب
شعر گوئی کے پر و بالِ ہما کی لاج رکھ

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

اک رتجگا سا دل کے مضافات میں رہے

پیکر قلم کا نور کی برسات میں رہے
ہر لفظ میرا عشق کی میقات میں رہے

ہر لمحہ زندگی کا عبادت میں ہو بسر
میرا وجود قریۂ سادات میں رہے

میرے بدن کی خاکِ پریشاں ابد تلک
اُس شہرِ بے مثال کے ذرّات میں رہے

قرآں کے آئنے میں اُنہیںؐ دیکھتا رہوں
چہرہ نبیؐ کا مصحفِ آیات میں رہے

کل عاصیوں کا لشکرِ جرّار حشر میں
میرے نبیؐ کی چشمِ عنایات میں رہے

کب تک، مرے خدا! سرِ بازارِ روز و شب
امت نبیؐ کی گردشِ حالات میں رہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

آسودگی کا حقِ تصرّف بھی کر عطا
کب تک ہجوم قریۂ آفات میں رہے

سانسوں میں تتلیاں ہوں درودوں کی پرفشاں
اک رتجگا سا دل کے مضافات میں رہے

کلیاں درود پڑھتی رہیں آنحضورؐ پر
موسم بہار کا مرے باغات میں رہے

مَحشر کے روز محفلِ میلاد ہو بپا
شاعر وہاں بھی جھومتے لمحات میں رہے

سوز و گدازِ ہجرِ نبیؐ میں پسِ ورق
اک اضطراب سا مرے جذبات میں رہے

ہر لحظہ جھومتا رہوں بادِ صبا کے ساتھ
شہرِ حضورؐ میرے خیالات میں رہے

اتنی سی التجا ہے کہ مَحشر کے بعد بھی
میرا یہ عجز میرے مفادات میں رہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

دامن بچھا رہے ترے در پر، مرے خدا!
یہ ربطِ خاص کاسۂ حاجات میں رہے

اُنؐ پر درود پڑھتا رہے عمر بھر ریاضؔ
بندہ ترا ہے تیری مناجات میں رہے

❁❁❁

قطعہ

شعورِ بندگی اس کو عطا کرنا مرے مالک
نویدِ کامرانی اس کے ہاتھوں پر رقم کرنا
اسے اترن ملے طیبہ کے بچوں کی سرِ محفل
مرے اللہ، مرے بیٹے مُدَثِّرؔ پر کرم کرنا

❁

شرف دینا قبولیت کا میری التجاؤں کو
خدائے آسماں! بابِ اثر مجھ پر کھُلا رکھنا

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

عرصۂ صبر ہو یا خدا! مختصر

پنجۂ جَبر میں ہیں مرے بال و پر
یا خدا! مشکلیں میری آسان کر

مَیں پریشان تھا، مَیں پریشان ہوں
آج بھی میرے احوال پر ہو نظر

سر جھکائے ہوئے منہ چھپائے ہوئے
تیرے در پر کھڑا کب سے ہے بے ہنر

گھر کا آنگن اجالوں کا مسکن بنے
ہو کبھی میری تاریک شب کی سحر

ان کو آسودگی کے مہ و سال دے
یا خدا! میرے بچوں کو خوشحال کر

تیری دہلیز کو تھام کر یا خدا!
کر رہی ہے چراغاں مری چشمِ تر

http://www.sabih-rehmani.com/books

اذن ہو حاضری کا مجھے یا خدا!
شاخ ہے آرزو کی مری بے ثمر

یہ حضوری کے اشکوں میں دُھل جائیں گے
آئنوں پہ ملو خوب گردِ سفر

یہ ریاضؔ عمر بھر زخم کھاتا رہا
عرصۂ صبر ہو یا خدا! مختصر

قطعہ

دعا ہے یا خدا! تجھ سے، رسولِ پاکؐ کے صدقے
مری بیٹی شفق کا لکھ مقدر ماہتابوں سے
اجالے ہی اجالے اس کے آنگن کی بنیں زینت
تُو اس کے دامنِ صد رنگ کو بھر دے گلابوں سے

آج بھی ہوں اضطراب و کشمکش میں مبتلا
دستگیری میری فرما اے محمدؐ کے خدا

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہو لفظ خودکشی کا خارج مری لغت سے

گرتی رہیں وطن میں رحمت کی آبشاریں
نغمے سلامتی کے گاتی رہیں بہاریں

شاداب ساعتوں کے جھرمٹ زمیں پہ اتریں
ہر شاخِ آرزو پر پھولوں کی ہوں قطاریں

اوقاتِ مہرباں میں جھومیں غزل کی پریاں
سجدے تری زمیں پر، یارب! کئی گذاریں

بچوں کی کشتِ جاں میں خوابوں کی فصل بوئیں
دستِ دعا اٹھا کر، یارب! تجھے پکاریں

ہو لفظ خودکشی کا خارج مری لغت سے
بیٹے مرے وطن کے اپنا جہاں سنواریں

بارود بھر رہے ہیں جسموں میں یرغمالی
یہ پیرہن بدن سے اموات کی اتاریں

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہم بے نوا پرندے نکلے تو ہیں قفس سے
لیکن کھلی فضا میں بہتی ہیں خوں کی دھاریں

ہونٹوں پہ جبرِ شب کی مہریں لگی ہوئی ہیں
جذبات مر رہے ہیں، جذبات کیا ابھاریں

اجڑے ہوئے مناظر یہ کہہ رہے ہیں کب سے
اپنے لہو سے اپنے گلشن کو ہم نکھاریں

❁❁❁

ثلاثی

تختیوں پر ہیں حروفِ آرزو بکھرے ہوئے
میرے بچوں کو بھی دے آسودہ لمحوں کے گلاب
ہر مصلّے پر نکل آئیں دعاؤں کے ہجوم

❁

کب تلک اپنی دعاؤں کی طرح میرے خدا!
مَیں زمین و آسماں کے درمیاں ٹھہرا رہوں

http://www.sabih-rehmani.com/books

لکھے گی جب بھی حمد ہی لکھے گی روشنی

مَیں ڈھونڈتا ہوں بچوں کے چہروں کی دلکشی
اترے مرے خدا! مرے آنگن میں چاندنی

گرد و غبارِ شامِ غریباں سروں پہ ہے
یارب! ترے کرم کی ضرورت ہے ہر گھڑی

دیوارِ زر کے سائے ہیں چاروں طرف محیط
رکھنا بھرم کسی کی غریبی کا آج بھی

احوالِ روز و شب کا مَیں کیا تذکرہ کروں
آنکھوں سے لمحہ لمحہ ٹپکتی ہے بے بسی

یارب! اداس لمحوں میں کر حوصلہ عطا
جینے کی آرزو تو ہے سینے میں مر چکی

قبضے میں جن کے رزق ہے میرا دیا گیا
وہ میرا پیرہن بھی بناتے ہیں کاغذی

http://www.sabih-rehmani.com/books

دروازہ ہر مکاں کا مقفّل ہے یاخدا!
پھرتے ہیں لوگ کاسہ اٹھائے گلی گلی

اک اجنبی سے، میرے خدا! کیا بیاں کروں
اندر کے آدمی سے تعارف نہیں ابھی

اس کی سرشت میں ہے سجودِ حرم کا نور
لکھے گی جب بھی حمد ہی لکھے گی روشنی

اب کے برس بھی سر پہ گھٹائیں کرم کی ہیں
اب کے برس بھی میری یہ کشتی ہے کاغذی

کچھ اس طرح سے مجھ کو اذیّت ملی ریاضؔ
آنگن میں بڑھ گئی ہے ہواؤں کی برہمی

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

کسی اندھے کنویں پر لفظ کی فرسودگی برسے

در و دیوارِ ارضِ پاک پر آسودگی برسے
غلامانِ محمدؐ کے وطن پر چاندنی برسے

مرے مکتب میں اس کا داخلہ ممنوع ہو، یارب!
کسی اندھے کنویں پر لفظ کی فرسودگی برسے

وہ تاریکی سی تاریکی ہے جگنو بھی نہیں کوئی
چراغوں کی لووں پر آسماں سے روشنی برسے

جہالت کے پروں کو کاٹ ڈالے عِلْم کا سورج
مرے بچوں کے ذہنوں پر شعور و آگہی برسے

کھُلیں ہر سمت پرچم عافیت کے اے خدا میرے
فضاؤں سے ہمیشہ امن کی رخشندگی برسے

ہوا میں سانس لینے کی اجازت ہر کسی کو ہو
ہماری نَسْلِ نو کے ہر عمل سے دوستی برسے

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہزاروں بحر و بر حُبِّ نبی کے دے مرے مولا!
جبیں سجدے میں ہے اس پر شعورِ بندگی برسے

الجھتی ہیں ہوائیں کس لئے کمزور چڑیوں سے
اِنہی کمزور چڑیوں سے چمن میں دلکشی برسے

نفاذِ عدل کی قندیل سے روشن رہیں آنگن
ہر اک قاتل کے بازو پر جلالِ آہنی برسے

خزاں پامال کرنے کا ہنر کھو دے مرے مولا!
تر و تازہ گلابوں پر ہمیشہ تازگی برسے

ورق پر کہکشاں خیمے لگائے آج کی شب بھی
قلم پر ذکرِ ختم المرسلیںؐ کی شاعری برسے

حروفِ نو کے باطن کے مَیں در کھولوں سرِ مکتب
ریاضؔ بے نوا کی خامشی پر نغمگی برسے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

عرصہ شب مختصر دے، اے مرے اچھے خدا!

مشکلیں آسان کردے، اے مرے اچھے خدا
دامنِ امید بھر دے، اے مرے اچھے خدا

مفلسی نے مجھ سے تدبیروں کے چھینے ہیں چراغ
پھر تمیزِ خیرو شر دے، اے مرے اچھے خدا

میرے ہاتھوں میں تلاشِ رزق کی رکھ دے لکیر
بے ہنر کو بھی ہنر دے، اے مرے اچھے خدا

تیرے بندے در بدر پھرتے رہیں گے کب تلک
سب کو اک اچھا سا گھر دے، اے مرے اچھے خدا

بھوک کھیتوں میں اُگے گی کیا قیامِ حشر تک
خوشۂ گندم کا زر دے، اے مرے اچھے خدا

سر کشی پر آج آمادہ ہے ابلیسِ لعیں
اس کو بھی دوزخ کا ڈر دے، اے مرے اچھے خدا

http://www.sabih-rehmani.com/books

خوف کی چادر مرے بچوں کے سر پر کب تلک
عافیت کے بحر و بر دے، اے مرے اچھے خدا

کیا بچھائیں گے ہمیشہ ہی صفِ ماتم گلاب
شاخ کو برگ و ثمر دے، اے مرے اچھے خدا

آسماں نے موند لیں آنکھیں کسی کے خوف سے
رات کو نورِ قمر دے اے مرے اچھے خدا

پھر مرے تشنہ لبوں پر ابر کی بوندیں گریں
پھر دعاؤں میں اثر دے، اے مرے اچھے خدا!

آرزو پرواز کی زنجیر پا ہوتی نہیں
پھر قفس میں بال و پر دے، اے مرے اچھے خدا

گھپ اندھیروں میں دکھائی کچھ نہیں دیتا مجھے
روشنی شام و سحر دے، اے مرے اچھے خدا

بے حسی نے جسم پتھر کردیا انسان کا
ہر کسی کو چشمِ تر دے، اے مرے اچھے خدا

http://www.sabih-rehmani.com/books

روشنی کو دیکھنے کا کھو نہ بیٹھوں مَیں ہنر
عرصۂ شب مختصر دے، اے مرے اچھے خدا

میرے آنگن میں اتر آئے ستاروں کی قطار
چاند کو اذنِ سفر دے، اے مرے اچھے خدا

کس طرح چہروں کی اترے گی تھکن اب راہ میں
پھول برساتے شجر دے، اے مرے اچھے خدا

عدل کی بنیاد پر تعمیر ہو قصرِ قلم
علم کے قلب و نظر دے، اے مرے اچھے خدا

پھر کہیں الجھا نہ رہ جائے مسائل میں ریاضؔ
داستانِ معتبر دے، اے مرے اچھے خدا

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

تیری رحمت کے خزانوں میں کمی کیا آئے گی

رحم فرما، رحم فرما مالکِ لوح و قلم
فضل فرما، عاصیوں کی منتظر ہے چشمِ نم

تیری رحمت کے خزانوں میں کمی کیا آئے گی
کر ہمارے حال پر بھی یاخدا! اپنا کرم

کشتیٔ امید رہتی ہے بھنور میں کیا کریں
کیا ہمارے ہی لیے ہیں سارے دکھ سارے ستم

آج بھی گھر کے دریچوں میں نہیں ہے روشنی
آج بھی اونچی ہوئی ہے ظلمتِ دیوارِ غم

آج بھی محرومیوں کی پاؤں میں زنجیر ہے
آج بھی اپنی جبینوں پر ہے ناکامی رقم

کیا سوا نیزے پہ ہی سورج رہے گا یاخدا
عافیت کا سائباں سر پر نہیں رکھتے ہیں ہم

http://www.sabih-rehmani.com/books

حسن تھا جتنا سماعت کا اکارت ہوگیا
کیا سرورِ صبحِ نو، کیا روز و شب کا کیف و کم

لحظہ لحظہ برف کی ناؤ میں کرنوں کی تپش
لمحہ لمحہ کربِ تنہائی میں طوفاں یم بہ یم

تیری رحمت پر بھروسہ ہے فقط ربِّ کریم
عاجز و مسکین بندوں کا بھی رکھ لینا بھرم

اے خدا! اب تو تحفظ کی ردا پائے ریاضؔ
مضطرب رکھتا ہے اس کو بھی ہوا کا زیر و بم

ثلاثی

جتنے انساں تُو نے پیدا ہیں کئے
اُن پہ سرکارِ دو عالم کے طفیل
رحمتوں کی بارشیں دن رات کر

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

حمد تیری بیاں ہو یہ ممکن نہیں

لاکھ سجدے کرے آسماں کی جبیں
حمد تیری بیاں ہو یہ ممکن نہیں

تُو خدائے غفور و رؤف و رحیم
تُو عزیز و خبیر و رشید و علیم
مالکِ ارضِ جاں بھی تری ذات ہے
ہر گھڑی تیری رحمت کی برسات ہے
تیری قدرت دکھائے مجھے معجزہ
ہو وطن میرا مانندِ خلدِ بریں

لاکھ سجدے کرے آسماں کی جبیں
حمد تیری بیاں ہو یہ ممکن نہیں

تُو لطیف و بصیر و ودود و علیم
تُو صبور و مجیب و حفیظ و حکیم
لہلہاتی رہے میری کشتِ دعا

http://www.sabih-rehmani.com/books

یاخدا، یاخدا، یاخدا، یاخدا
جس طرف بھی اٹھاؤں نظر تُو ہی تُو
جس جگہ سے پکاروں ملے تُو وہیں

لاکھ سجدے کرے آسماں کی جبیں
حمد تیری بیاں ہو یہ ممکن نہیں

تُو حسیب و مجید و حمید و قدیم
تُو سمیع و کبیر و جلیل و عظیم
عمر بھر مجھ کو تیری رہے جستجو
عکس تیرے خدایا ملیں چار سو
میرے بچّوں کے خوابوں کو تعبیر دے
تا ابد روشنی ان کی ہو ہمنشیں

لاکھ سجدے کرے آسماں کی جبیں
حمد تیری بیاں ہو یہ ممکن نہیں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

حصارِ کرب میں رہتا ہوں حوصلہ دینا

عبور جس کو میں کر لوں وہ مرحلہ دینا
نیا شعور، نئے دن کا ذائقہ دینا

تلاشِ رزق میں نکلا ہوا پرندہ ہوں
مجھے بھی خوشۂ گندم مرے خدا دینا

عجیب کرب کے عالم میں ہیں مرے بچے
حصارِ کرب میں رہتا ہوں حوصلہ دینا

ہر ایک شخص کی آنکھیں ہیں اس کے ماتھے پر
میں اجنبی ہوں، اکیلا ہوں، ہمنوا دینا

مرے خدا مری کشتی ہے گہرے پانی میں
ہر ایک سمت ہے پانی تو آسرا دینا

مرے خدا مرے چاروں طرف ہیں دیواریں
بہت اداس ہوں، مجھ کو بھی راستہ دینا

http://www.sabih-rehmani.com/books

ریاضؔ بھی ترے محبوبؐ کا ثنا گر ہے
اِسے بھی صاحبِ عزت کبھی بنا دینا

❁❁❁

ثلاثی

کاش دامانِ طلب میں گر پڑیں سکے ہزار
کاش شاخوں پر مری امید کی کرنیں کھلیں
کاش میرے خواب کی تعبیر مل جائے مجھے

❁

ندرتِ افکار ہے تیرا کرم
تو نے بخشا ہے شعورِ زندگی
روشنی کا ارضِ جاں میں ہو نزول

http://www.sabih-rehmani.com/books

میں حرفِ دعا بن کے سجدہ کروں گا

درِ التجا پر
میں اشکوں کی تصویر بن کر کھڑا ہوں
ندامت کا ٹھنڈا پسینہ جبیں پر
کہانی بیاں کر رہا ہوں میں اپنی
گناہوں، خطاؤں کے ویراں کھنڈر اب
بلاؤں نے مسکن بنائے ہوئے ہیں
مرے دیدہ و دل سے لپٹی ہوئی ہیں..... یہ کالی بلائیں
چراغ آرزو کے یہ سارے بجھا کر
غبارِ شبِ غم کا حصہ بنی ہیں..... یہ کالی بلائیں
میں امشب مصلے پہ اپنے خدا سے شرف ہمکلامی کا حاصل کروں گا
دعاؤں کی گٹھڑی بھی سر پر رکھی ہے
کرم کے گلابوں کا منگتا ہوں کب سے
درِ مصطفےٰ پر میں دامن بچھا کر
خدائے معظم سے مانگوں کا سب کچھ

http://www.sabih-rehmani.com/books

درِ التجا پر
ستاروں کے جھرمٹ
فلک سے اتر آئیں گے ..... دیکھنا تم
مجھے یہ یقیں ہے
خدائے محمدؐ
مجھے ہر قدم پر نئے سورجوں کی بشارت بھی دے گا
مجھے وہ مصائب کے اندھے کنویں سے نکالے گا اک دن
عطا کر کے روشن سحر کے اجالے
مجھے آگہی کے سمندر بھی دے گا
ہوائیں چراغوں کو دیں گی تحفظ
مرے آبخوروں میں پانی نہیں ہے
مری چھاگلیں خود بھی پیاسی ہیں کب سے
مرے ندی نالوں میں اب تشنگی کے سمندر رواں ہیں
درِ التجا پر
مسائل، مصائب کی سب گٹھڑیاں رکھ کے امشب
میں حرفِ دعا بن کے سجدہ کروں گا

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

کوئی تو ہو جو آج اذانِ بلالؓ دے

گردابِ ابتلا سے مجھے تو نکال دے
ربِ عظیم! رحمت و راحت کی شال دے

ہر شخص اُنؐ کے نقشِ کفِ پا کرے تلاش
ہر شخص صرف تیرے نبیؐ کی مثال دے

میدانِ کارزار میں ہوں امن کے سفیر
میرے خدا! تو ماؤں کو ایسے بھی لال دے

کوئی تو ہو جو عدل کا پرچم کرے بلند
کوئی تو ہو جو آج اذانِ بلالؓ دے

یہ عرصۂ حیات بڑا مختصر سا ہے
لاکھوں ثناگری کے مجھے ماہ و سال دے

جو لفظ بھی لکھے وہی نعتِ نبیؐ بنے
توصیف گر کے ہاتھ میں کسبِ کمال دے

http://www.sabih-rehmani.com/books

اپنی لحد میں بھی کروں تخلیق نعتِ نو
اتنا مرے قلم کو تو حسن و جمال دے

جس سے ورق ورق پہ کروں مدحتیں رقم
وہ تمکنت وہ ذوق وہ فن وہ کمال دے

بچوں کو صاف گوئی کے اوصاف دے ہزار
بچوں کو ہر طرح کے کروڑوں سوال دے

انسان جور و ظلم و ستم کا شکار ہے
آئینِ جبر و شر کو مسلسل زوال دے

امت ترے رسولؐ کی اک کشمکش میں ہے
ڈوبا ہوا ہے اس کا سفینہ اچھال دے

آسودگی کے چاند ہر آنگن میں تو اتار
یارب! اداس صبحوں کو شامِ وصال دے

یارب! ریاضؔ کو ملیں خاکِ شفا کے پھول
سر سے عذاب لمحوں کی یورش کو ٹال دے

http://www.sabih-rehmani.com/books

روشنی اترے فلک سے کہکشاں در کہکشاں

دستگیری میری فرمانا، خدائے مہرباں!
جب کروں تخلیق میں اپنی زمیں، اپنا جہاں

کون دیتا ہے ضمیروں میں خلش کی روشنی
کون دیتا ہے مرے اندر صداقت کی اذاں

ہر پرندے کی زباں پر ہے تری حمد و ثنا
سجدہ ریزی ہے مصلّے پر عقیدت کا نشاں

گھپ اندھیروں میں سفر جاری رکھیں کیا قافلے
روشنی اترے فلک سے کہکشاں در کہکشاں

دے مکینِ گنبدِ خضرا کے در کی روشنی
چن رہا ہوں مَیں تمناؤں کی ٹوٹی کرچیاں

ساحلِ طیبہ مقدر ہر سفینے کا بنے
پھٹ چکے ٹوٹی ہوئی سب کشتیوں کے بادباں

http://www.sabih-rehmani.com/books

باغِ جنت سے چلیں جگنو لئے کرنوں کے پھول
ارضِ پاکستان پر اتریں کرم کی تتلیاں

دھوپ کی چادر بچھی ہے کربلائے عصر میں
دے غبارِ شامِ غم کو عافیت کا سائباں

ہر بشر کے ہاتھ پر رکھ امنِ عالم کا نصاب
ہر طرف ہے یاخدا! بجھتے چراغوں کا دھواں

حرفِ حق کا مَیں نے دامن ہاتھ سے چھوڑا نہیں
ہر فقیہہ شہر نے میری ہی کاٹی ہے زباں

میں تلاشِ عظمتِ ماضی میں نکلا ہوں ریاضؔ
میرے قدموں کے تلے ٹوٹا ہوا ہے پائیداں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

تسخیرِ کائنات کے حالات دے اِنہیں

مخمور ساعتوں کی بشارات دے انہیں
پروردگار! عدل و مساوات دے انہیں

حفظ و اماں میں رکھ میرے بچوں کو یاخدا!
امن و سکون و خیر کی سوغات دے انہیں

ان کے نصیب میں ہو چراغوں کی روشنی
خاکِ درِ حضورؐ کی خیرات دے انہیں

تفہیم روشنی کی کرے اِن کا ہر عمل
ظلماتِ شب میں نور کی برسات دے انہیں

ہر لمحہ اِن کا کوئے مدینہ میں ہو بسر
شہرِ نبیؐ کے بچوں کی عادات دے انہیں

آباء کے روز و شب سے کریں اکتسابِ فیض
ماضی کی جگمگاتی روایات دے انہیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

شب بھر فصیلِ لب پر دعا کے جلیں چراغ
مولا! ابھی سے ذوقِ مناجات دے انہیں

شاداب موسموں کو مسخر کیا کریں
دستِ ہنر میں ایسے کمالات دے انہیں

آدم کی نسل میں کریں تقسیم روشنی
انسانیت کے سارے مفادات دے انہیں

دن بھر مشقتوں کا پسینہ بنے ہدف
نورِ یقیں میں لپٹی ہوئی رات دے انہیں

پرچم مرے وطن کا اڑائیں افق افق
تسخیرِ کائنات کے حالات دے انہیں

مرنے نہ پائے آنکھ کا پانی تمام عمر
شرم و حیاء کے لاکھ حجابات دے انہیں

دامانِ آرزو میں کھلیں آگہی کے پھول
سوز و گداز و عجز کے جذبات دے انہیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

میرے سجدوں کے نشاں ہوں لفظ کی تصویر میں

شہرِ طیبہ رکھ مرے ہر خواب کی تعبیر میں
نیند میری ہو خدایا! حلقۂ توقیر میں

ہر اندھیرے سے مجھے محفوظ رکھ میرے خدا!
روشنی ہی روشنی لکھ دے مری تقدیر میں

حُبِّ ختم المرسلینؐ کی خوشبوؤں کا ہو نزول
مدحتِ خیرالبشرؐ مہکے مری تحریر میں

دے شعورِ بندگی مجھ کو خدائے آسماں!
میرے سجدوں کے نشاں ہوں لفظ کی تصویر میں

مَیں فقیہِ شہر سے ہوں مختلف میرے خدا
فصلِ نعتِ مصطفیٰؐ اگتی رہے جاگیر میں

دامنِ حمد و ثنا میں تا ابد زندہ رہوں
منفرد ہر شعر ہو یارب! مرا تاثیر میں

http://www.sabih-rehmani.com/books

میرے پاکستان کو سچ مچ کا پاکستان کر

قریۂ عشقِ محمدؐ کا مجھے سلطان کر
یعنی قصرِ شاہ کا ادنیٰ سا اک دربان کر

ہر گھڑی مصروف رکھ مدحت نگاری میں مجھے
نعت کی تخلیق کا ہر مرحلہ آسان کر

خوشبوؤں نے آج بھی باندھا ہے سامانِ سفر
شہرِ سرکارِ دو عالمؐ کا مجھے مہمان کر

ہر قدم پر عظمتِ ماضی کی چمکے روشنی
میرے پاکستان کو سچ مچ کا پاکستان کر

داخلی ہر راستہ مسدود ہے میرے خدا!
آج بھی جاری زمیں پر آج کا فرمان کر

اس کو بھی برجِ تکبر سے کبھی نیچے اتار
آج کے فرعون کو تُو آج کا انسان کر

http://www.sabih-rehmani.com/books

اپنے بچّوں کو وراثت میں مَیں دوں گا آفتاب
مجھ کو بھی یارب! غلامِ صاحبِ قرآن کر

ناسمجھ! سورج ہتھیلی پر غلامی کا سجا
نعت لکھ کر اہلِ فن کو آج بھی حیران کر

آسمانی ہر صحیفے میں محاسن آپؐ کے
تُو کتابِ زندگی کا، آپؐ کو عنوان کر

دامنِ دل میں سجا نقشِ قدم سرکارؐ کے
اپنی بخشش کا ریاضِ خوشنوا سامان کر

قطعہ

نور کی کرنیں بکھیرے چاند تاروں کا ہجوم
جھوم کر ہر سمت سے آتی رہے بادِ خنک
میرے پاکستان کے کوہ و دمن پر یا خدا!
آسماں سے پھول برساتی رہے بادِ خنک

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

اثر کی خلعتِ صد رنگ دے میری دعاؤں کو

تحفظ کی ردائے امن اڑتی فاختاؤں کو
ملے اذنِ سفر اِس سمت بھی کالی گھٹاؤں کو

ہمارے دامنِ بے نور میں یارب! چراغاں ہو
شعورِ مدحتِ سرکارؐ دے ہم بے نواؤں کو

مقفّل در بھی کھولے جارہے ہیں دشمنِ دیں پر
اثر کی خلعتِ صد رنگ دے میری دعاؤں کو

مفاداتِ سیہ کی ہے پرستش رات دن جاری
زمانہ پوجتا ہے یاخدا! جھوٹے خداؤں کو

بہت دشوار ہوتا جارہا ہے سانس بھی لینا
یہ کس نے باندھ رکھا ہے پسِ زنداں ہواؤں کو

سلگتی رہتی ہے یارب! مرے کھیتوں کی ہریالی
صدا دی ہے مہاجن نے اِدھر خونی بلاؤں کو

http://www.sabih-rehmani.com/books

مکینوں کا تو ہی حافظ، زمینوں کا تو ہی حافظ
ردائے عافیت دے تو مرے گوٹھوں گراؤں کو

قبیلے کے جوانو! جاگتے رہنا فصیلوں پر
عطا ہوگا خنک موسم یقیناً ان فضاؤں کو

تلاشِ رزق میں نکلے ہوؤں کو کامیابی دے
برہنہ سر ہیں، دے چادر، خدایا! التجاؤں کو

زمیں کا رزق بن جائیں گی اے میرے خدا! آخر
کوئی چارہ، کوئی منزل، مری سہمی صداؤں کو

یہ شب بھر منتظر رہتی ہیں دستک ہو کہ آہٹ ہو
سکونِ قلب دے یارب! جواں بیٹوں کی ماؤں کو

فریب و دجل ہی سوغات ہے شہرِ ملامت کی
زمیں میں دفن کردے یاخدا! جھوٹی اناؤں کو

ریاضؔ آنسو نہیں رکتے صفِ ماتم پہ بیٹھا ہوں
جوارِ مسندِ شاہی میں ڈھونڈوں کربلاؤں کو

http://www.sabih-rehmani.com/books

لطف و کرم کے ارض و سماوات دے مجھے

شر کا ہدف ہوں، خیر کی سوغات دے مجھے
امن و سکوں کے ریشمی لمحات دے مجھے

نورِ حطیم و اسود و میزاب و ملتزم
ابرِ منیٰ و حسنِ مساوات دے مجھے

صدیوں سے خشک ہیں ندی نالے شعور کے
علم و ہنر کا موسمِ برسات دے مجھے

پتھر کا دور گرچہ ابھی تک جلو میں ہے
ریشم سے بڑھ کے نرم تُو جذبات دے مجھے

ہر وقت تیری یاد کے جلتے رہیں چراغ
توفیقِ بندگی کی تُو دن رات دے مجھے

دامن مری لغات کا محدود ہے بہت
مَیں کم نوا ہوں، لفظِ مناجات دے مجھے

http://www.sabih-rehmani.com/books

آسودگی کے پھول مَیں بانٹوں گلی گلی
ایسے بھی، یاخدا! کبھی حالات دے مجھے

یارب! ترے نبیؐ کے غلاموں کا ہوں غلام
لطف و کرم کے ارض و سماوات دے مجھے

حُبِّ نبیؐ کی جن میں دھنک پرفشاں ہوئی
اصحابِؓ مصطفیٰؐ کی وہ عادات دے مجھے

خلدِ بریں کا حال سنوں جھوم جھوم کر
حور و ملک سے اذنِ ملاقات دے مجھے

دونوں جہاں میں دے مجھے صدقہ حضورؐ کا
نقشِ قدم کی آج بھی خیرات دے مجھے

سردارِ انبیا کی لکھوں روز و شب ثنا
یارب! تمام حسن کی آیات دے مجھے

نسبت کی چاندنی مرے گھر میں رہے مقیم
مولا! شعورِ عظمتِ سادات دے مجھے

http://www.sabih-rehmani.com/books

تیری عطا کے نقرئی سکوّں سے ہر گھڑی
لبریز ہو جو کاسۂ حاجات دے مجھے

تہذیبِ نو کے آئنے بے نور ہیں سبھی
ریگِ عرب کے چاند سے ذرّات دے مجھے

ہے التجا ریاضؔ کی پروردگار سے
دنیا میں مغفرت کی علامات دے مجھے

قطعہ

اپنے بندوں کو تُو دے اپنے تحفظ کی ردا
اپنے بندوں کے مقدّر کو ستاروں سے اجال
اپنے بندوں پر کرم کی بارشیں دن رات کر
اپنے بندوں کو حصارِ ظلمتِ شب سے نکال

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

یا رب! نبیؐ کے یومِ ولادت کا واسطہ

برسے کرم، حضورؐ کی مدحت کا واسطہ
آقائے محتشمؐ کی رسالت کا واسطہ

مانگے ہیں مَیں نے تجھ سے دھنک کے تمام رنگ
یارب! نبیؐ کے یومِ ولادت کا واسطہ

مَحشر کے دن بھی میرا قلم رَقص میں رہے
اُس پیکرِ جمال کی نسبت کا واسطہ

خوشبو چراغ لے کے کھڑی ہو قدم قدم
سرکارِ شش جہات کی رحمت کا واسطہ

کرنوں کے پھول لب پہ ہزاروں کھلے رہیں
کردارِ مصطفیٰؐ کی تلاوت کا واسطہ

اُنؐ کے نقوشِ پا کا اجالا ہو چار سو
زندہ نبیؐ کی زندہ روایت کا واسطہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

تفہیمِ کائنات کا بچوں کو دے سبق
مہمانِ عرش کی تجھے رفعت کا واسطہ

زرخیز ساعتیں اگیں کشتِ شعور میں
آقاؐ کے ہر عمل کی اصابت کا واسطہ

آقاؐ کی ہر ادا پہ پڑھوں رات دن درود
آقاؐ کے روز و شب کی نفاست کا واسطہ

پھولوں کی طشتری ملے ہر اک غلام کو
محبوبِ دلنواز کی نزہت کا واسطہ

ہر شب رہوں میں گنبدِ خضرا کے آس پاس
تیرے نبیؐ کے عشق کی دولت کا واسطہ

تاریک راستوں میں کھڑا ہوں چراغ دے
تجھ کو ترے ہی نورِ مشیّت کا واسطہ

یارب! درست سَمت میں جاری سفر رہے
آقائے نامدار کی جلوت کا واسطہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

شامِ طلب میں چاند ستارے اتار دے
سب سے بڑے سخی کی سخاوت کا واسطہ

شامل غبارِ شہرِ نبیؐ میں ہو میری خاک
ہر نقشِ پائے شہرِ محبت کا واسطہ

اوہام کی گرفت سے یارب! ملے نجات
تیری الوہیت، تری قدرت کا واسطہ

میرے قصور سارے کے سارے معاف کر
میرے ہر ایک اشکِ ندامت کا واسطہ

بھٹکے ہوؤں کو راستہ طیبہ کا پھر دکھا
سردارِ دو جہاں کی قیادت کا واسطہ

زر کی ہوس سے آج بھی دامن بچا رہے
عالی نسب کے فقر و قناعت کا واسطہ

بادِ نسیم میرے بھی گھر میں رہے مقیم
اُس سرمدی گلاب کی نزہت کا واسطہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

امت کی اجتماعی خطائیں معاف کر
اشکوں سے تر نبیؐ کی عبادت کا واسطہ

یارب! ہمارا جرمِ ضعیفی معاف ہو
سردارِ انبیاء کی امامت کا واسطہ

پھر تاج و تخت امتِ مظلوم کو ملیں
اُس آخری نبیؐ کی نیابت کا واسطہ

امن و اماں نصیب ہو آدم کی نَسْل کو
سردارِ کائنات کی عظمت کا واسطہ

سوز و گداز پھر ملے سجدوں میں یاخدا!
محبوبِؐ ہر زماں کی شریعت کا واسطہ

پھر سے عطا ہو مردہ ضمیروں کو زندگی
مقصودِ کائناتؐ کی سیرت کا واسطہ

اندر کے آدمی کی بھی راہیں اجال دے
تخلیقِ اوّلیں کی فضیلت کا واسطہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

نقش و نگارِ شہرِ نبیؐ کی ہوں رم جھمیں
اقدارِ دلنشیں کی ثقافت کا واسطہ

پڑھتی رہیں درود ہوائیں چمن چمن
رقصاں مرے لہو میں عقیدت کا واسطہ

نمرود اپنی آگ میں خود ہی جلا کرے
یارب! تجھے ہے تیری جلالت کا واسطہ

بچوں کو دے غلامیٔ سرکارؐ کا شعور
حبِّ نبیؐ کی خوں میں حرارت کا واسطہ

ہر حکم یاخدا ترا لاتا رہوں بجا
اُس پیکرِ دعا کی اطاعت کا واسطہ

ارشادِ مصطفیٰؐ پہ کروں جان و دل نثار
اُنؐ کے حروفِ نو کی بلاغت کا واسطہ

الفاظ لب کُشا ہوں سخن کے دیار میں
شیریں لبوں کے حسنِ خطابت کا واسطہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

پروانہ اور وہ بھی مری مغفرت کا ہو
محشر کے دن غلام کی حیرت کا واسطہ

اقرا کے نور سے ہو منوّر ورَق ورَق
غارِ حرا کی عظمت و سطوت کا واسطہ

یارب! ملے حضورؐ کی امت کو آج بھی
ہر ہر قدم پہ آپؐ کی نصرت کا واسطہ

تبلیغِ دیں کا ہم بھی فریضہ ادا کریں
سرکارؐ کے سلیقہء دعوت کا واسطہ

رعنائیِ خیال ہو تصویرِ احترام
شہرِ قلم کی رونق و زینت کا واسطہ

ہر ہر ورق پہ درج بشارت ہو امن کی
میری بیاضِ نعت کی ندرت کا واسطہ

مجھ کو عطا ہو ذوقِ قلم کی نئی امنگ
میرِ عربؐ کے نام کی حرمت کا واسطہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

ہر شب نگاہ میں ہو مدینے کی روشنی
اشکوں کے اضطراب کی شدت کا واسطہ

ہر انتقام پر بھی نیا حوصلہ ملے
یارب! نبیؐ کی پاک جبلّت کا واسطہ

ثابت قدم رہوں میں شبِ امتحان میں
مہمانِ ذی وقار کی ہجرت کا واسطہ

تشکیک کے غبار کی چادر ہو تار تار
یارب! تجھے تری ہی حقیقت کا واسطہ

ارضِ ریاضؔ پر ہوں چراغوں کی بارشیں
شہرِ نبیؐ کی شان کا، شوکت کا واسطہ

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اکائی

http://www.sabih-rehmani.com/books

اے خدا!

میں تجھ سے تیرے حبیب ﷺ کی نعت کا صلہ مانگتا ہوں

وہ یہ کہ

تہذیبِ نو کو بھی عہدِ رسالت مآب ﷺ کی مہذب ساعتوں کا صدقہ عطا ہو

http://www.sabih-rehmani.com/books

اکائی

(انیسواں نعتیہ مجموعہ)

نعتیہ ادب میں ایک نئی صنفِ سخن کا اضافہ

(اشاعت بعد از وفات)

ریاض حسین چودھری رحمۃ اللہ علیہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

نعت

نعت
آدابِ غلامی کا سکھاتی ہے سبق
نعت
پڑھیئے اس طرح جیسے نبیؐ ہوں سامنے
نعت
سنیئے اس طرح جیسے ہو دربارِ نبیؐ
نعت
لکھیئے آسماں سے گفتگو کرتے ہوئے

http://www.sabih-rehmani.com/books

شاعرِ رسول ﷺ

حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ

کے نام

http://www.sabih-rehmani.com/books

اے صبا!
تو شہرِ طیبہ میں مسلسل رقص کر
اے صبا!
سرکارؐ کی گلیوں میں جا نعتیں سنا
اے صبا!
حرفِ ادب جتنے بھی ہیں اُن کو سمیٹ

http://www.sabih-rehmani.com/books

ترتیب

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
1	یاخدا!	363
	یاخدا!	
	توفیق دے لکھوں تری حمد و ثنا	
2	توفیق دے	367
	توفیق	
	دے کہ لکھوں تری حمد یاخدا	
3	سلام	373
	سلام	
	تاجِ نبوت کے گوھر یکتا	
4	مظاہرِ یقیں	385
	یقیناً	
	چشمِ تر مضمون باندھے گی حضوری کا	

http://www.sabih-rehmani.com/books

5 نعت کیا ہے؟ 389
نعت کیا ہے؟
انقلابِ نو کی بنیادوں کا ذکر
6 دردِ آشوب 397
سید المرسلینؐ!
اپنے خالق کے محبوبؐ ہیں آپؐ ہی
7 گدازِ نعت 404
آقاؐ!
نصیب پھر ہو حضوری کا رتجگا
8 آسماں سے گفتگو 406
نعت
ہے اک پیکرِ شعری درودِ پاک کا
9 جان! 408
جان!
ہاتھوں کی لکیریں راستے طیبہ کے ہیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

10	اشکوں کی سلامی آپؐ! شہرِ علم ہیں، یا سیدی، یا مرشدی	411
11	گردشِ حالات! گردشِ حالات! طیبہ کے گلی کوچوں میں چل	415
12	اے صبا! اے صبا! تو شہرِ طیبہ میں مسلسل رقص کر	417
13	اے مرجعِ صلِّ علیٰ السّلام اے جانِ رحمت، جانِ جانانِ جہاں	419
14	السلام اے ہر صدی کے رھنما السلام اے مرسلِ ربِّ قدیر	420

http://www.sabih-rehmani.com/books

15 صبا ! کہنا 422

صبا!
لب پر حروفِ التجا رکھتی رہے یا رب!

16 وہؐ لب کشا ہیں آج بھی 429

وہؐ!
انتخاب رحمتِ پروردگار کے

17 آ قاؐ جی ! 432

آ قا جیؐ!
مرے دامنِ صد چاک پہ نظریں

18 سلامی 435

اے امام الانبیاءؐ،
اے مرسلِ ارض وسماؐ

19 چشمِ تر کی التجاؤں کے کفیل 437

اے کہ
ارضِ التجا پر بے نواؤں کے رسولؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

20 مرحبا! 441

مرحبا!

یا سیّدی، یامرشدیؐ، صد مرحبا

21 قلم 444

قلم

حضورؐ ثنا کے دیے جلاتا ہے

22 حضورؐ اُمّتِ بے نور کو یدِ بیضا 446

حضورؐ

ارض و سما میں سحر نہیں ہوتی

23 ان شاء اللہ اس برس 450

ان شاء اللہ

اس برس بھی ہوگا اشکوں سے وضو

24 عشقِ پیمبرؐ کی آخری سرحد 455

حسینؓ

عزمِ مصمم کے نور کا ہالہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

25 458

اے کلکِ ثنا!

اے کلکِ ثنا!

مل کے کریں گھر میں چراغاں

26 461

فرشتۂ اجل سے التماس

ذرا ٹھہرو!

ندامت کے مَیں اشکوں سے وضو کر لوں

http://www.sabih-rehmani.com/books

یا خدا!

یا خدا!
توفیق دے لکھوں تری حمد و ثنا
یا خدا!
مجہول سے انساں کو دے خوئے ادب
یا خدا!
اوراق پر میرا قلم سجدے کرے
یا خدا!
میرے تخیل کو پرِ پرواز دے
یا خدا!
میں تیری چوکھٹ پر دل و جاں سے نثار
یا خدا!
غفلت کی چادر لے اڑے بادِ خنک
یا خدا!
مجھ کو مصلّے پر کھڑا ہونا سکھا

http://www.sabih-rehmani.com/books

یا خدا!
دے تو شعورِ بندگی کی روشنی
یا خدا!
محرومیوں کی راکھ ہے سر پر سوار
یا خدا!
میرے لہو میں ہیں ہوس کی بجلیاں
یا خدا!
دامن میں دے آسودگی کے پھول بھی
یا خدا!
مدت سے میری زندگی ہے مضطرب
یا خدا!
میرے تعاقب میں ہیں شب زادے ابھی
یا خدا!
چلتی رہے بادِ خنک، بادِ صبا
یا خدا!
آشوب میرے عہد کا بھی دور ہو

http://www.sabih-rehmani.com/books

یا خدا!
ابلیس زادوں سے میں لوں گا انتقام
یا خدا!
رزقِ زمیں ہوں تیرے مرسلؐ کے عدو
یا خدا!
میرے قلم کو جرأتِ اظہار دے
یا خدا!
ایندھن جہنم کا بنیں دشمن تمام
یا خدا!
روحِ محمدؐ کا بدن میں ہو قیام
یا خدا!
بادِ بہاری عشق کی چلتی رہے
یا خدا!
تنہائیوں میں دے مجھے طیبہ کے پھول
یا خدا!
میرا بھی ہو مدحت نگاروں میں شمار

http://www.sabih-rehmani.com/books

یا خدا!
تحدیثِ نعمت کے جلیں لاکھوں چراغ
یا خدا!
طائف کی وادی سے چلے ہیں قافلے
یا خدا!
پھر گنبدِ خضرا کے دامن میں اڑوں
یا خدا!
ہوں مسجدِ نبوی میں شاعر کے سجود
یا خدا!
کعبے کی چوکھٹ تھام کر روتا رہوں
یا خدا!
ہر فتنہ و شر سے مرا دامن بچا
یا خدا!
میری جبیں کی سجدہ ریزی ہو قبول

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

توفیق دے

توفیق
دے کہ لکھوں تری حمد یاخدا
توفیق
دے کہ تجھ سے دعا مانگتا رہوں
توفیق
دے کہ مدحتِ خیرالبشرؐ لکھوں
توفیق
دے کہ ایک اک لمحہ کرے سجود
توفیق
دے کہ حکم بجا لاؤں ہر ترا
توفیق
دے کہ تیری عبادت قلم کرے

http://www.sabih-rehmani.com/books

توفیق

دے کہ اشک گریں تیری یاد میں

توفیق

دے کہ حرفِ تشکر بنا رہوں

توفیق

دے کہ خوف ترا ہر گھڑی رہے

توفیق

دے کہ حرفِ دعا آج بھی بنوں

توفیق

دے کہ تیری رضا ہو مری رضا

توفیق

دے کہ تیرا کرم ہی رہے محیط

توفیق

دے کہ سجدے گذاروں تمام عمر

توفیق

دے کہ جبر کے ہاتھوں کو روک دوں

http://www.sabih-rehmani.com/books

توفیق

دے کہ تیرے تصور میں گم رہوں

توفیق

دے کہ بندوں پہ تیرے ہوں مہرباں

توفیق

دے کہ امن کی قائم کروں حدود

توفیق

دے کہ شکر کروں رات دن ترا

توفیق

دے کہ صبر کا پرچم کروں بلند

توفیق

دے کہ راہ کے کانٹے چنا کروں

توفیق

دے کہ علم کے روشن کروں چراغ

توفیق

دے کہ راہِ نبیؐ کا بنوں غبار

http://www.sabih-rehmani.com/books

توفیق

دے کہ عدل کی صورت گری کروں

توفیق

دے کہ ظلم کا پندار توڑ دوں

توفیق

دے کہ جان بھی تجھ پر کروں نثار

توفیق

دے کہ شرک سے دامن بچا رہے

توفیق

دے کہ تجھ کو ہی مشکل کشا لکھوں

توفیق

دے کہ تجھ کو ہی حاجت رواں کہوں

توفیق

دے کہ نامۂ اعمال ہو چراغ

توفیق

دے کہ رات دن اُنؐ کی ثنا کروں

http://www.sabih-rehmani.com/books

توفیق

دے کہ قبر میں نعتِ نبیؐ لکھوں

توفیق

دے کہ حرفِ ادب ہو زبان پر

توفیق

دے کہ چلتا رہوں میں مطاف میں

توفیق

دے کہ میرا ہو قرآن رہنما

توفیق

دے کہ صرف پکارا کروں تجھے

توفیق

دے کہ تیری عطا پر جبیں جھکے

توفیق

دے کہ آج بھی روشن کروں چراغ

توفیق

دے کہ ظلم سے لڑتا رہوں سدا

http://www.sabih-rehmani.com/books

توفیق

دے کہ صرف میں مانوں تجھے خدا

توفیق

دے کہ تیرے نبیؐ کو کروں سلام

توفیق

دے کہ آپؐ پہ بھیجا کروں درود

توفیق

دے کہ مدحتِ خیرالبشرؐ کروں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

سلام

سلام
تاجِ نبوت کے گوھر یکتا
سلام
صاحبِ لولاکؐ، صاحبِ معراج
سلام
بزمِ رسالت کے آخری مرسلؐ
سلام
نورِ ہدایت کے آخری مخزن
سلام
بابِ اخوت کی آخری سطریں
سلام
حکمت و دانش کے آخری سورج

http://www.sabih-rehmani.com/books

سلام

شامِ محبت کی آخری قندیل

سلام

آدم و حوّا کی آخری امید

سلام

ارضِ تمنا کے بادشاہِ عظیم

سلام

اوّلیں تخلیقِ قادرِ مطلق

سلام

رحمتِ عالم، سلام میرِ اممؐ

سلام

مخبرِ صادق، امین، نورِ ازل

سلام

ندرتِ افکار کا جلال و جمال

سلام

محسنِ اعظم، سلام دل کے مکیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

سلام
آپؐ پر آقاؐ، درود لاکھوں ہزار
سلام
ارض و سما کے چراغِ تابندہ
سلام
عرش کے مہمانِ محترم کو سلام
سلام
علم کے شہرِ قدیم میرا سلام
سلام
نقشِ کفِ پائے مصطفیٰؐ کو سلام
سلام
میرے مقدر کی رفعتوں کو سلام
سلام
آپؐ کے ہر معجزے کو میرا سلام
سلام
آپؐ کے روضے کی جالیوں کو سلام

http://www.sabih-rehmani.com/books

سلام
گنبدِ خضرا کی نکہتوں کو سلام
سلام
شہرِ اخوت کی ساعتوں کو سلام
سلام
شہرِ معنبر کے آسماں کو سلام
سلام
آپؐ کے اصحابِ محترم کو سلام
سلام
آپؐ کے ہر جاں نثار کو ہو سلام
سلام
حضرتِ عثمان کی حیا کو سلام
سلام
سارے شہیدانِ محترم کو سلام
سلام
آپؐ کے مدحت نگار کو ہو سلام

http://www.sabih-rehmani.com/books

سلام

مکتبِ حکمت میں آگہی کی سبیل

سلام

علمِ شریعت کی ثروتِ بے حد

سلام

عدل و مساوات کے علم بردار

سلام

خالق و مالک کے برگزیدہ رسولؐ

سلام

دانش و برہاں کے آفتابِ قدیم

سلام

وادیٔ جنت کے موسموں کے سفیر

سلام

دودھ کی نہروں کے مالک و مختار

سلام

عدل و مساوات کی متاعِ عزیز

http://www.sabih-rehmani.com/books

سلام
مفلس و نادار کے کفیلِ عظیم

سلام
بخشش و رحمت کے داعیِ برحق

سلام
قائدِ ارض و سما و جن و بشر

سلام
میرے تخیل سے ماورا آقاؐ

سلام
دامنِ لوح و قلم کی رعنائی

سلام
ضامن و مامن ہماری بخشش کے

سلام
آپؐ کے، کونین میں اجالوں کو

سلام
آپؐ کے در کی فضائے مخمل کو

http://www.sabih-rehmani.com/books

سلام

شہرِ اخوت کے سب مکینوں کو

سلام

چہرۂ اقدس کی ہر تجلی کو

سلام

شہرِ عقیدت کے سارے بچوں کو

سلام

شہرِ تمنا کی پاک گلیوں کو

سلام

شہرِ محبت کی رہگذاروں کو

سلام

شہرِ شریعت کے پاک دامن کو

سلام

شہرِ منور کی نرم چھاؤں کو

سلام

شہرِ مدینہ کے ہر کبوتر کو

http://www.sabih-rehmani.com/books

سلام
شہرِ معطر کی خاکِ انور کو
سلام
شہرِ پیمبرؐ کی چاند راتوں کو
سلام
شہرِ وفا کے ہر ایک زائر کو
سلام
شہرِ مقدس کے لالہ زاروں کو
سلام
مسجدِ نبوی کے ذرّے ذرّے کو
سلام
آپؐ کی محفل کے چاند تاروں کو
سلام
حضرتِ صدیقؓ کی رفاقت کو
سلام
حضرتِ فاروقؓ کے تدبر کو

http://www.sabih-rehmani.com/books

سلام
حیدرِ کرارؓ کی شجاعت کو
سلام
حضرتِ حمزہؓ کی جاں نثاری کو
سلام
دوشِ پیمبرؐ کے شہسواروں کو
سلام
آپؐ کے بے لوث جاں نثاروں کو
سلام
میری نگاہوں کی شرمساری کو
سلام
میرا، مواجہے کی اشکباری کو
سلام
چشمِ تصور کے رقصِ بسمل کو
سلام
عاشقِ صادق کی التجاؤں کو

http://www.sabih-rehmani.com/books

سلام

چشمِ تحیر کے اشکِ پیہم کو

سلام

شہد سے میٹھی کھجور کے پیڑو

سلام

شہرِ محمدؐ کے سرمدی لمحو

سلام

ہادیٔ برحق، سلام میرے رسولؐ

سلام

مصحفِ قرآں کی ہُو بہ ہُو تصویر

سلام

مسندِ عظمت کے تاجدارِ کریم

سلام

نقش و نگارِ حیات کے باعث

سلام

سیدِ عالم، سلام ابرِ کرم

http://www.sabih-rehmani.com/books

سلام
مرکزی انسان بزمِ ہستی کے
سلام
مخزنِ علم و ادب کی تابانی
سلام
آئنہ خانے میں روشنی کے سبب
سلام
وادیٔ امکاں کی زینت و رونق
سلام
سارے زمانوں کے رہبرِ اعظم
سلام
امن کی خیرات بانٹنے والے
سلام
حجلۂ شام و سحر کے پہلے سفیر
سلام
عظمت و رفعت کی انتہا کے چراغ

http://www.sabih-rehmani.com/books

سلام
حسن و جمال و بہارِ ارضِ ہنر
سلام
بعدِ خدا، سب سے محترم ہستی
سلام
آپؐ کی ہر ہر ادا کو ہو آقاؐ
سلام
زائرِ طیبہ کی خوش نصیبی پر
سلام
میرا بھی آقاؐ قبول ہو جائے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

مظاہرِ یقیں

یقیناً
چشمِ تر مضمون باندھے گی حضوری کا
یقیناً
باوضو ہوکر قلم سجدے میں رہتا ہے
یقیناً
ہے مسلسل روشنی لفظوں کے باطن میں
یقیناً
حسن کی تفہیم بھی مکتب میں ہوتی ہے
یقیناً
ہر ورق پر چاندنی مہکے گی مدحت کی
یقیناً
اِس برس پیغام آئے گا مدینے سے

http://www.sabih-rehmani.com/books

یقیناً
دیدہ و دل میں چراغاں ہونے والا ہے
یقیناً
روشنی کے پھول برسیں گے سرِ محفل
یقیناً
میری پلکوں پر ستارے جھلملائیں گے،
یقیناً
بن کے تصویرِ ادب چوموں گا قدموں کو
یقیناً
وہ طلب فرمائیں گے اک بار پھر مجھ کو
یقیناً
رنگ لائے گی مرے اندر کی بے تابی
یقیناً
عافیت کے نور سے روشن سحر ہو گی
یقیناً
ملّتِ بیضا کی عظمت لوٹ آئے گی

http://www.sabih-rehmani.com/books

یقیناً
سنگ باری شہرِ طائف کی نہیں ہوگی
یقیناً
خوف سامانِ سفر باندھے گا بستی میں
یقیناً
آتشِ نمرود کا ایندھن اَنا ہو گی
یقیناً
عجز کی ٹھنڈی ہوا میں سانس لیں گے ہم
یقیناً
زر پرستی کے اندھیرے لوٹ جائیں گے
یقیناً
گفتگو ہو گی ہوائے خلدِ طیبہ سے
یقیناً
دودھ کی نہریں بھی بہتی ہیں مدینے میں
یقیناً
رزق ملتا ہے پھلوں کا شہرِ طیبہ میں

http://www.sabih-rehmani.com/books

یقیناً
علم و فن کی مشعلیں تقسیم ہوتی ہیں
یقیناً
آگہی کے پھول کھلتے ہیں منڈیروں پر
یقیناً
آبخوروں میں خنک پانی کے چشمے ہیں
یقیناً
لفظ کی محراب میں میرا تخیل ہے
یقیناً
جبر کی کالی چٹانیں ٹوٹ جائیں گی
یقیناً
میری دلجوئی کا ساماں ہے غلامی میں
یقیناً
مرغذارِ دیدۂ پُرنم میں ہے ٹھنڈک
یقیناً
روشنی اترے گی میرے بھی دریچوں میں

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

نعت کیا ہے؟

نعت کیا ہے؟
انقلابِ نو کی بنیادوں کا ذکر
نعت کیا ہے؟
آبِ مدحت کے کٹوروں کی تلاش
نعت کیا ہے؟
آیتوں کی اک صدائے باز گشت
نعت کیا ہے؟
آپؐ کے در پر قلم کی حاضری
نعت کیا ہے؟
اِک تہی دامن کا سامانِ سفر
نعت کیا ہے؟
میرے اندر کے مسلماں کا حرم
نعت کیا ہے؟
ایک اللہ کی عبادت کا شعور

http://www.sabih-rehmani.com/books

نعت کیا ہے؟

امتحانِ عشق کا پہلا سوال

نعت کیا ہے؟

گنبدِ خضرا کے دامن کی ہوا

نعت کیا ہے؟

تختیٔ دل پر سخن کی روشنی

نعت کیا ہے؟

سرمدی تہذیب کا حسن و جمال

نعت کیا ہے؟

تا ابد اُنؐ کی گلی کا احترام

نعت کیا ہے؟

دلکشی ہی دلکشی انوار کی

نعت کیا ہے؟

حجلۂ جاں میں ادب کی کہکشاں

نعت کیا ہے؟

ہادیٔ اعظمؐ کی توصیف و ثنا

http://www.sabih-rehmani.com/books

نعت کیا ہے؟

خلدِ طیبہ کی ہوا سے دوستی

نعت کیا ہے؟

شہرِ دل میں گرمیٔ صلِّ علیٰ

نعت کیا ہے؟

آپؐ کے در پر غلاموں کا سلام

نعت کیا ہے؟

تختِ دل پر تاجِ اربابِ سخن

نعت کیا ہے؟

سیرتِ خیرالبشرؐ، خیرالوریٰ

نعت کیا ہے؟

عشقِ سلطانِ مدینہ کا نصاب

نعت کیا ہے؟

پھول ہونٹوں پر درودِ پاک کے

نعت کیا ہے؟

ہادیٔ عالم کی سانسوں کا گداز

http://www.sabih-rehmani.com/books

نعت کیا ہے؟

دینِ حق کی سر بلندی کا شعور

نعت کیا ہے؟

شعر میں آقاؐ کی عظمت کا بیاں

نعت کیا ہے؟

باوضو لفظوں کے تعظیمی سجود

نعت کیا ہے؟

عافیت کا سائباں ہر دور میں

نعت کیا ہے؟

وجد میں آتے ہوئے جذبوں کی چھب

نعت کیا ہے؟

آپؐ کے روضے پہ رحمت کا نزول

نعت کیا ہے؟

طاقِ ایماں میں چراغِ آگہی

نعت کیا ہے؟

وادیٔ تخلیق کی شاداب رُت

http://www.sabih-rehmani.com/books

نعت کیا ہے؟

قادرِ مطلق کی منشائے عظیم

نعت کیا ہے؟

آخرِ شب چشمِ تر کا انکسار

نعت کیا ہے؟

ساقیٔ کوثر کے اذکارِ حسیں

نعت کیا ہے؟

آبِ زم زم سے لکھی اُنؐ کی ثنا

نعت کیا ہے؟

آپؐ کے اوصاف کی روشن سحر

نعت کیا ہے؟

شہرِ سرکارِ دو عالمؐ کا خیال

نعت کیا ہے؟

آنسوؤں اور التجاؤں کا ہجوم

نعت کیا ہے؟

جشنِ میلاد النبیؐ کا رتجگا

نعت کیا ہے؟

آفتابِ عشق کی پہلی کرن

http://www.sabih-rehmani.com/books

نعت کیا ہے؟

ہر صدی میں آپؐ ہی کا اقتدار

نعت کیا ہے؟

دست بستہ چشمِ تر کی داستاں

نعت کیا ہے؟

امتِ عاصی کے زخموں کی تپش

نعت کیا ہے؟

آپؐ کے اوصاف کا عکسِ جمیل

نعت کیا ہے؟

جاں نثاری کی کتابِ لب کشا

نعت کیا ہے؟

حُبِّ سرکارِ مدینہ کا وجود

نعت کیا ہے؟

مفلس و نادار کی ثروت کا نام

نعت کیا ہے؟

حرفِ تازہ کی صدائے یانبیؐ

نعت کیا ہے؟

گلفشانی کی مقدس ساعتیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

نعت کیا ہے؟

آرزوئے سرورِ کون و مکاںؐ

نعت کیا ہے؟

جھومتے رہنا درِ سرکارؐ پر

نعت کیا ہے؟

جالیوں کے رُو برُو حرفِ نیاز

نعت کیا ہے؟

اتحادِ ملتِ بیضا کے نام

نعت کیا ہے؟

میرا سرمایہ، مرا زادِ سفر

نعت کیا ہے؟

میری نسلوں کا ابد تک افتخار

نعت کیا ہے؟

ہم غلاموں کی غلامی کا ظہور

نعت کیا ہے؟

فضلِ ربی کی مسلسل بارشیں

نعت کیا ہے؟

آپؐ کے لطف و عطا کا سلسلہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

نعت کیا ہے؟

خلدِ طیبہ کی ہوا کا انتظار

نعت کیا ہے؟

امتِ ناداں کی رودادِ الم

نعت کیا ہے؟

ہر سخنور کے سخن کی آبرو

نعت کیا ہے؟

ایک اک لمحہ حضوری میں لُغت

نعت کیا ہے؟

اسوۂ خیرالوریٰؐ کی چاندنی

نعت کیا ہے؟

آخرت میں میری بخشش کا سبب

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

دردآشوب

سید المرسلیںؐ!
اپنے خالق کے محبوبؐ ہیں آپؐ ہی
سید المرسلیںؐ!
آپؐ کے سر پہ ہے تاج لولاک کا
سید المرسلیںؐ!
ہادیِ انس و جاں، رحمتِ کل جہاں
سید المرسلیںؐ!
آپؐ ہی نَسْلِ آدم کے ہیں پیشوا
سید المرسلیںؐ!
آپؐ ہی مصطفےٰ، آپؐ ہی مجتبےٰ

http://www.sabih-rehmani.com/books

سید المرسلیںؐ!
آپؐ مہمانِ عرشِ بریں، سیدیؐ!
سید المرسلیںؐ!
مغفرت کا وسیلہ بھی ہیں، یا نبیؐ
سید المرسلیںؐ!
اور بعد از خدا، ذات ہے آپؐ کی
سید المرسلیںؐ!
ہر خزانے کی کنجی کے مالک بھی ہیں
سید المرسلیںؐ!
آپؐ قاسم بھی ہیں، آپؐ عاقب بھی ہیں
سید المرسلیںؐ!
آپؐ سردار نبیوں، رسولوں کے ہیں
سید المرسلیںؐ!
آسماں آپؐ کے ہیں، زمیں آپؐ کی
سید المرسلیںؐ!
آپؐ مقصودِ تخلیقِ کون و مکاں

http://www.sabih-rehmani.com/books

سید المرسلیںؐ!
روشنی دھول نقشِ کفِ پا کی ہے
سید المرسلیںؐ!
آپؐ پر ختم ہر حسن کی انتہا
سید المرسلیںؐ!
آپؐ جانِ ازل، آپؐ شانِ ابد
سید المرسلیںؐ!
آپؐ خیرالوریٰ، آپؐ خیرالبشر
سید المرسلیںؐ!
کشورِ جان و دل میں فقط آپؐ ہیں
سید المرسلیںؐ!
آج بھی جَبْر کے ہاتھ مصروف ہیں
سید المرسلیںؐ!
آدمی آمریت کے نَرْغے میں ہے
سید المرسلیںؐ!
رو رہی ہے سرِ عام خلقِ خدا

http://www.sabih-rehmani.com/books

سید المرسلیںؐ!

ابنِ آدم کا ہے پیرہن تیرگی

سید المرسلیںؐ!

آبخورے گھٹاؤں کے ہیں منتظر

سید المرسلیںؐ!

ضابطے زندگی کے بکھرنے لگے

سید المرسلیںؐ!

روشنی تنگ گلیوں میں ہے چھپ گئی

سید المرسلیںؐ!

رقص کرتی ہوئی آگ میں ہے قلم

سید المرسلیںؐ!

ہم جہالت کا اوڑھے ہوئے ہیں کفن

سید المرسلیںؐ!

خوشبوؤں کے بھی ہاتھوں میں ہے ہتھکڑی

سید المرسلیںؐ!

امن کی فاختہ پھر ہے سہمی ہوئی

http://www.sabih-rehmani.com/books

سید المرسلیںؐ!
اس زمیں پر ہیں جھوٹے خدا ہر طرف
سید المرسلیںؐ!
میرے دریا رہیں تشنہ لب کب تلک
سید المرسلیںؐ!
امتِ غم زدہ کس خرابے میں ہے
سید المرسلیںؐ!
سر اٹھانے کی ہم کو اجازت نہیں
سید المرسلیںؐ!
زندگی بے کفن لاش ہے آج بھی
سید المرسلیںؐ!
ہم عذابِ مسلسل سے دوچار ہیں
سید المرسلیںؐ!
آپؐ اپنی غلامی کا دیں پیرہن
سید المرسلیںؐ!
کب ہوائے مدینہ اِدھر آئے گی

http://www.sabih-rehmani.com/books

سید المرسلیںؐ!
التجائے کرم لب پہ گریہ کناں
سید المرسلیںؐ!
اس برس بھی قصیدے لکھوں آپؐ کے
سید المرسلیںؐ!
اپنی رحمت کے بادل ادھر بھیج دیں
سید المرسلیںؐ!
آگہی کا بلندی پہ پرچم اڑے
سید المرسلیںؐ!
خلدِ طیبہ کی بادِ بہاری چلے
سید المرسلیںؐ!
زندگی سبز پتوں میں لپٹی رہے
سید المرسلیںؐ!
زر خدائی کی مسند سے اترے کبھی
سید المرسلیںؐ!
عدل کی حکمرانی کا پرچم کھلے

http://www.sabih-rehmani.com/books

سید المرسلینؐ!
عافیت کی ہواؤں کو اذنِ سفر
سید المرسلینؐ!
امنِ عالم کی بادِ خنک چل پڑے
سید المرسلینؐ!
ہم غلاموں کے احوال پر بھی نظر

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

گدازِ نعت

آ قاؐ!
نصیب پھر ہو حضوری کا رتجگا
آ قاؐ!
ورق ورق پہ چراغاں کرے قلم
آ قاؐ!
مجھے بھی پَرنا غلامی کا ہو عطا
آ قاؐ!
فضائے نعت کا ہر سانس کو گداز
آ قاؐ!
رہیں درود کی ٹھنڈک میں میرے لب
آ قاؐ!
ملیں مواجہِ اقدس کی ساعتیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

آقاؐ!
قدومِ پاک کی خیرات آج بھی
آقاؐ!
مجھے خیال کی پاکیزگی ملے
آقاؐ!
مرے وطن کی ہواؤں کی خیر ہو
آقاؐ!
حروفِ نو میں ہو موسم بہار کا
آقاؐ!
حصارِ شر سے رہائی نصیب ہو
آقاؐ!
مرے سب اشکِ ندامت قبول ہوں
آقاؐ!
مجھے بھی شہرِ تصوّف کی روشنی
آقاؐ!
ہوں عافیت کے چمن زار ہر طرف

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

آسماں سے گفتگو

نعت

ہے اک پیکرِ شعری درودِ پاک کا

نعت

توصیفِ پیمبرؐ کے ہزاروں آفتاب

نعت

ہے تشنہ لبوں پر آبِ زم زم کا نزول

نعت

اربابِ قلم کے روز و شب کا ہے نصاب

نعت

اصحابِ نبیؐ کے عشق کا عکسِ جمیل

نعت

قرآں کے اجالوں کی ردائے محتشم

نعت

جیسے ہو ادب کے جگنوؤں کا کارواں

http://www.sabih-rehmani.com/books

نعت

آقاؐ کی رعایا کے سروں کا تاج ہے

نعت

ہی ابرِ شفاعت، نعت ہی ابرِ کرم

نعت

محبوبِ خدا کی سیرتِ اطہر کا پھول

نعت

اوصافِ نبیؐ کی خوشبوؤں کا بانکپن

نعت

آقائے مکرمؐ کا مسلسل تذکرہ

نعت

آدابِ غلامی کا سکھاتی ہے سبق

نعت

پڑھیئے اس طرح جیسے نبیؐ ہوں سامنے

نعت

سنیئے اس طرح جیسے ہو دربارِ نبیؐ

نعت

لکھیئے آسماں سے گفتگو کرتے ہوئے

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

جان!

جان!
ہاتھوں کی لکیریں راستے طیبہ کے ہیں
جان!
خلدِ مصطفیٰ کے مرغزاروں میں چلیں
جان!
رحمت کے قلمدانوں میں رکھ کلکِ ادب
جان!
کب ہیں منحرف چہرے شریکِ کارواں
جان!
رحمت کے چراغوں سے ہے روشن آسماں
جان!
میری جان بھی سرکارؐ کے قدموں میں ہے
جان!
میرے دیدۂ تر میں ہے طیبہ کی طلب

http://www.sabih-rehmani.com/books

جان!
دامانِ سحر میں اُنؐ کی سانسوں کے گلاب
جان!
دھوون روشنی سرکارؐ کے قدموں کی ہے
جان!
شہرِ آرزو میں آرزو ہے آپ ﷺ کی
جان!
افکارِ پریشاں میں پکاریں آپؐ کو
جان!
دہلیز نبیؐ پر ہے ستاروں کا ہجوم
جان!
پازیبِ نظر میں خاکِ انور کا گداز
جان!
دستارِ ہنر سر کا عمامہ ہی تو ہے
جان!
کشکولِ سخن میں نعت کے سکّے بھی ہیں
جان!
اُنؐ کا ذکر کرتا ہے بلند اُنؐ کا خدا

http://www.sabih-rehmani.com/books

جان!
ہر اک آئنے میں عکس ہے سرکارؐ کا
جان!
ہر اک خواب کی تعبیر ہیں میرے حضورؐ
جان!
اُنؐ کا ذکرِ اطہر ہے خزاں ناآشنا
جان!
آقائے مکرّم علم کی معراج ہیں
جان!
اذنِ نعت وہؐ کرتے ہیں مجھ کو بھی عطا
جان!
گرہیں کھولتا ہے آپؐ کا ذکرِ جمیل
جان!
لکھ دیں گے فرشتے حشر میں لب پر ثنا
جان!
ہو سنگت میسر کاش تائب کی وہاں

http://www.sabih-rehmani.com/books

اشکوں کی سلامی

آپؐ!
شہرِ علم ہیں، یاسیدی، یا مرشدی
آپؐ!
معبودِ حقیقی کے حقیقی ہیں رسولؐ
آپؐ!
نے روشن کئے سینوں میں توحیدی چراغ
آپؐ!
کے نقشِ قدم میں روشنی ہی روشنی
آپؐ!
کا دامن بصیرت کے چراغوں کا وطن
آپؐ!
ہر تخلیق کی خلقت کا ہیں باعث بنے

http://www.sabih-rehmani.com/books

آپؐ!
کی توصیف کی خاطر بنے لوح و قلم
آپؐ!
کی مدحت نگاری میرا سرمایہ تمام
آپؐ!
ارضِ جاں کے تنہا حکمراں ہیں یا نبیؐ
آپؐ!
کی سیرت چراغِ رہگذر ہے تا ابد
آپؐ!
کے ہے دم قدم سے دلکشی ہی دلکشی
آپؐ!
کے انفاس کی خوشبو سے مہکے ہیں چمن
آپؐ!
کے دامانِ رحمت میں کرم کی رم جھمیں
آپؐ!
ہر تخلیق کے ہونے کی ہیں بیّن دلیل

http://www.sabih-rehmani.com/books

آپؐ!
کا اسمِ گرامی راحتِ قلب و جگر
آپؐ!
کے دستِ دعا پر امن کی تحریر ہے
آپؐ!
پر رحمان اور اس کے فرشتوں کا درود
آپؐ!
پر ایمان والوں کو بھی ہے حکمِ درود
آپؐ!
کے آداب لاتے ہیں بجا ارض و سما
آپؐ!
ہی اُس کے رسولوں او رنبیوں کے امام
آپؐ!
محبوبِ خدائے آسماں ہیں بالیقین
آپؐ!
ختم المرسلیںؐ ہیں آپؐ تکمیلِ بشر

http://www.sabih-rehmani.com/books

آپؐ!
نے نافذ کیا ہے عدل کا روشن نظام
آپؐ!
نے تہذیب ذہنوں کی بھی کی ہے یا نبیؐ
آپؐ!
نے جڑ سے اکھاڑا جرم کے ہر پیڑ کو
آپؐ!
نے مسند جلا دی ہر کسی فرعون کی
آپؐ!
کیجے میرے اشکوں کی سلامی بھی قبول

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

گردشِ حالات!

گردشِ حالات!
طیبہ کے گلی کوچوں میں چل
گردشِ حالات!
آقاؐ کے درِ اقدس پہ جھک
گردشِ حالات!
تصویرِ ادب بننا بھی سیکھ
گردشِ حالات!
لب پر اُنؐ کی مدحت کے گلاب
گردشِ حالات!
چشمِ تر سے سن نعتِ نبیؐ
گردشِ حالات!
اپنی بھول جا گردش تمام
گردشِ حالات!
خلدِ مصطفیٰؐ میں بھی اتر

http://www.sabih-rehmani.com/books

گردشِ حالات!
طیبہ کی ہوا سے رابطہ
گردشِ حالات!
اُنؐ کے نقشِ پا کرنا تلاش
گردشِ حالات!
طاقِ آرزو میں رکھ قلم
گردشِ حالات!
میرا حال بھی اُنؐ کو بتا
گردشِ حالات!
اشکوں سے وضو کرنا ضرور
گردشِ حالات!
کرنا عرض احوالِ وطن
گردشِ حالات!
تو کرنا طلب امن و اماں
گردشِ حالات!
پڑھنا ہر گھڑی اُنؐ پر درود
گردشِ حالات!
کہنا ہر مسافر کو سلام

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

اے صبا!

اے صبا!
تو شہرِ طیبہ میں مسلسل رقص کر
اے صبا!
سرکارؐ کی گلیوں میں جا نعتیں سنا
اے صبا!
حرفِ ادب جتنے بھی ہیں اُن کو سمیٹ
اے صبا!
رکھ آ مری آنکھیں کسی دیوار میں
اے صبا!
اشکِ رواں کی داستاں کہنا ضرور
اے صبا!
میرے لیے بھی مانگ لینا روشنی

http://www.sabih-rehmani.com/books

اے صبا!
تُو لے کے جانا التجاؤں کے ہجوم
اے صبا!
کرنا مدینے کی ہواؤں کو سلام
اے صبا!
ہر زائرِ طیبہ سے کرنا گفتگو
اے صبا!
جانا لپٹ سرکارؐ کی دہلیز سے
اے صبا!
تُو امتِ عاصی کا کہنا حالِ زار
اے صبا!
آدابِ شہرِ مصطفیٰ لانا بجا
اے صبا!
کرنا درودوں کے نئے گجرے نثار
اے صبا!
دستِ کرم پہ تُو بھی رکھ دینا گلاب

http://www.sabih-rehmani.com/books

اے مرجعِ صلِّ علیٰ

السّلام
اے جانِ رحمت، جانِ جانانِ جہاں
السّلام
اے آئنہ خانے کے عکسِ دلکشا
السّلام
اے عرش والے کے بھی مہمانِ عظیمؐ
السّلام
اے سب عزیزوں کے عزیزِ محتشمؐ
السّلام
اے کاروانِ عشق و مستی کے امیر
السّلام
اے جادۂ رحمت کے نورِ اولیں
السّلام
اے مرجعِ صلِّ علیٰ، عزت مآبؐ
السّلام
اے دخترِ نادار کے سر کی ردا
السّلام
اے ہر کسی مخلوق کے آقا حضورؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

السلام اے ہر صدی کے رہنما

السلام
اے مرسلِ ربِّ قدیر
السلام
اے سب رسولوں کے امام
السلام
اے آرزوئے ہر زماں
السلام
اے دانشِ ارض و سما
السلام
اے امنِ عالم کے سفیر
السلام
اے نصرتِ حق کی نوید
السلام
اے نسلِ آدم کے امیر
السلام
اے آبروئے قدسیاں

http://www.sabih-rehmani.com/books

السلام

اے کل جہانوں کے کفیل

السلام

اے ترجمانِ انس و جاں

السلام

اے زینتِ لوح و قلم

السلام

اے ارضِ جاں کے حکمراں

السلام

اے رحمتوں کی داستاں

السلام

اے غم زدوں کے غمگسار

السلام

اے آفتابِ دینِ حق

السلام

اے ہر زمانے کے طبیب

السلام

اے ہر صدی کے رہنما

http://www.sabih-rehmani.com/books

صبا! کہنا

صبا!
لب پر حروفِ التجا رکھتی رہے یا رب!
صبا!
افکارِ تازہ اُن کی چوکھٹ سے اٹھا لائے
صبا!
طیبہ کی نگری میں مرا گھر ڈھونڈنا جا کر
صبا!
میری بیاضِ نعت سے کچھ منتخب کر لے
صبا!
خوشبو کے ہاتھوں پر تو رکھ گجرے درودوں کے
صبا!
اشکِ رواں لے کر کھڑے رہنا قیامت تک
صبا!
امشب مؤدب ساعتوں میں وَجد میں آنا
صبا!
جا کر مواجہے میں مری روداد سب کہنا

http://www.sabih-rehmani.com/books

صبا!
سرکارؐ کے قدموں میں میرے اشک رکھ دینا
صبا!
کہنا کہ آقاؐ زخم برسے ہیں ہواؤں سے
صبا!
کہنا کہ محکومی مقدّر بن گئی اپنا
صبا!
کہنا کہ امت زخم خوردہ کب تلک بھاگے
صبا!
کہنا کہ قسمت کے ستارے گردشوں میں ہیں
صبا!
کہنا دریچوں میں دیے اب بجھنے والے ہیں
صبا!
کہنا، برہنہ سر کھڑی ہے دخترِ حوّا
صبا!
کہنا کہ امت کسمپرسی کے ہے عالم میں
صبا!
کہنا چراغوں کا دھواں باقی ہے آنگن میں

http://www.sabih-rehmani.com/books

صبا!
کہنا، دعائیں لوٹ آتی ہیں سرِ مقتل
صبا!
کہنا پھٹے ہیں بادباں اپنے سفینوں کے
صبا!
کہنا، گری ہیں بجلیاں ہر آشیانے میں
صبا!
کہنا، مکمل ہو چکی تدفین غیرت کی
صبا!
کہنا، کفن اجداد کے نیلام گھر میں ہیں
صبا!
کہنا، مقفّل ہو رہی ہیں اب ہوائیں بھی
صبا!
کہنا کہ بچے خواب دیکھیں کس لئے شب بھر
صبا!
کہنا بہت مظلوم ہیں ہم یارسول اللہ
صبا!
کہنا، دریچوں پر ہوا دستک نہیں دیتی

http://www.sabih-rehmani.com/books

صبا!
کہنا، سرِ بازار رسوائی ہی رسوائی
صبا!
کہنا، ہوا آلودگی کے پیرہن میں ہے
صبا!
کہنا، برسنے کا ہنر آنکھیں بھی کھو بیٹھیں
صبا!
کہنا بدن کب سے ہوس کی دسترس میں ہے
صبا!
کہنا، تعاقب میں ہمارے ظلمتِ شب ہے
صبا!
کہنا، ہتھیلی پر کوئی سورج نہیں چمکا
صبا!
کہنا، اندھیرے ہی اندھیرے ہیں گلستاں میں
صبا!
کہنا، مقیّد ہو رہے ہیں ہم جزیروں میں
صبا!
کہنا کہ ہے مقروض گندم کا ہر اک خوشہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

صبا!
کہنا کہ اٹھتے ہیں جنازے روز گلیوں سے
صبا!
کہنا کہ بارش خون کی ہر وقت ہوتی ہے
صبا!
کہنا، شرف انسان کا لت پت لہو میں ہے
صبا!
کہنا کہ ہے حرفِ دعا کھیتوں کی ہریالی
صبا!
کہنا کہ امت صبر کے ہے ریگ زاروں میں
صبا!
کہنا کہ ہجرت کر گئی ہے کہکشاں آقاؐ
صبا!
کہنا کہ خوشبو کب طوافِ گل میں رہتی ہے
صبا!
کہنا، کرم کی التجا دامن میں ہے آقاؐ
صبا!
کہنا، ردائے عافیت آدم کے بیٹوں کو

http://www.sabih-rehmani.com/books

صبا!
کہنا عطا ہو امن کا خیمہ سرِ مقتل
صبا!
کہنا، کرم آقاؐ، کرم آقاؐ، کرم آقاؐ
صبا!
کہنا کہ آغوشِ کرم ہو وا سرِ محشر
صبا!
کہنا، تکبر کی ہے مسند پر ابھی قاتل
صبا!
کہنا، دیانت کا نہیں ہے لفظ تختی پر
صبا!
کہنا، سیاست یہ ہوس کاروں کی لونڈی ہے
صبا!
کہنا، دیانت کی نئی تفہیم رائج ہے
صبا!
کہنا، نہیں ہے عِلم، حکمت اور دانائی
صبا!
کہنا کہ حرفِ صدق خارج مکتبوں سے ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

صبا!
کہنا، ہوائے خلدِ طیبہ بھی اِدھر آئے
صبا!
کہنا، چراغوں کو بھی جلنے کا ہنر دیجے
صبا!
کہنا، پسِ دیوارِ زنداں، ہم رِہا کب ہیں؟
صبا!
کہنا، امیرِ کارواں لے ہوش کے ناخن
صبا!
کہنا، رہے مدقوق لمحوں میں وطن کب تک
صبا!
کہنا، مسلط ہے رعونت تختِ سلطاں پر
صبا!
کہنا، اتر آئے خنک موسم گلستاں میں
صبا!
کہنا، کہ ٹل جائیں بلائیں شامِ ماتم کی

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

وہؐ لب کشا ہیں آج بھی

وہؐ!
انتخاب رحمتِ پروردگار کے
وہؐ!
صاحبِ درود ہیں وہؐ صاحبِ کتاب
وہؐ!
بزمِ کائنات کے ہیں میرِ کارواں
وہؐ!
پادشاہِ ارض و سما کے حبیب ہیں
وہؐ!
کاروانِ عشق کے سالار آخری
وہؐ!
مرکزی خیال ہیں اِس کائنات کے
وہؐ!
بے نوا کے دل کی دعاؤں کے ہمنوا

http://www.sabih-rehmani.com/books

وہؐ!

کربلائے عَصر میں بھی امن کے نقیب

وہؐ!

شہرِ علم، شب کے اندھیروں میں آفتاب

وہؐ!

تاجدارِ ارض و سماواتِ آگہی

وہؐ!

حسنِ لازوال ہیں، وہؐ رحمتِ تمام

وہؐ!

قریۂ شعور و نظر کی ہیں روشنی

وہؐ!

عدل کے چراغ جلاتے ہیں آج بھی

وہؐ!

خود نیا نصاب ہیں لیل و نہار کا

وہؐ!

آبرو قلم کے چمن کی بہار کے

وہؐ!

ہر صدی کے سر پہ اجالوں کا تاج ہیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

وہؐ!
ارضِ جاں میں آپؐ ہیں اپنی مثال ہی
وہؐ!
آرزوئے جن و بشر ہر جہان میں
وہؐ!
لب کشا ہیں آج بھی قرآن پاک میں
وہؐ!
دے رہے ہیں امن کی خیرات دائمی

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

آقاؐ جی!

آقاؐ جی!
مرے دامنِ صد چاک پہ نظریں
آقاؐ جی!
مرے حالِ پریشاں کا مداوا
آقاؐ جی!
کرم اور کرم اور کرم ہو
آقاؐ جی!
مجھے نعت نگاری کا ہنر دیں
آقاؐ جی!
بہت اُمّتِ عاصی ہے پشیماں
آقاؐ جی!
ابھی جَبر کی شب میں ہیں جزیرے
آقاؐ جی!
مجھے اذنِ حضوری بھی عطا ہو

http://www.sabih-rehmani.com/books

آقاجیؐ!
ملیں صبحِ کرم کے بھی اجالے
آقاجیؐ!
سفر طیبہ کا ہو بارِ دگر بھی
آقاجیؐ!
رفیقانِ مدینہ بھی وہی ہوں
آقاجیؐ!
قلم میرا بھی دیتا ہے سلامی
آقاجیؐ!
حکومت ہے گلستاں پہ خزاں کی
آقاجیؐ!
لٹیروں نے کئی روپ ہیں دھارے
آقاجیؐ!
مری سانسوں پہ پابندی لگی ہے
آقاجیؐ!
مرے ہونٹوں پہ بھی قفل پڑے ہیں
آقاجیؐ!
کھُلے بابِ کرم بچوں پہ میرے

http://www.sabih-rehmani.com/books

آ قا جیؐ!
بہت پھول کھلیں لطف و کرم کے
آ قا جیؐ!
اندھیرے ہی اندھیرے ہیں گلی میں
آ قا جیؐ!
مجھے حرفِ تسلی بھی عطا ہو
آ قا جیؐ!
مرے گھر کی منڈیروں پہ بھی سورج
آ قا جیؐ!
ہوں مَیں تاجِ مدینہ کی رعایا
آ قا جیؐ!
شبِ غم میں چراغاں بھی کبھی ہو
آ قا جیؐ!
مری نعت بنے میرا حوالہ
آ قا جیؐ!
طلب میری سے دیں مجھ کو زیادہ
آ قا جیؐ!
مدینے کی فضاؤں میں بلا لیں
آ قا جیؐ!
عزیزانِ مدینہ کا تصدّق

http://www.sabih-rehmani.com/books

سلامی

اے
امام الانبیاءؐ، اے مرسلِ ارض و سماؐ
اے
خدائے مہرباں کے مہرباں اچھے رسولؐ
اے
جمالِ بزمِ ہستی، اے چراغ آگہی
اے
کتابِ زندگی کے سر ورق، لاکھوں درود
اے
سرِ محشر کرم کے سائباں، آقا حضورؐ
اے
نفاذِ امنِ عالم کے امیرِ کارواں
اے
حقوقِ آدم و حوّا کے داعی السّلام

http://www.sabih-rehmani.com/books

اے
غبارِ کفر میں توحید کے پرچم کشا
اے
خدا کی ساری مخلوقات کے قائد، سلام
اے
خدا کی سب خدائی کے معزز پیشوا
اے
ازل کے رہنما، انسان ہے بھٹکا ہوا
اے
رسولِ محتشمؐ، میری سلامی بھی قبول

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

چشمِ تر کی التجاؤں کے کفیل

اے کہ
ارضِ التجا پر بے نواؤں کے رسولؐ
اے کہ
خاکِ پاک میں لاکھوں کروڑوں ماہتاب
اے کہ
عرفاتِ سخن میں روشنی ہی روشنی
اے کہ
اربابِ دعا کی ہر دعا کے سائباں
اے کہ
تابندہ سحر کے رنگ و بو کی آبرو
اے کہ
صحنِ گلستانِ آرزو کی دلکشی

http://www.sabih-rehmani.com/books

اے کہ
تقویٰ اور توکل کی بہار جاوداں
اے کہ
افکارِ پریشاں میں ثباتِ زندگی
اے کہ
دستارِ فضیلت آپؐ کے نقشِ قدم
اے کہ
نسلِ آدمِ خاکی کی عظمت کی دلیل
اے کہ
ہر مخلوق کے افضل تریں، خیرالبشرؐ
اے کہ
دامانِ حرا میں بندگی کی انتہا
اے کہ
صبحِ ارضِ جاں کی خوشبوئے لطف و کرم
اے کہ
پہلی روشنی کی آخری روشن کتاب

http://www.sabih-rehmani.com/books

اے کہ
سدرہ سے بھی آگے کی بلندی کے سفیر
اے کہ
تاج و تختِ شاہی آپؐ کے قدموں کی دھول
اے کہ
بارانِ کرم ہے چشمِ رحمت کی عطا
اے کہ
ادوارِ گزشتہ کے رسولوں کے امام
اے کہ
محشر تک قیادت آپؐ ہی کے نام ہے
اے کہ
میرے دیدہ و دل کے مکینِ محتشمؐ
اے کہ
دستِ آرزو میں روشنی کے آفتاب
اے کہ
حرفِ عدل کی زندہ روایت کے امیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

اے کہ
میری سب دعاؤں کا وسیلہ آپؐ ہیں
اے کہ
اقلیمِ محبت کے ازل سے حکمراں
اے کہ
محشر میں شفاعت کے علَم بردار آپؐ
اے کہ
مجھ کو آپؐ کے دامانِ رحمت کی طلب
اے کہ
میری چشمِ تر کی التجاؤں کے کفیل
اے کہ
سرکارِ مدینہ آپؐ پر لاکھوں درود
اے کہ
محبوبِ خدا ہیں آپ پر لاکھوں سلام

http://www.sabih-rehmani.com/books

مرحبا!

مرحبا!
یا سیّدی، یامرشدیؐ، صد مرحبا
مرحبا!
کونین کے والی، رسولوں کے رسولؐ
مرحبا!
بزمِ جہانِ علم کے روشن چراغ
مرحبا!
بعد از خدا، ارض و سما کے بادشہ!
مرحبا!
خیرالوریٰؐ، خیرالبشرؐ، میرِ اممؐ
مرحبا!
اے ساقیِ کوثر، رسولِ عالمیںؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

مرحبا!
اے ہر نفس کی آرزوئے محشتم!
مرحبا!
اے شافعِ محشر، ازل کی روشنی!
مرحبا!
سلطانِ دو عالم، محمدؐ مصطفٰے
مرحبا!
آدم کی نسلوں کے حقیقی رہنما
مرحبا!
اے ہر امانت کے امینِ محترم
مرحبا!
مقصودِ دو عالم، سخن کی آرزو
مرحبا!
اے علم، حکمت اور دانائی کے پھول
مرحبا!
اے تاجدارِ انبیاءؐ، ختم الرسلؐ
مرحبا!
روحِ شریعت، مرحبا جانِ عمل

http://www.sabih-rehmani.com/books

مرحبا!
نورِ ازل، نورِ ابد، نورِ قلم
مرحبا!
پیغمبرِ اعظم، انیس مفلساں
مرحبا!
میری طرف چشمِ کرم ہو یا نبیؐ

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

قلم

قلم
حضورؐ ثنا کے دیے جلاتا ہے
قلم
ہے شہرِ محبت کا ایک باشندہ
قلم
ہوائے مدینہ کا ایک شیدائی
قلم
کو مشعلِ مدحت خدا نے بخشی ہے
قلم
حروفِ ثنا کا شعور رکھتا ہے
قلم
ہے علم کی بنیاد ہر زمانے میں
قلم
ہے حکمت و دانش کا ہمسفر لوگو!
قلم
بنا ہے ثنائے رسولؐ کی خاطر

http://www.sabih-rehmani.com/books

قلم
حضورؐ کی گلیوں کی دلکشی مانگے
قلم
ورق پہ ستارے بکھیر دیتا ہے
قلم
کہ شہرِ پیمبرؐ کا ہے تمنائی
قلم
ادب کے مصلّے پہ سجدے کرتا ہے
قلم
کو نعتِ پیمبرؐ کا نامہ بر لکھوں
قلم
چراغ جلاتا ہے اُنؐ کی مدحت کے
قلم
گلاب کھلاتا ہے صحنِ گلشن میں
قلم
غبارِ مدینہ سے پھول چُنتا ہے
قلم
ہمارے بھی اشکوں کا ترجماں ٹھہرے

http://www.sabih-rehmani.com/books

حضورؐ اُمّتِ بے نور کو یدِ بیضا

حضورؐ
ارض و سما میں سحر نہیں ہوتی
حضورؐ
کلکِ مؤدت اداس رہتی ہے
حضورؐ
شہرِ عمل میں نہیں دیے روشن
حضورؐ
اشک کروڑوں اگے ہیں کھیتوں میں
حضورؐ
پھول کسی شاخ پر نہیں ملتے
حضورؐ
خوف کی چادر تنی ہے بستی پر

http://www.sabih-rehmani.com/books

حضورؐ

روشنی زنجیر پا ہوئی کب سے

حضورؐ

آئنے ٹوٹے ہوئے ہیں راہوں میں

حضورؐ

آبِ خنک اب نہیں کٹوروں میں

حضورؐ

امن کی ہر فاختہ ہے مقتل میں

حضورؐ

مانگ ہے اجڑی ہوئی سویروں کی

حضورؐ

خون کے چھینٹے پڑے قباؤں پر

حضورؐ

موت کے ہیں قہقہے مناظر میں

حضورؐ

مامتا زخمی ہے کتنی ماؤں کی

حضورؐ

اُمّتِ سرکش کی سرکشی کو لگام

http://www.sabih-rehmani.com/books

حضورؐ

اُمّتِ بے نور کو یدِ بیضا

حضورؐ

آج بھی بے نور ہر جھروکہ ہے

حضورؐ

قریۂ اُمّت میں علم کا موسم

حضورؐ

دامنِ اُمّت میں پھول کرنوں کے

حضورؐ

دامنِ اُمّت میں ہر خوشی کا نزول

حضورؐ

دامنِ اُمّت میں امن کی ٹھنڈک

حضورؐ

دامنِ اُمّت میں حوصلوں کا نزول

حضورؐ

دامنِ اُمّت میں خوشبوؤں کا ہجوم

http://www.sabih-rehmani.com/books

حضورؐ

دامنِ اُمّت میں آبِ رحمت بھی
حضورؐ

دامنِ اُمّت میں خوشبوؤں کے گلاب
حضورؐ

دامنِ اُمّت میں بندگی کا شعور
حضورؐ

دامنِ اُمّت میں مدحتوں کے گلاب
حضورؐ

آپؐ کی اُمّت سلام کرتی ہے
حضورؐ

آپؐ کی اُمّت ہے طالبِ رحمت
حضورؐ

آپؐ کی اُمّت ہے شرمسار بہت
حضورؐ

آپؐ کی اُمّت کی چشمِ تر ہو قبول

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

ان شا اللہ اس برس

ان شا اللہ
اس برس بھی ہو گا اشکوں سے وضو
ان شا اللہ
روشنی کھولے گی مدحت کی کتاب
ان شا اللہ
خوب بکھریں گے ثنا گوئی کے رنگ
ان شا اللہ
ذہن میں اترے گا خورشیدِ قلم
ان شا اللہ
روشنی ہو گی مرے افکار میں
ان شا اللہ
رتجگے میلاد کے ہوں گے نصیب
ان شا اللہ
خوشبوؤں کے ہاتھ پر لکھوں گا نعت

http://www.sabih-rehmani.com/books

ان شا اللہ
موسمِ مدحت سے ہوں گا ہم کلام
ان شا اللہ
حمد کا پرچم کھلے گا اِس برس
ان شا اللہ
طوفِ کعبہ میں رہے گی روشنی
ان شا اللہ
ہاتھ میں ہو گا غلامی کا نصاب
ان شا اللہ
مہرباں لمحے ملیں گے اِس برس
ان شا اللہ
لب پہ ہو گا نغمۂ صلِّ علیٰ
ان شا اللہ
رقص میں آئے گا اب کے بھی قلم
ان شا اللہ
نامہ بر ہو گی خنک بادِ صبا
ان شا اللہ
چشمِ تر لکھے گی توصیف نبیؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

ان شا اللہ
دل کی ہر دھڑکن کہے گی یارسولؐ
ان شا اللہ
خوشبوؤں کے ہاتھ بھیجوں گا درود
ان شا اللہ
عافیت کے پھول برسیں گے بہت
ان شا اللہ
ہو گا چانن آفتابِ نور کا
ان شا اللہ
اِس برس میری بھی ہو گی حاضری
ان شا اللہ
علم کی پوشاک دیں گے حرف کو
ان شا اللہ
آپؐ دیں گے مژدۂ ابرِ بہار
ان شا اللہ
سجدہ ریزی میں رہوں گا رات بھر
ان شا اللہ
مشکلیں آسان ہوں گی سب مری

http://www.sabih-rehmani.com/books

ان شا اللہ
لاج رکھیں گے غلاموں کی حضورؐ
ان شا اللہ
امن کا تحریر ہو گا ضابطہ
ان شا اللہ
وادیٔ بطحا میں مہکیں گے گلاب
ان شا اللہ
بارشیں ہوں گی خدا کے فضل کی
ان شا اللہ
قوّتِ خیبر شکن ہو گی عطا
ان شا اللہ
اِس برس پیغام لائے گی صبا
ان شا اللہ
میں جلاؤں گا غلامی کے چراغ
ان شا اللہ
ہمقدم ہوں گے اجالوں کے ہجوم
ان شا اللہ
در گذر فرمائیں گے میرے رسولؐ

http://www.sabih-rehmani.com/books

ان شا اللہ
پھول لکھوں گا لبِ اظہار پر
ان شا اللہ
ہمسفر میرے رہے گی روشنی
ان شا اللہ
اِس برس بھی دیں گے توفیق ثنا
ان شا اللہ
میں رہوں گا ہر گھڑی محوِ درود
ان شا اللہ
میں مطافِ نعت میں رکھوں گا پھول

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

عشقِ پیمبرؐ کی آخری سرحد

حسینؓ
عزمِ مصمم کے نور کا ہالہ
حسینؓ
بزمِ شہادت میں سرمدی قندیل
حسینؓ
جرأتِ اَسلاف کے عَلَم بردار
حسینؓ
وادیٔ ایثار کے نئے سورج
حسینؓ
جَبر کے موسم میں ریشمی پرچم
حسینؓ
عِلم کے ہاتھوں میں آگہی کے چراغ
حسینؓ
مکتبِ شب میں ہیں روشنی کی دلیل

http://www.sabih-rehmani.com/books

حسینؓ
عشقِ پیمبرؐ کی آخری سرحد
حسینؓ
دائمی امن و اماں کے ہیں داعی
حسینؓ
قاریٔ قرآں ہیں سرخ نیزے پر
حسینؓ
فتنہ و شر کے خلاف حرفِ اذاں
حسینؓ
مقتلِ کربل میں عَزم کے پیکر
حسینؓ
شر کی حکومت پہ ضربتِ کاری
حسینؓ
آہنی دیوار ظلم کے آگے
حسینؓ
تشنہ زمینوں پہ ابر رحمت کے
حسینؓ
عظمتِ خیر البشرؐ کے رکھوالے

http://www.sabih-rehmani.com/books

حسینؓ
جَبر و تشدد کے منکرِ اعظم
حسینؓ
صبر و رضا کے ہیں پیکرِ دلکش
حسینؓ
سارے زمانوں کی آبرو ٹھہرے
حسینؓ
شامِ جہالت میں روشنی کا نزول

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books

اے کلکِ ثنا!

اے کلکِ ثنا!
مل کے کریں گھر میں چراغاں
اے کلکِ ثنا!
مدحتِ سرکارؐ میں گم ہو
اے کلکِ ثنا!
لفظ کی محرابِ یقیں دیکھ
اے کلکِ ثنا!
اشکِ مسلسل کی دعا کر
اے کلکِ ثنا!
شب کو بنا نعت کے گجرے
اے کلکِ ثنا!
اشکِ مسلسل کی دعا کر
اے کلکِ ثنا!
لکھ سرِ انوار ..... محمدؐ
اے کلکِ ثنا!
لکھ سرِ دستار ..... مدینہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

اے کلکِ ثنا!
عشق کے پانی سے وضو کر
اے کلکِ ثنا!
چوم تُو پھر اپنے لبوں کو
اے کلکِ ثنا!
گنبدِ خضرا کو سلامی
اے کلکِ ثنا!
جھک سرِ اوراقِ تمنا
اے کلکِ ثنا!
خاکِ مدینہ کا ادب کر
اے کلکِ ثنا!
آج بھی تصویرِ ادب بن
اے کلکِ ثنا!
مصحفِ قرآں بھی کبھی پڑھ
اے کلکِ ثنا!
وادیٔ رحمت میں ابھی چل
اے کلکِ ثنا!
تختیٔ افکار پہ رم جھم
اے کلکِ ثنا!
آپؐ کی چوکھٹ پہ پڑی رہ

http://www.sabih-rehmani.com/books

اے کلکِ ثنا!
اوڑھ درِ خاک کی چادر
اے کلکِ ثنا!
روضۂ اقدس سے لپٹ جا
اے کلکِ ثنا!
ساتھ لحد میں بھی ہو تیرا
اے کلکِ ثنا!
حَشر کے دن نعتِ نبیؐ پڑھ
اے کلکِ ثنا!
جنتِ فردوس میں آ جا
اے کلکِ ثنا!
حمدِ خداوند بیاں کر
اے کلکِ ثنا!
آپؐ کے قدموں میں سمٹ جا
اے کلکِ ثنا!
شکر کے کلمات رقم کر
اے کلکِ ثنا!
سجدۂ توصیف میں گر جا

http://www.sabih-rehmani.com/books

فرشتۂ اجل سے التماس

ذرا ٹھہرو!
ندامت کے مَیں اشکوں سے وضو کر لوں
ذرا ٹھہرو!
مَیں اپنی التجائیں رکھ لوں سجدوں میں
ذرا ٹھہرو!
سجودِ آخری میری جبیں میں ہیں
ذرا ٹھہرو!
مَیں مصروفِ ثنا ہوں ارضِ قرآں میں
ذرا ٹھہرو!
مجھے لینا ہے بوسہ حجرِ اسود کا
ذرا ٹھہرو!
مطافِ کعبۂ اقدس میں ہے شاعر
ذرا ٹھہرو!
دعائیں ملتزم پر آبدیدہ ہیں

http://www.sabih-rehmani.com/books

ذرا ٹھہرو!
مجھے فرصت ہے کب آقاؐ کی مدحت سے
ذرا ٹھہرو!
غلامی کی مَیں ساری خلعتیں لے لوں
ذرا ٹھہرو!
حرا کے راستے پر چشمِ تر رکھ دوں
ذرا ٹھہرو!
مَیں رکھ دوں آپؐ کے قدموں میں سر اپنا
ذرا ٹھہرو!
مَیں ہونٹوں پر درودِ آخری لکھ لوں
ذرا ٹھہرو!
سلاموں کو سجا لوں اپنے دامن میں
ذرا ٹھہرو!
کتابیں نعت کی لے لوں مَیں مکتب سے
ذرا ٹھہرو!
ستاروں کو چمکنا ہے تصور میں
ذرا ٹھہرو!
وراثت میں غلامی کی سند رکھ دوں

http://www.sabih-rehmani.com/books

ذرا ٹھہرو!
کتابِ عشق کو رکھ لوں میں سینے میں
ذرا ٹھہرو!
مدینے کی مَیں گلیاں چوم لوں شب بھر
ذرا ٹھہرو!
قلم کو ساتھ لے لوں مَیں دمِ رخصت
ذرا ٹھہرو!
ہیں مصروفِ ثنا سب دھڑکنیں دل کی
ذرا ٹھہرو!
عمامہ باندھ لوں سر پر غلامی کا
ذرا ٹھہرو!
خدا حافظ مَیں کہہ لوں اپنے بچوں کو
ذرا ٹھہرو!
مَیں اپنے رتجگوں کو رکھ لوں سانسوں میں
ذرا ٹھہرو!
مَیں توشہ آخرت کا ہاتھ میں لے لوں
ذرا ٹھہرو!
یہ میلاد النبیؐ کی صبحِ روشن ہے

http://www.sabih-rehmani.com/books

ذرا ٹھہرو!
چھپا لوں گنبدِ خضرا کو آنکھوں میں
ذرا ٹھہرو!
چراغِ آرزو رکھ لوں دل و جاں میں
ذرا ٹھہرو!
میں بھر لوں مغفرت کے پھول دامن میں
ذرا ٹھہرو!
کفن لے لوں غبارِ راہِ طیبہ کا
ذرا ٹھہرو!
مدینے سے ہوائیں چل پڑی ہوں گی

❁❁❁

http://www.sabih-rehmani.com/books